

Kala



# مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قادری

قدس سترہ

حسب الارشاد

حضرت صاحب زادہ محمد زاہد صاحب بن خواجہ محمد سراج الدین  
قدس سترہ موسیٰ زئی شریف

تصحیح  
بہ

فقیر عطا محمد کان اشرکہ ساکن چودھوان ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

بہ حسن توجہاً

حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی ساکن کڑی افغانان، ملتان

ناشر

حافظ محمد یوسف خان و برادرانش، پسران حافظ صاحب موصوف سلمہم رہم

طابع

مطبع صدیقی بیرون بوہرگیٹ ملتان شہر

تعداد ۱۰۰۰

بار اول

# فہرست مکاتیب شریفہ

شمارہ

۱	مکتوب اول بنام خلیفہ محمد جانان ساکن مرغہ	۲	۱۷	مکتوب ہفتم بنام ملا قطب الدین اخوندزادہ	۴۲
۲	مکتوب دوم بنام ملا امان اللہ خلیفہ ہراتی	۶	۱۸	مکتوب ہشتم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی	۵۰
۳	مکتوب سوم ایضاً بنام خلیفہ صاحب ہراتی	۱۰	۱۹	مکتوب نوزدہم بملا میر واعظ صاحب اخوندزادہ	۵۲
۴	مکتوب چہارم ایضاً	۱۴	۲۰	مکتوب بستم ایضاً	۵۵
۵	مکتوب پنجم بحضرت پیر دستگیر خود شاہ احمد سعید صاحب مجددی دہلوی ثم الہدنی قدس سرہ	۲۲	۲۱	مکتوب بست و یکم بجناب پیر دستگیر خود در تعداد خلفاء خود	۵۷
۶	مکتوب ششم بنام ملا محمد جانان ساکن مرغہ	۲۴	۲۲	مکتوب بست و دوم بملا میر واعظ صاحب	۷۹
۷	مکتوب ہفتم ایضاً	۲۵	۲۳	مکتوب بست و سوم بنام ملا جید شاہ صاحب پیونہ	۸۲
۸	مکتوب ہشتم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی	۲۶	۲۴	مکتوب بست و چہارم بنام ملا عطا محمد صاحب اخوندزادہ	۹۴
۹	مکتوب نهم بحضرت پیر و مرشد خویش قدس سرہ	۲۷	۲۵	مکتوب بست و پنجم ایضاً	۹۶
۱۰	مکتوب دہم بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صاحب کاکڑ	۲۸	۲۶	مکتوب بست و ششم بنام خان ملا خان صاحب	۹۸
۱۱	مکتوب یازدہم ایضاً	۳۰	۲۷	مکتوب بست و ہفتم بنام خلیفہ جلیل القدر ملا امان اللہ صاحب ہراتی	۹۹
۱۲	مکتوب دوازدہم بحلیفہ ملا ہیبت اخوندزادہ ہر پال کسیری	۳۱	۲۸	مکتوب بست و ہشتم بنام سید خیر شاہ صاحب	۱۰۰
۱۳	مکتوب سیزدہم بنام مولوی محمد عادل صاحب کاکڑ (رؤب)	۳۳	۲۹	مکتوب بست و نهم بنام قاضی جید شاہ صاحب	۱۰۹
۱۴	مکتوب چہار دہم بنام ملا ہیبت اخوندزادہ	۳۴	۳۰	مکتوب سیم بنام مولوی عبد اللہ صاحب تاریخ وصال	۱۱۱
۱۵	مکتوب پانزدہم بملا راز محمد اخوندزاد صاحب قندھاری	۳۴	۳۱		۱۱۲
۱۶	مکتوب شانزدہم بنام مولوی شیر محمد کلاچوی کہ مجاز حضرت بودند	۳۶			

تذکرہ  
 ایک مکتوب متبرک کہ بنام پیرزادہ شاہ رؤف احمد قدس سرہ از دستخط خلیفہ جلیل القدر حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ ہوئے است اس میں مکتوب شریف و مجموعہ نبودہ درج کردہ شدہ است۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

## مقدمہ

۸۶۷۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي اوضح سبل هدايته بالذوات القدسية ادايم شعار شرعه في عبادة  
بالنفوس المطهرة شرفه الله تعالى بحمل اماناته المنزلة على انبيائه وجعلهم معجزة باقية  
من معجزات رسله صلى الله تعالى على انبيائه واصفيائه واتباعهم خصوصاً على دليل  
الاولين والآخرين خاتم الرسل والنبين سيد الانبياء والاصفياء في الاولى والاخرة وعلى  
اله واصحابه واتباعه الى يوم القيامة -

اما بعد ، فقير عظيم عظمي عنده عرض مي دارد كه غنايت بے علت خداوندي جل مجد چون بند را در  
خدمت بابرکت حضرت شيخ مركز النسبة العالمة الجليله با دينا و مرشدنا الحاج محمد عبداللہ نور اللہ تعالی مرقدہ  
رسانيد قدر معتد بها از اوقات سعي و خدمت عاليه ايشان گذرانيد۔ دفاتر سته از مکتوبات حضرت المجد  
والخواجہ محمد معصوم قدس سرہما در خدمت شيخ سبقاً خواند بجمع رسائل ديگر از حضرات سلسلہ شريفہ کہ معمول  
خالقہ شريف سراجيہ مجديہ بوده است۔

علی العموم حضرت شيخ رضی اللہ تعالی عنہ با فادہ معارف خصوصيہ حضرات کرام فقير را در مجالس  
خصوصيہ مي نواختند فقير اين فوائد را حسب الارشاد و بقیہ کتابت مي آورد۔ والحمد للہ علی الغمامہ۔ رؤیے  
ارشاد فرمودند کہ رسالہ متبرکہ "تخفہ سعديہ" را ملخص کرده از سر نو بنويس مگر در او (بر خلاصہ طريقہ کرامات  
ظاہرہ نويسندگان) ذکر خوارق مخصوصہ حضرات کرام را نصب العين کرده شود يعنی علوم و معارف کہ  
از ايشان صدر يافته و متعلق بتوضیح مقامات طريقہ اند۔ کہ ہمیں علوم مخصوصہ آيينہ کمالات ايشانند و  
بتفصيل ہمیں علوم شريفہ ايشان بقاء طريقہ بلکہ تکميل آن حاصل است و ہمیں علوم اند کہ از باب طريقہ  
را موجب بصيرت مي باشند و معيار صحت و سقم احوال ايشان مي گردند۔ پس اهتمام بعلم نافع حضرات  
اہم تر است از ذکر خوارق ظاہرہ ايشان۔ ۱۵

ازين ارشاد پر حقيقت ستر التزام کردن مشايخ بزرگوار مکاتيب في سائل حضرات باطلبة واضح مي شود کہ مشايخ  
بطور شغلي از اشغال طريقہ درس و تدريس مکاتيب حضرات مقرر فرموده اند۔

تفصیل میں اجمال آنکہ مدار سلوک طریقہ حضرات مجزیہ بر توجہات مشلحہ است کہ بتوجہات خود القاء ذکر جذبات لطائف طلاب کردہ از نسبتہائے عالیہ طلاب راسر فزازی سازند اما در طلب بعد از استعداد قبول توجہات وجود دو امر ضروری است۔ ربط معنوی بامشائخ کرام و رعایت آداب ضروریہ طریقت کہ موجب استقامت بر شریعت مطہرہ و ترقیات در قرب الہی اند۔

در مشلحہ چنانچہ برائے افادہ توجہات شریفہ اوقات مخصوص بودہ اند کہ بعد نماز صبح و عصر با طلبہ حلقہ توجہات منعقد می ساختند ہم چنین برائے تحصیل آن دو امر طلبہ را مقید بقراءت مکاتیب و رسائل حضرات کرام می نمودند۔ علی ماہو المعهود من اطوار ہم العالیہ۔

در زمان حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ و خلیفہ اش حضرت خواجہ محمد عثمان قدس سرہ در خانقاہ موسی زلی شریف ہمیں طریقہ مسلوکہ معمول بہا بودہ است چنانچہ از مطالعہ فوائد عثمانیہ واضح و لائحہ است۔

اما چون نوبت بحضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ رسید ایشان افادہ توجہات را منحصر در طلبہ اوقات مخصوصہ نداشتند بلکہ صرف ہر وارہ دو صادر فرمودند و از کمال شفقت بر خلق علی العموم مصروف بافادہ خلق انہری بودند حتی کہ والد ماجد حکیم عبد الرسول صاحب بکروی مولانا قمر الدین علیہ الرحمۃ چون بعد از وفات شیخ خود حضرت بیربل والہ در خدمت خواجہ سراج الدین قدس سرہ برائے تکمیل سلوک حاضر شدند دریں جا صرف حلقہ صبح دیدہ عرض کردند کہ در حضرت بیربل شریف والہ حلقہ توجہات دو وقت می بودہ است اما دریں جا حضرت یک وقت حلقہ منعقد می فرمایند۔ حضرت خواجہ سراج الملتہ والدین فرمودند "مولانا دریں جا ہر وقت حلقہ است"

حضرت شیخی نور اللہ مرقدہ می فرمودند کہ معمول خواجہ سراج الدین قدس سرہ آن بود کہ بظاہر بخدمت کردن واردین و صادرین می بودند یعنی در باطن مصروف بتوجہات کردن بہر کسے علی حسب الاستعداد مے ماندند۔

حضرت السراج قدس سرہ در صرف توجہات چنداں شغف نمودند کہ درس کتب و مکاتیب و رسائل حضرات کرام را حلقہ توجہات گردانیدند۔ بعد عصر بجائے انعقاد صرف حلقہ توجہات مجلس درس بمع توجہات ساختند۔

حضرت شیخ از شیخ الشیخ ابوالسعد احمد خان نور اللہ تعالیٰ مرقدہما حکایت می نمودند کہ روزی حضرت خواجہ سراج الحق والدین او شان را فرمودند کہ مولانا یک وعدہ من می کنم و یک عدہ شما بنید

من وعدہ می کنم کہ شمارا درس مکتوبات خواہم کرد بدیں طور کہ در ہر مقام توجہات خواہم کرد۔  
 شماہم وعدہ بکنید کہ تا تمام مکتوبات شریف مراجعت بخانہ خود نخواہید کرد پس حسب حکم حضرت  
 مولانا خود را مقید بخواندن مکتوبات شریف ساختند و با توجہات درس مکتوبات با تمام رسانیدند  
 حالانکہ قبل ازیں مکتوبات شریف چہار مرتبہ در خدمت شیخ خود گذرانیدہ بودند۔ در اثنائے قرات  
 روزے حضرت خواجہ از مولانا پرسیدند کہ فائدہ می شود؟ حضرت مولانا فرمودند کہ فائدہ بکمال است۔  
 حضرت شیخ فرمود کہ شیخ مولانا احمد خاں قدس سرہ فرمودند کہ در وقت جواب گفتن اگر چہ احساس  
 نبودہ مگر الحال کشف غوامض مقامات حضرت المجدد قدس سرہ بیکت آن توجہات حضرت خواجہ  
 علی التوالی حاصل است۔ من بعد ذلک ہمیں طریقہ قرات مکتوبات معمول بہادر حضرات  
 گشت۔

حضرت شیخی نور اللہ مرقدہ می فرمودند کہ چون نظر باحوال خود و اصحاب خود می کنم موجب  
 مسرت چیزے نمی نماید الا آنکہ بمثابہ احوال حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ و احوال  
 یاران او اند۔

ایں طریق منور ہر اے قرات مکتوبات و حصول توجہات مشائخ موجب ثمرات عظیمہ و  
 فوائد جسمیہ مشاہدہ شدہ است کہ بعد از شہادت حضرت شیخ مولانا مذکورہ بالا احتیاج بہ بیان  
 چیزے دیگر نیست۔ اما تھنا بنعمۃ اللہ تعالیٰ مے گویم کہ روزے ایں فقیر بعد العصر حسب معمول  
 قرات مکتوبات شریف بمشایخ قدس سرہ شروع کرد۔ بمجدد شروع کردن در ذہن و بصر فقیر مرسوم  
 شد کہ بالمقابل حضرت المجدد قدس سرہ شریف فرماید و فقیر ہر حضرت ایشاں قرات می کند  
 تا اختتام قرات ہمیں کیفیت در مشاہدہ بود۔

بعد فراغت حسب معمول ہر اے تفریح بیرون آمدند و در ایں وقت علی العموم فقیر ہمراہ می ہوے  
 ارشاد کردند کہ ختم حضرت المجدد در خانقاہ شریف نکرده آید؟ فقیر عرض کرد حضرت بہتر است۔  
 پس بعد نظر ازاں تا نسخ ختم حضرت مجد قدس سرہ جاری شد و قبل ازاں حضرت ہر ختم خواجگان بعد  
 صبح و عصر اکتفای رفت۔

ازیں انموج کہ بیان شدہ واضح می شود کہ استفادہ از مکاتیب رسائل حضرات مراہل  
 ارادت را علماً و ذوقاً بہر دو وجہ می باشد ازیں جا است کہ در حضرات اہتمام بمکاتیب مشائخ  
 جمعا و حفظاً معمول شدہ است۔ چون ایں فقیر در خدمت شیخ مکاتیب حضرت شاہ غلام علی قدس

قرائت می کرد کمال اہتمام بہ تصحیح نسخہ فرمودند بعد از تکمیل تصحیح اہتمام طباعت ہم خود فرمودند۔  
فجزاہ الشکر خیر الجراہ۔

از انفاس متبرکہ و فیوضات خصوصیت حضرت کرام است کہ در عموم متوسلین این شغف جاری و ساریست درین نزدیکی اللخ الماکرم حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی ساکن ملتان کتاب متبرکہ فوائد عثمانیہ را کہ جامع ملفوظات و معمولات حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ است بر احسن صوت تحفہ برای منتسبین حضرات موسی زئی شریف ساخته است و حسب الاجازة حضرة صاحبزادہ بقیة السلف محمد زاید بن خواجہ محمد سراج الدین المعروف بحضرت مرحوم نور اللہ مرقدہ طبع نمودند بعد از فراغت از آل فقیر را بطباعت کتابے دیگر از فوائد حضرت کرام مامور ساختند۔ نزد فقیر یک مجموعہ مختصر از مکاتیب سر حلقہ حضرت کرام حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قدس سرہ بود کہ اگرچہ بہ تعداد تاسی مکتوب بودند اما باعتبار فوائد دریائے بے کران اند فوائد طریقت را جامع کہ ابتداء و انتہا۔ و وسط سلوک مجددیہ را کا حقیقہ از ایشان بیانے است و تاہنوز از کلام آل حضرت والا کتابے ہدیہ ناظرین نگشتہ بود عزم مصمم فقیر بر طباعت این مجموعہ متبرکہ گماشت چون این مجموعہ مختصرہ کہ جمع کردہ خلیفہ اوشاں مولینا محمد عادل صاحب کہ ذکر خیر او ہم از قلم شیخ در ضمن تعداد خلفاء درج است بودہ است کہ بحوصلہ خود جمع نمودہ اند والا مکاتیب آل والا مختصر دریں قدر نیستند۔ و این مجموعہ نوشتہ بقلم مولانا خان محمد مرحوم در این والہ بودہ است کہ مملو از اغلاط بود فقیر بہ نہایت جد و کد در تصحیح آل بجا بردہ است۔ اما از اجاب فوائد اخذ کنندگان استدعا است کہ اگر زلتے یا بند راجع بقصور فقیر داشتہ در ذیل عفو و کرم بپوشند و چون حظ گیرند این فقیر و جناب حافظ صاحب موصوف، و مولانا خان محمد مرحوم را بدعا حسن خانمہ و مغفرت عوض نمایند۔ جزا کم اللہ خیرا و یرحم اللہ عبدا قال آمینا۔

**قائده** بزرگان دین فرمودہ اند کل کلام یریز و علیہ کسوة قلب منہا بزر یعنی کلام ارباب قلوب صافیہ حامل کیفیات باطنیہ ایشان می باشد۔ مثلاً بر کسی کہ کیفیت زہد غالب است در کلام او آثار زہد نمایان خواہند بود، و کلام صاحب معرفت خصوصیت حامل تعریفات الہیہ خواہد بود و علی ہذا القیاس۔ و حضرات مجددیہ قدسنا اللہ تعالیٰ با سرار ہم چون کمال نسبت را افاضہ یقین خاص مقرر فرمودہ اند کہ موجب بدہی شدن معتقدات اہل سنت و الجماعۃ است و سبب تسہولت در ادائے احکام شرعیہ باشد و وجود این یقین خاص

بدون استقامت شریعت و لزوم آداب طریقت و اجتناب از مخترعات و بدعت بہ نزد این اکابر از قبیل مجال عادی است و اموریکہ در ابتدا یا وسط سلوک از جذبات و واردات و کشفیات وغیرہ باشند بزاد این اکابر کا مطرح فی الطریق وغیر ملتفت الیہا اند بلکہ التفات و تعلق بایں امور را مانع اصل مقصود فرمایند۔ این است قانون مختصر سلوک ایں حضرات کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اگر طالب ذی فہم در کلام ایں اکابر تامل نماید امور مسطورہ بالا را ارکان مکاتیب ایں حضرات خواہد یافت۔ چنانچہ ہمیں مکاتیب حضرت حاجی صاحب نور اللہ مرقدہ در پیش اند مکتوبے از تنبیہ بریں امور مذکورہ خالی نخواہد بود بعضے مکاتیب شریفہ مخصوص برائے رد بدعات کردہ شدہ اند ازینجا واضح می شود کہ اہم ترین اجزاء طریقت اجتناب از بدعات است حتی کہ صاحب الطریقہ می فرمایند در و فیوضات و برکات از جناب شیخ تا آن زمان است کہ احداث در طریقہ او کردہ آید و چون احداث آمد فیوضات و برکات موقوف می گردند۔ اعازنا اللہ تعالیٰ منہا پس آن حضرات کہ در طریقہ حضرت حاجی صاحب خود را نسبتہ کردہ معتقد خلاف اہل سنت و الجماعۃ باشند یا ملوث بہ بدعات مثل سماع لغات مر و بہ و بناے قبہ جات وغیرہ اطوار غیر مرضیہ حضرات کرام و یا آنانکہ جذبات و حرکات متنوعہ را عمدہ مقاصد طریقہ شمارند و از برائے آوردن تحرکات طریقہ جدیدہ اذکار و اوراد احداث کردہ اند۔ وہم آنانکہ مجرد انتساب الی شیخ را طریقہ نامند ایں جملہ حضرات را مطالعہ ایں مکاتیب شریفہ از اہم مہام است۔ ھلنا اللہ وایاھم الی الصراط المستقیم۔

**قائہ** یک مکتوب شریف کہ مشتمل بر فوائد خصوصیہ شریفہ است و بحضرت پیرزادہ بزرگ شاہ رؤف احمد صاحب و آل ہم از دست خلیفہ و نائب مناب خاص خود یعنی حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ است کہ مولینا خان محمد مرحوم اورا علیحدہ نوشتہ بود آل ہم تبرکاً دریں جادہ مقدمہ نوشتہ شدہ است و باللہ التوفیق۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

فقیر عطا محمد نقشبندی کان اللہ  
۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۳ھ



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت شریف صاحبزادہ عالی مراتب الاشراف حضرت شاہ رؤف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذارش می نماید دو قطعہ عنایت نامہ مع رسالہ شریف صادق مصدوق رسید مسرتہا بخشید جزا کم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء و از مندرجہ آں خیلے سُر حاصل شد حق تعالیٰ و تبارک زیادہ تر برکت و اشاعت طریقہ احمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ عنایت فرماید و بر استقامت مردانہ باشند و از ہمہ کس بے گانہ در صحبت ہا دیوانہ و ما از اں صاحب زادہ و الامتاقب بسیار خوش ہستم فدائے تعالیٰ در ہر دو جہاں خوش دارد و مشایخ کرام نیز رحمۃ اللہ علیہم از شما خوش باشند و ہر گاہ در دلہا توجہ و حضور و جمعیت و وسعت انوار پیدا شود بہتر آن است کہ آں توجہ مضمحل گمرد باز توجہ بفوق بکنند خدا کند کہ تصفیۃ قلب و تزکیۃ نفس بطالبان خدا حاصل شود فقیر را از دعا فراموش نکنند و آنچه از فتوحات عنایت شود حصہ بہ فقراء معین باشد و فقراء کہ جلساء اللہ ہمراہ شما باشند و مذکورہ تفسیر و حدیث و مکتوبات شریفہ و عوارف و تعرف و نفحات و فقہ در حلقہ متبرکہ شدہ باشند و وقتے از اوقات سجدات محبت نیاز مندی و بہ تضرعات و گریہ زاری بجناب حضرت باری کردہ باشند در خلوتے کہ خالی از غیر و شما باشند و ایں فقیر حقیر لاشے را بہ دعا یاد دارند و از مطالعہ رسالہ شریفہ بسیار خوش شدیم و حق تعالیٰ آں چنان کند کہ مضامین رسالہ شریفہ کمالاً و تکمیللاً علی احسن الوجوہ در شما و در یاران شما ظہور کند و طالبان خدا را بہرہ یاب کند۔ حق تعالیٰ آنچه آبار و اجداد کرام شمارا عطا کردہ شمارا عطا کند۔ والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔ تمت ۱۲

از دست حقیر پر تقصیر لاشے عثمان عفی عنہ۔

بتاریخ ۲۲ ماہ شعبان المعظم ۱۲۴۹ھ

ہجری المقدس المطہر

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي بعث النبيين عليهم الصلوة لتبليغ احكام الشريعة العلية الى الناس وخص الاولياء بتبعيةهم بالارشاد وودع الخواطر الوسواس بشر لهم بمرضات خالق الخواص والصلوة والسلام على رسوله محمد اخرج النفسانية والانانية الى العجز والانكسار والانابة شرع لنا طريق السلوك الى الحق بالجد بته -

اما بعد - يقول العبد المفتقر الى الله تعالى محمد عادل بن فيض محمد كاكري قد جمعت مكاتيب كامل المكمل شمس اضحى بدر البجى مرشد الامام الذي لنا في الدارين امام استاذنا ومقتدانا مولانا المشهور في الآفاق والاكفاف الذي يظهر اسمه من هذا البيت -  
 ودود محمد عماد لنا بغير الله تارك ما سوا  
 قد نظمت ابیات فی آوان فناء شیخ متضمن لمدحه فاثبتها بهنا وان لم یکن لائقه مع علو شأنه  
 ورفیع درجته سرور اللطالبین وازدیاد المحبته المحبین :-

## نظم

من ز آیت زندگانی دیده ام	لا جرم در مدح تو آغشته ام
ای ضمیر تو بمقصد رهبر است	وسعتش از عرش اعظم برتر است
روح تو انوار الهی را گرفت	در درونت غنچه عرفان شکفت
مکنش از لامکان و لامکان	که نیاید در گمان بدگمان
آفتاب علوی آمد بر زمین	کو شد چشم عدو و خفاش بین

در درونت سیر سبحانی مقیم  
 گر بدانند اہل عالم راز تو  
 آفتاب ہست باروئے کہو  
 مردہ دل از نور تو یابد حیات  
 از درد کم سوز عشقت تابہ لب  
 ذات من در حبت تو فانی شدہ  
 بحر الطاف تو بے پایاں بود  
 انت مرغوب کل ذکے انتہی  
 جود تو از جود باراں بہتر است  
 گر کے با تو نشیند یک زماں  
 بدگمان تو ز سخت بدابد  
 در جوارت ہر کہ باشد ہم نشین  
 ہر کہ در زنجیر شیطان ہست بند  
 وصف تو گر من کنم ماند بدال  
 وصف تو گر من بگویم اہلہست  
 ایں وجود شب شدہ اے آفتاب  
 از غریبی دور اُفتادیم من  
 در درونم آتش بحراں فروخت  
 گر تو خواہی حال من اے ذوالفنون  
 قدر کے دارد کے اے دل ربا  
 نام تو انسان از تائیس شد

بادلت ہمزادِ رحمانی ندیم  
 پاز سر سازد دود در گونے تو  
 پیش تو افتادہ باشد در قعود  
 نام تو مشہور شد در شش جہات  
 مے بر آید ہر زماں جانم بہ لب  
 ایں سخن خود بر زبا نم آمدہ  
 ایں وجودم غرقہ عصیاں بود  
 انت شمس فی الحقیقت فی السماء  
 زین برید خار از اں نور مظهر است  
 بہتر است اں دم ز عمر جاواں  
 سرنگوں افتادہ باشد در لحد  
 از وجودت یابد او مار المعین  
 گر در آیند نزد تو زماں وارہند  
 کہ بہ پیامد کے ایں آسماں  
 وصف تو در طاقت اندیشہ نیست  
 آفتاباروئے خود از من متاب  
 خود نباشد مثل من اندر ز من  
 ایں وجودم جملہ آں آتش بسوخت  
 در درون خانہ ہستم سرنگوں  
 کہ نشیند بار دیگر با شما  
 الفت پیشین را تا سبب شد

نام من ناس است از نسیاں شدہ  
 نقش تو در عالم امر است جاں  
 این سفال خود بہ تو بسپردہ ام  
 گر بر دید صد زبانم از تنم  
 لاغرم در عشق تو من ہم چو دوک  
 گر بگویم حال خود با دیگران  
 بدگماں چوں ہست ز رازت بے خبر  
 نور قدسی آمدی بر روی خاک  
 اے درونت پُر ز اسرار الہ  
 گر بگویم شرح از انوار تو  
 اے رضائے تو رضائے کردگار  
 چونکہ کان اللہ بودی پیش از میں  
 کارِ مدحت کارِ ما کوران نیست  
 خاصہ از خاصگان ت دیدہ ام  
 اے طعام تو طعامِ ایزدی  
 نور تو آمد ز انوارِ سما  
 یا طیب القلب یا ہادی الوراہ  
 گر بر دیدے نور از انوار تو  
 خلقِ این اہل زمانہ بے ہنر  
 جملہ بارشائے ضیاء بن احمد است  
 من محمد عادل از انصاف تو  
 اُلفتِ پیشین از و نہاں شدہ  
 نقش نقاشانِ چین در گلِ بدایں  
 تاکہ نقشش تو کنی من مُردہ ام  
 من بہر یک وصفِ تو را کئے کنم  
 سر پائے من شدہ چوں چنکوک  
 اہلبی باشد بہ پیشِ اہلہاں  
 لاجرم گشتہ ز عصیاں بہرہ ور  
 مدح تو گویند ز ما ہی تا سماک  
 بازارِ این کمترین را در پناہ  
 شمعہ باشد از ان اسرارِ تو  
 لمحہ از انوارِ خود بر من بسیار  
 تاکہ کان اللہ ترا آمد یقین  
 شرحِ وصفِ طاقتِ انسان نیست  
 صدق گویم نہ کہ کذب آوردہ ام  
 اے شرابِ تو شرابِ معنوی  
 مے شوی تو در دوستانِ راہِ نما  
 انت فی یدِ الاعمیٰ کالخصاء  
 خلقِ باشد خادمِ دربارِ تو  
 مہدی کے باشد کہ باشد بے خبر  
 لاجرم نام تو دوستِ محمد است  
 مے بخواہم داد از الطافِ تو

تا ازین شیطان ازین دیو لعین  
 مے نباشم در شکنجہ در حزین  
 مگر نظر داری درین خاک تباہ  
 خود شود محفوظ از نقص گناہ  
 خیال تو چوں از خیالات خناس  
 مے رہاند کل واحد را زناس

دیدن تو چوں بود اے دل رُبا  
 خود رہاند کس ز ہرینج و عنا

دناظران را باید کہ زبانِ طعن و ملامت در حق این حقیر لاشے دراز نہ کنند کہ در حالتِ صولت و  
 دیدہ عشق این سخنان بظہور آمدہ است ۵

موسیٰ آداب دانان دیگر اند  
 سوختہ مر عشق رانان دیگر اند  
 فالان شرع فی مکتوباتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه :-

مکتوب اقبال بنام خلیفہ محمد جاناں آخوندزادہ ساکن مرغہ۔

الحمد لله الذي اطلع في فلک الازل شمس النبوة المحمدية وشرق من افق اسرار الرسالة  
 مظاہر تجلیات الاحمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

انحوی عزیز می ارشدی محمد جاناں آخوندزادہ صاحب سلم اللہ تعالیٰ عن الآفات الذیوبیة و  
 الاضربیة وجعلہ اللہ عاشقا و محبا لذاتہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد عفی عنہ بعد از سلام اشتیاق مشخون آنکہ نصیحتی کہ بیاریاں نمودہ  
 مے شود ملحوظ مے باید داشت کہ شرط اجازت و ترویج الطریقة الصوفیة استقامت است  
 ظاہر او باطناً بر احکام شریعت محمد علیہ السلام کہ یک ذرہ حتی المقدور از حد و شرعیہ تجاوز  
 نہ فرمایند خصوصاً صلوة خمسہ باؤل وقت بجماعت گزارند مگر نماز صبح و ہر ساعت بندہ و  
 مراقبہ حق تعالیٰ مشغول بودن و قلة الكلام و قلة المنام و قلة الطعام و قلة الاختلاط مع الانام  
 کہ دن و بہ توبہ و صبر و قناعت و زہد و توکل و شکر و خوف و تسلیم و رضا موصوف بودن و

کشف و کرامات و خرق عادات را مثل عوام الناس در نظر نیاوردن و از خود و از ماسوی نا امید  
بودن و فقر و فاقه را نعمت عظمیٰ دیدن و طمع در مال مریدان و غیره نیاوردن و نظر به قبول و رد خلق نکردن  
و از غنی و اهل غنی محترم نبودن و خدمت علماء و فقرا به مال و جان و تن کردن و از غیبت و مذمت  
خلق مجتنب بودن و از شتر نفس و شیطان تا وقت مُردن ناایمن بودن و خود را از جمیع مخلوقات  
حقیر دانستن دلائلش دیدن، خوش گفت ۵

هر کجا این نیستی افزون تر است

کار حق را کار گاه آن سراسر است

اجمالاً بیان شریعت و طریقت محمدی علیه السلام همین است اللهم انی قناتاً بعت  
حبیبک فعلاً و قولاً و اعتقاداً اولاً و آخراً ظاهراً و باطناً۔ اے برادر همگی همت خود مصروف  
حق سازند و یک لحظه و لمح غفلت از جناب حق سبحانه تجویز بر خود روا نیاورند و همگی توجیه حق سبحانه  
باشند و غم روزی نخورند و مشوش و پریشان در طلب رزق نباشند که رزق از حق تعالی مقدر  
و مقرر است برائے مخلوقات۔ و علم و عمل و افسونات و تمائمات را مثل عوام علماء بے عمل صوفیان  
جابل و سیله ساختن نیست مگر خواری۔ چنانچه در حدیث شریف آمده اخرج الیه یقی عن عبد  
بن مسعود رضی الله عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم لوان اهل العلم صانوا  
العلم و وضعوا عند اهلہ لساد و ابه اهل زمانهم و لکنهم بن لولا اهل الدنیا لینالوا به  
من دنیا هم فہانوا علیهم۔ سمعت نبیکم علیہ السلام یقول من جعل الهموم همماً و احداً  
همّاً اخرینہ کفاه الله هم دنیاہ و من تشعبت به الهموم حول الدنیا لم یبال الله تعالی  
فی ائی و ادیتها هلك۔ و سعادت دنیاوی و دینی و اُخروی در علم و عمل است اذا کان خالصاً  
للہ تعالیٰ و موافقاً لمتابعتہ نبینا محمد علیہ السلام قولاً و فعلاً و اعتقاداً۔ کسی کہ عالم باشد با قوال و  
افعال و اعتقادات پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم و عمل بدان نہ کرد عالم نیست۔ چنانچه در حدیث  
شریف مذکور است عن ابی ذر اذ قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم لا یكون المرء عالمًا حتی یكون بعلاً <sup>ملاً</sup>

## مکتوب مہنامہ ملا امان اللہ صاحب خلیفہ ہراتی

الحمد للہ الذی ذاته منزہ فی التنزیہ عن صفات النقص والذوال وعن کیف واکم وعن الاتصال  
والانفصال وشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وشہدان محمدؐ عبدہ ورسولہ وحیبہ علیہ الصلوٰۃ و  
السلام وعلی آلہ واصحابہ واجبابہ اجمعین ہو لہما اہل و ہم لہما اہل آمین یا رب العالمین۔

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات الخوی اعزی ارشدی ملا امان اللہ صاحب سلم اللہ تعالیٰ  
ظاہر اذ باطناً از حین تحریر فقیر لاشی دوست محمد کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء من کل الوجوہ خیریت است  
والمسئول من اللہ تعالیٰ سلاماً مثکم وعافیة تمکم و شاکم علی الشریعۃ المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بعضی  
احوالا ت کہ بفقیر گفتہ بودند محبوب و مرغوب گردیدند چونکہ اسرار باطن ایشان متضمن حقائق و  
معارف ارباب کشف معرفت توحید شہودی بودند کہ مقصود و مطلوب و محبوب است تحت  
بر فرحت افزودند کہ نتیجہ طریقہ پیران من ہیں معرفت توحید شہودی است و از روی ظاہر شرط  
است و بدانند کہ وجود حق تعالیٰ یکے است و حقیقی است و وجود جمیع موجودات علوی و سفلی قائم  
باوست و از راست تبارک و تعالیٰ فاما اینہا دلالت بر وجود حقیقی می کنند۔ فلاسفہ این جا غلطی خوردہ  
کہ نظر ایشان بر حقیقت دلالت وجود نیفتاد و سعادت این نظر باہل معرفت و توحید از زانی فرمودہ  
آیت کریمہ **اللَّهُ نُورٌ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ** وجود حق تعالیٰ نور بے چون و بے چگون حقیقی است کہ در  
فہم مانگند و عقول ناقصہ ما ادراک آن نتواند کرد۔ و اطلاق نور ہم در آن بارگاہ بے چون نیست منور  
است۔ و از تقسیم و تبعیض منزہ و مبرا است و بذات واحد است من کل وجوہ و ذات صفات  
اونہ عین و نہ غیر۔ از حدوث جدا۔ و از جوہر و اعراض و زمان و مکان و تعطیل و کیف و کم و حیث و  
قبل و بعد و جہات و حدود و صورت و حلول و ضد و نید و مثل و شکل منزہ و مقدس۔ فہو سبحانہ الا ان  
کماکان این تحریر و بیان بتواتر از سائر انبیاء و رسل صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین باصحاب کرام فائز گردیدہ  
است و از ایشان بعلماء اہل سنت و جماعت رسیدہ و از ایشان بتوسط استاذان بہا و شمار رسیدہ

این را و جز این را معرفت استدلالی نمی نامند و سماعی است و عقل و قیاس را در این راه نیست۔  
 الحمد للہ این ہم نعمت است و مشترک میان علماء و صوفیہ است و اجل است کہ بدان این معرفت  
 معارف صوفیہ صورت نہ بندند و طریق معرفت، الصوفیہ ہی تجرید النفس عن علائق الجسدیة و  
 العوائق البشریة و الصفاة الذمیة و الاخلاق الردیة بالریاضات و المجاہدات و التوجه الی اللہ تعالیٰ  
 بالکلیة علی فاعلة الاسلام و موافقة الکتاب و السنة و اجماع الامة و المعرفة الحاصلة من ہذا النظر  
 ہی معرفت کشفیة شہودیة مخصوص بالانبیاء علیہم السلام و الاولیاء علی حسب مراتبہم لا یحصل غالباً غیر  
 المجذوب السالک الی الطاعات و العبادات و الاذکار باللطیفة القالیبة و القلبیة و الروحیة و  
 السریة و الخفیة و الاخیة و الفرق بین المعرفتین ہی ان معرفت الصوفیة عبارة عن علم حضوری باللہ تعالیٰ  
 یحصل بعد الفناء و البقاء و یعتبر عنہ بالمعرفة الشہودیة و الوجدان و معرفت المتکلمین عبارة عن علم حصولی  
 باللہ تعالیٰ و ہو نتیجة النظر و الاستدلال و بیانہما ان کل علم عن الخارج عبارة عن صورة المعلوم الحاصلة  
 فی مدركة العالم و یقال لہ علم الحصولی و ہو علم الیقین و الذی لم یحصل من الخارج بل یكون متعلقاً بذات  
 العالم یقال لہ علم الحضوری و ہو یؤمن الیقین و العارف لما فی عن نفسه و بقی باللہ تعالیٰ و انقطع عن  
 وجود الکونی فلا یجزم انتقل عن العلم الحصولی و ذہب من العلم الی الوجدان فینتہی بخلص من الشکر  
 الجلی و الخفی و الریوب الشکور الاولیام الساترة للقلوب و ہو حق الیقین فیصیر عاشقاً و مجاہداً کراماً  
 و عابداً و ساجداً للہ تعالیٰ الی جین موتہ۔ من ناقص و ناتمام از معرفت حق چہ گویم، از معرفت حق  
 سبحانہ اولیاء کاملان عاجز آمدہ و در ترجمہ این آیت فرمودہ و مَا قَدَّرُوا اللہَ حَقَّ قَدْرِہِ اِی عَرَفُوا  
 اللہَ حَقَّ معرفتہ از کمال غیرت و عزت و جلال و عظمت او معرفت ذات بحت او ہیچ کس ندادہ حقیقت  
 توجید درگفت نیاید کہ مجال ست گر صد ہزار سال ہمہ خلق کائناتہ فکرت کنند در حقیقت عزت حیات  
 آخر بجز معرفت آیند کہ ما ہیچ ندانستیم حضرت شبلی فرمودہ حقیقت المعرفة العجز عن المعرفة حضرت  
 ذالنون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گفتہ اکبر ذی معرفتی ایاہ۔ و حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ارقام نمودہ  
 حیث قال فہو سبحانہ و در کل محسوس و معقول و در کل مہموم و متخیل فہو سبحانہ و در الوراہ ثم و در الوراہ



ثم درار الوراء وایں وراثیت نہ باعتبار حجب است بلکہ بسبب عظمت و کبریائی اوست۔ و بعضے  
 بزرگان فرمودہ اند معرفت حق عبارت است از دیدن اشیاء و ہلاکت ہمہ اشیاء در معنی کُلِّ  
 شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ و برخی از بزرگان گفته اند معرفت حق تعالی این است کہ حق سبحانہ و تعالیٰ  
 از رُتے علم و قدرت بے چون و بے چگونه و بے مثل و مانند از ہمہ چیز خود نزدیک تر دانی و از ہمہ چیز  
 دوست تر دانی و خود و مخلوق را لاشے بینی۔ ابو عثمان مغربی فرمودہ اند العاصی خیر من المدعی لان العاصی  
 ابداً یطلب طرق التوبۃ والمدعی یحبط ابداً فی خیال و عوایہ۔ زیرا کہ عاصی طریقہ توبہ سے طلبد و این نفس  
 عبادت است و مدعی ہمیشہ در خیال دعوائے خود خبط مے کند و در مقام تضرع است و این گناہ  
 است۔ و ہم سے فرمودہ اند ہر کہ صحبت تو انگریاں بر صحبت درویشاں برگزیند اللہ تعالیٰ وے را  
 بمرگ دل مبتلا کند و سلوک طریقہ صوفیہ عبارتہ عن تہذیب الاخلاق لیستعد للاتصال باللہ  
 تعالیٰ و معنی الاتصال بالحق الانقطاع عما دون الحق و لیس المراد اتصال الذات بالذات لان لک  
 یکون بین الجسمین و ہذا التوہم فی شان اللہ تعالیٰ کہ قبل بمقدار انقطاع ہم عن غیر الحق اتصال ہم بالحق  
 و فقر و فاقہ کہ منصب عظیم است و حال پیغمبر با است علیہ السلام اگرچہ برائے نفس مکروہ و بلا است  
 مکروہ نہ باید دید کہ مکروہ دیدن اینہا مرتبہ عامہ خلق است۔ بزرگان فرمودہ بلا از دوست عطا است و  
 از عطا نالیدن خطا ہست۔ ادب بلا آنست کہ شکایت و جزع و میل و التجا بغیر حق نکند نزدیک  
 اہل سنت و جماعت اگر از حق تعالیٰ در دو بلا حاضر شود بر بندہ واجب است محبت آن بلا کہ  
 رضائے حق بر بندہ فرض ہست کہ الرضا۔ سرور القلب بمصاب اللہ تعالیٰ و قتیکہ سرور و رغبت  
 بلیات حق در قلب پیدا شود رضائے بر رضائے حق نشد ہر گاہ کہ رضا بر رضائے حق نشد از حقیقت  
 طاعت و بندگی نشد۔ الطرق الی اللہ تعالیٰ بعدد انقاس الخلاق شنیدہ باشند بطریقہ نقشبندیہ  
 خود مشغول باشند کہ طریقہ پیران من است اجازت سائر طرق کہ فقیر دادہ بودند برائے زیادت  
 برکات کہ معمول پیران مانت نہ آنکہ طریق دیگران را رواج بدہند۔ بزرگان در تعریف فقر  
 گفته اند الفقر کائن فی ماہیۃ التصوف و بہ اساسہ و قوامہ۔ قال رویم التصوف مبنی علی ثلاثۃ

خصال التمسک بالفقر والافتقار ولتحقق بالبذل والایثار۔ وقال الکرخی رحمۃ اللہ علیہ۔ التصوف الاخذ  
 بالمحقق والیاس مافی ایدی الناس فمن لم یحقق بالفقر لم یحقق بالتصوف وقد سئل جنید البغدادی رحمۃ  
 اللہ علیہ عن التصوف فقال ان ینکون مع اللہ تعالیٰ بلا علاقۃ وسئل ابی عن حقیقۃ الفقر فقال ان لا تنغنی  
 بشئ دون الحق۔ وقال ابوالحسن النوری نعت الفقیر الیکون عند العدم والبذل والایثار عند الوجود۔  
 حق تعالیٰ سبحانہ ایں بے عمل وبے کردار ولاشے راوشماراوجمع دوستاں را عمل بایں روش عنایت  
 فرماید۔ آمین وبعیت واقربیت حق تعالیٰ ایمان داریم وکیفیت آں بعقول ناقصہ نامعلوم نیست کہ  
 بے چون وبے چگون است روح کہ از مخلوقات حق است حق تعالیٰ کیفیت و معرفت او از در کہ ما  
 سلب نموده قوله تعالیٰ قُلِ اللّٰهُ رُوْحٌ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ ازیں جہت مولانا رومی فرمودہ اند

ایں معیت در نیاید عقل و ہوش	زیں معیت دم مزین بنشین خموش
قرب حق بابتہ دور است از قیاس	از قیاس خود منہ آں را اساس
قرب حق نے پست بالافتن است	قرب حق از قید ہستی رستن است

طالبان کہ علم ظاہر خواندہ باشند و ذکر شروع نمایند ایشاں را بخواندن علوم دینیہ امر فرماید کہ صوفی  
 جاہل مسخرہ شیطان است و کسانیکہ علوم دینیہ خواندہ باشند ایشاں را بذکر و مراقبہ و عبادت ریاضات  
 و تلاوت قرآن مجید و درود شریف و دعاء، ماثورات و صلوات تہجد و اشراق و صلوات ضحیٰ و صلوات اولین  
 تحریر و ترغیب نمایند علی حسب مراتب عالم و تدریس تفسیر قرآن مجید و علم عقائد و حدیث شریف  
 و علم فقر و علم تصوف مہذبہت خاندان حضرت ما است۔ و در کتاب عوارف المعارف منقول است  
 از شیخ شہاب الدین سہروردی فاعلم ان للمرید مع الشیوخ اوان الارضاع و اوان الفطام قوا ان  
 الارضاع اوان لزوم صحبت شیخ و شیخ یعلم وقت ذلک فلا ینبغی للمرید ان یفارق شیخ الابدانہ قال اللہ  
 تعالیٰ تَاوِیبا لِلّٰمَةِ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاِذَا كَانُوْا مَعَدَّ عَلٰی اَمْرِ  
 جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاذِنُوْكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ  
 بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَاِذَا سْتَاذَنُوكَ لِبَعْضِ شَاہِمِمْ فَاذْنُ لِمَنْ سِئْت مِنْہُمْ وای امر جامع

اعظم من اهرودین فلا یؤذن لشیخ للمیر فی المفارقة الابلعد علمه بان له اوان الفظام وانه یقدر ان یتقل  
بنفسه ویفتح له باب الفهم من اللہ تعالیٰ فاذا بلغ المرید رتبتہ انزال الحوائج والالهام باللہ تعالیٰ وافتح  
من اللہ تعالیٰ تعریفاته وتشبیہاته سبحانه وتعالیٰ نقبل بلغ اوان فظامه ومفارقة قبل اوان الفظام  
یناله من الاعلال فی الطرق بالرجوع الی الذیاد ومتابعة الهوی.

### مکتوب سوم ایضاً بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب صوف الصد

الحمد للذی خلقنا وصورنا فاحسن صورنا بحسن الصلوة من سائر الحیوانات البریة والبحریة و  
هدانا للاسلام بالشریعة المحمدیة وخص فریق الصوفیة بفیوض علوم الیقینیة والمقامات الاسرار  
الاحمدیة صلی اللہ علیہ وسلم۔ بعد از حمد و صلوة و تبلیغ دعوات و انیات اخوی اعزی ارشادی ملا  
امان اللہ صاحب سلمه رتبه وزید ارشاده و رفعه اللہ الی معارج کمالات الدارین بکرمه النسبی  
البتلین۔ از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد که مشهور به حاجی است کان اللہ له عوضاً عن کل شیء سلام  
مسنون و دعوات ترقیات مشون مطالعه فرماید الحیرت که تا صین تحریر فقیر بمجه اهل بیت خود و  
درویشان بخیر و صحت و غایت است و المسئول من اللہ تعالیٰ سلاماً مثکم و عافیتکم و استقامتکم  
علی الشریعة المحمدیة المصطفویة علی صاحبها الصلوة والسلام۔ بدانید که توحید که در اشارت طریقه  
صوفیه بر طالبان حق تعالیٰ ظاہر می شود دو قسم است توحید شهودی و توحید وجودی۔ توحید شهودی  
عبارت است از دیدن صفات و ذات واحد حق تعالیٰ فقط و اختفاء کثرت بالکل از نظر ساکنان که  
مراوان و محبوبان حق تعالیٰ می باشند۔ بسبب کمال عشق و محبت و تزکیه نفوس ایشان وجود  
ما سوا هرگز در نظر این بزرگواران در نیامده و وجود غیر حق را اعتبار نه نهاده اند۔ وجود مخلوقات که در اصل  
خود عدم است در مد که ایشان عدم و لاشئ گردید۔ وجود ما سوا را بعنوان عینیت و مرآتیت و  
ظلمت هیچ گاه ملاحظه نمی فرمایند که جمیع حجب تعینات حق تعالیٰ برایشان قطع کرده اند، این  
معرفت شهودی ناگزیر طالبان حق است که معرفت جمیع انبیاء و اولیاء کاملین که تابع خاص شریعت

ایشان اندر عین است و کتاب و حدیث بر این معرفت والی مناطق است۔

و توحید و جودی عبارت است از دانستن سالکان طریقہ کہ متوسطان سے باشند طہ اتحاد وجود کہ بمعنی مابہ الموجودیہ است از جمیع اشیاء یعنی مفہوم موجودات علوی و سفلی ذات احد است نہ آنکہ ذات حق تعالی و ذات موجودات واحد است کما زعم بعض الصوفیۃ الجہال کہ آں الحاد صریح است نہ توحید بلکہ ایشاں بسبب محبت و تصفیہ قلب و وحدت کہ منزہ و مقدس و بے مثل و بے مانند و بے صورت ظاہری و مثالی و بے حلولی و بے چون و بے چگون است در کثرت بطریق عینیت و یامر آتیت و یا ظلیت مشاہدہ و ملاحظہ سے کنند جویش آں کہ کثرت بتامہ از نظر ایشاں برینحو استہ از مقام فنا کہ اول قدم ولایت است نصیبہ کمال نیافتہ بنائی ظہور این قسم توحید مکر وقت و غلبہ حال و استیلا بہ محبت لطیفہ قلبی است۔ اما محققین ایشاں وجود را مراتب خمسہ اثبات سے کنند و آں را تعینات پنج گانہ سے گویند۔ اول تعین کہ بر احدیت مجرودہ متعین شدہ است وحدت سے گویند و دریں مرتبہ تعین علمی اجمالی اثبات سے نمایند۔ و تعین ثانی را واحدیت سے فرمایند کہ تفصیل اسماء و صفات است در حضرت علم و مرتبہ جبروت سے نامند و این بہر دو تعین را در مرتبہ وجوب اثبات سے کنند قدیم سے دانند۔ و تعین ثالث را مرتبہ عالم ارواح و ملکوت سے شمارند۔ و تعین رابع را مرتبہ عالم مثال و تعین خامس را مرتبہ عالم اجسام و ناسوت قرار دادہ اند۔ و این مراتب سہ گانہ را مراتب امکانی گفتمند و حادث سے دانند و احکام یک مرتبہ بر مرتبہ دیگر ثابت کردن پیش ایشاں ندہ است و گمانیکہ انا الحق و سبحانی و لیس فی مجتبیٰ سوی اللہ و ہل فی الدارین سوی اللہ گفتمند در مقام حالت فنائے سے بودند ایشاں سکارائے محبت و عشق حق تعالی سے بودند۔ والا اگر بطریق حکایت نباشد و غلبہ مکر و محبت ہم نہ داشتہ باشد بلکہ شائبہ حلول و اتحاد دارند قابل این قول را در سے کنیم چنانچہ نصاریٰ را سے کنیم کہ بجلول و اتحاد قابل اند۔ و این سخنان حالات و واقعات در عین غلبہ حالت مقام حیرت و عین ایقین کہ فنائے ہم است حاصل سے شو

وقتے کہ سعادت ازلی از حق تعالیٰ شامل حال او سے شود اور بمقام حق الیقین کہ مقام بقا۔  
اکمل است مشرف سے فرمایند ہمیں حالات و واقعات و کلمات سکر یہ ایشاں ہمارے منشور عامی  
گرد۔ پس ازین کلمات و واقعات و حالات تحاشی سے نمایند و در میان خالق و مخلوق تمیزی  
کنند۔ خالق را خالق سے دانند و مخلوق را مخلوق سے فرمایند مال للتراب و رب الارباب ایں کلمات  
و واقعات ہم از حق صادر سے شوند و ہم از مبطل۔ محق را آب حیات است و مبطل را سم قاتل در  
رنگ آب نیل است کہ بنی اسرائیل را آب خوشگوار بود و قطبی را خون ناگوار۔ ایں مقام مذلت  
الاقدام است جم غفیر از اہل اسلام بہ تقلید سخنان اکابر الدین از باب السکر از صراط مستقیم  
منحرف گشتہ و ہیں کو چہائے ضلالت و خسارت افتادہ و دین محمدی خود را بر باد دادہ اند۔ <sup>نہایت</sup>  
کہ قبول ایں سخنان مشروط بشرائط است کہ درار باب سکر موجود است و مقلدان ایشاں  
کہ غلبہ حال ندارند و بے سکر اند مفقود۔ معظم ترین شرائط نسیان ما سوائے حق است سبحانہ  
کہ دہلیز آن قبول است۔ و امتیاز محق از مبطل استقامت بر شریعت است و عدم استقامت  
بر شریعت آنکہ محق است با وجود سکر و بے خودی سر موئے از تکاب خلاف شریعت  
نخواہد کرد۔ منصور صلاح با وجود قول انا الحق در زندان باز نہیگر اں پانصد رکعت نماز نافلہ ادا سے کرد  
و طعام کہ دست ظلمہ ہراں رسیدہ بود اگرچہ از وجہ حلال سے خوردنے خوردند۔ و آنکہ مبطل است  
اتبان شریعت بر مے چوں کہہ گران است۔ آیت کریمہ **كَذَّبُوا عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ**  
**إِلَيْهِ** نشان حال ایشاں۔ حضرت علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایند کہ بزرگان دین۔۔۔ و  
روندگان راہ یقین باتفاق گفتہ اند در معرفت حق تعالیٰ بر خورداری کے یا بند کہ طبیعت لقمہ رزاق  
صدق مقال شعرا و باشد چوں ایں ہا مفقود شد بریں طامات و تہمات چہ سود۔ و حضرت سہل  
بن عبداللہ تری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گفت کہ شخص سے گوید کہ نسبت فعل من بارادت حق  
تعالیٰ ہم چنان است کہ نسبت حرکات ابواب۔ حضرت شیخ فرمودہ اند قائل ایں قول اگر کے بود  
کہ مراعات اصول شریعت و محافظت حد و احکام عبودیت کند از جملہ صدیقان است و اگر نہ

از جملہ زندیقان است۔ از بزرگے حکایت مے کنند کہ چوں در چین غلبہ حال خود ارادہ مے کردند کہ کہ شیطیات تکلم نمایند رسول علیہ السلام حاضر مے شد انگشت مبارک خود بدہان او آوردہ مے فرمودند از من شرم نداری و گاہ گاہ در چین غلبہ توحید وجودی آواز مے شنید کہ از حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام شرم نداری، آن داعیہ از مے برفتے و از مخالفت شریعت محترز گشتے۔ و این حقیر لاشئے را ازین حالات و واقعات توحید وجودی بعنایت حق تعالیٰ و بہ یمن توجہ پیر دست گیر من قلبی و روحی فداه بیچ کلامے نیامدہ مگر در اوائل حالات ذوقیات و شوقیات و جذبیات بسیار مے داتم در میان این حالات گاہ گاہ خود را بصورت کلاں مے دیدم و دیگر اشیاء در نظر من حقیر و بے مقدار مے بودند در دل خود مے گفتم اگر بانگشت خود اشارت بکوہ کم ذرہ ذرہ و قطعہ قطعہ مے شود۔ الحمد للہ الذی نجینا من ہذہ المحالات المہلکات العظیمہ و ہدانا الی صراط الحق المستقیم۔ اے برادر صوفیہ باتفاق گفتمہ اند نسبت بزرگان دین بران پیر حرام است کہ خود را از جمیع حشر ارض و از سگ گرگیں بہتر داند۔ اللهم صل لنا البصیرة و اظہر لنا بہا عیوب انفسنا و تصغر دنیانا باعیننا و ارزقنا من حیث لا نحتسب انت مولنا یا ناصرنا یا کافی الامور یا شافی الصدور۔ اللهم صل علی محمد و علی آل محمد و اصحابہ اجمعین۔ و تحقیق و بیان دیگر آنکہ پیران کبار طریقتہ این لاشئے فرمودہ اند توحید حالی کہ در اثنائ طریقتہ این طائفہ دست مے دہند و قسم است توحید وجودی و توحید شہودی کہ یکی دیدن است۔ یعنی مشہود سالک جزئیکی نباشد۔ و توحید وجودی یکے موجود دانستن است و غیر او را معدوم انگاشتن۔ پس توحید وجودی از قبیل علم الیقین آمد و شہودی از قسم عین الیقین۔ توحید شہودی از ضروریات این راہ است کہ فنا درین توحید متحقق نمے شود بجز عین الیقین و عین الیقین بے آن میسر نمے گردد۔ زیرا کہ رویت یکے باستیلا او مستلزم عدم رویت ماسواہ اوست۔ بخلاف توحید وجودی کہ نہ چنین است یعنی ضروری نیست چہ علم الیقین بے آن معرفت وجودی بقدر مرتبہ ہر مومن را حاصل است پچہ علم الیقین مستلزم عدمیت ماسواہ او نیست غایت مافی الباب مستلزم نفی علم ماسواہ اوست در

وقت غلبہ و استیلا علم ہاں یکے۔ مثلاً شخصے کہ علم یقین بوجود آفتاب پیدا کر داستیلا۔ ایں علم یقین مستلزم آن نیست کہ ستارہ ہاراد آن وقت منقحی و معدوم دانند۔ اما وقتیکہ آفتاب را دید و مشہود او جز آفتاب نخواهد بود آن نادیدین ستارگان بواسطہ غلبہ نور آفتاب است و ضعف بصیرائی و اگر بصیرائی بنور ہماں آفتاب استکمال یابد و قوت پیدا کند ستارہ را از آفتاب جدا بیند و ایں حاصل نمے شود مگر در حالت حق یقین و منشاء توحید و وجودی جمعی را بسبب کثرت ممارست مراقبات و اشغال اہل توحید و وجودی و یا بتعقل و ملاحظہ معنی لا الہ الا اللہ بلا موجود الا اللہ است دست مے دہد و یا بواسطہ مطالعہ کتب توحید و وجودی ایں معرفت در تخیلہ ایشاں نقش بستہ مے شود چون بخیاں و جبل جاعل مجعول است ہر آئینہ معلول است حسب حساب ایں توحید از ارباب احوال نیست چہ ارباب احوال ارباب قلوب اند ایشاں از مقام و احوال قلب دریں وقت خبرند از دراز مرتبہ علم بیش نیست و لیکن علم را ہم درجات است بعضہا فوق بعض اکثر ابناء ایں وقت بعضے بہ تقلید بعضے بجزد علم و بعضے دیگر بعلم ممتزجہ بذوق دلوفی الجملہ و بعضے بالحاد و زندقہ دست بدامن ایں توحید و وجودی زدہ اند و ہمہ از حق می دانند بلکہ حق مے دانند و گردن ہائے خود را از احکام شریعت بایں جیلہ مے کشایند و مساہلات احکام شریعت مے نمایند و بایں معاملہ خوش وقت و خورسند اند و باتیان احکام امور شریعتہ اگر اعتراف دارند طفیلے مے دانند اما مقصود در شریعت خیاں مے کنند کلا و عا شا و نعوذ باللہ من ہذا الاعتقادات الباطلہ۔ ہر چہ مخالف شریعت است مردود است کل حقیقہ ردّتہ الشریعتہ فہوز ندقہ۔ شریعت را بر جائے داشتہ طلب حقیقت نمودن کار مردان است۔ رزقنا اللہ سبحانہ الاستقامتہ علی متابعتہ سید المرسلین علیہ علی آلہ صلوات اللہ و سلامہ اجمعین۔

اسنولہ چند نمودہ بودند جواب ہر یکے نوشتہ مے شود۔ کلاں دیدن وجود را تکلی معنوی گفتہ اند کہ انیکہ از متابعت انبیا۔ صلوات اللہ علیہم اجمعین روسے گردانیدہ اند و سخنان

و اہی سے گفتند سببش یہی تجلی معنوی بودہ است و طالبان کہ خود را خاک تر بینند حالت فنا  
بعض لطائف و یا کل لطائف است اگر بعد از خاک تر بوجود اصلی سے آئند آن حالت بقا  
بعض لطائف و یا کل لطائف است۔ و جوش خوردن در دیگ و متلاشی شدن باز بوجود  
آمدن ایضا حالت فنا و بقا است۔ و اذن دادن رسول علیہ السلام بخلافت مشرقاً است  
و فرق در میان تجلیات آنکہ تجلی فعلی آن است کہ سالک فاعل حقیقی حق دانند عباد و تجلی صفات  
شہوتیہ کہ صفات از خود و ماسوا سلب نمودہ بجناب حق تعالیٰ منسوب گردانیدہ بیند تجلیات  
شیونات این است کہ از سالک نام و نشان از خود نماند و انانیت او بالکل زایل گردد  
و تجلی صفات سلبیہ این است کہ سالک حق تعالیٰ را منزہ و مقدس داند و خود و مخلوق را لاشی  
و عدم محض بیند۔ و تجلی شان جامع شامل این ہمہ تجلیات است۔ نزد متکلمین و صوفیان  
در میان این بحث سخنان کثیر است۔ و در میان خود صوفیہ بجهت اختلاف مراتب مشارب  
ایشان اقلیل بسیار است و فنائے ہر مقام نزد فقیر باقسام است۔ و تجلی عبارت از ظهور  
و اظہار پر توفیوضات ذات و صفات عظمت اکوہیت حق تعالیٰ است کہ ہستی بند بتاراج  
دہند و تجلی ذات و صفات حق تعالیٰ عدد و نہایت ندارند بل نہایت است اگرچہ بزرگان این  
طریقہ سے نوع گفتہ اند و محاضرہ حضور دل بتواتر برہان و استیلاء ذکر و مکاشفہ حضور دل است  
باعت بیان بے تامل و مشاہدہ عبارت از دیدن آثار انوار و بروج جبروت در خواب یا  
بیداری۔ فاعلم ان قول الصوفیۃ فی التجلی اشارۃ الی رتبۃ الحظ من یقین و رویۃ البصریۃ فاذا وصل  
العبد الی مبادی اقسام تجلی وہو مطالعۃ فعل الہی مجرداً عن فعل ماسوی اللہ تعالیٰ فیکون تناولہ  
الاقسام من الفتوح۔ وقتے کہ مکتوب شمار سید فقیر عازم سفر ہندستان بود بدیں سبب  
جواب اجمالی نوشتہ گردید۔ مے گویم کہ اللہ و راہ الوراہ است و از دیدن و دانش مخلوقات  
مبرا است۔

اں کہ برو کے کشف شد ایں راز ہا اونیارد بر زبان اسرار ہا



بس ترک کنیم ماسوی اللہ را دم نزنم بعد از بیس چون دچرا

والسلام ۱۲

## مکتوب چہ شام ایضاً بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اخوی اعزہ ارشدی عزیز از جان حقائق و معارف  
نشان مقبول بارگاہ اللہ الرحمن الوہاب ملا امان اللہ انہم و سلم اللہ سبحانہ عن الآفات فی  
الدارین بحرمت انبی الثقلین۔

از فقیر دوست محمد احمدی کان اللہ لا عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون اشتیاق  
مشغول مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ کہ فقیر تا صین تحریر کہ دہم ماہ مبارک رمضان مے باشد بخیر است  
والمستول من اللہ سلامتکم و عافیتکم واستقامتکم علی الطریقتہ المرضیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام  
مکتوب مقبول مرغوب بمعہ تحفہ از دست ملا نصر اللہ رسید جزا کم اللہ عنا خیر الجزاء از کثرت  
طالبان و از زیادت احوال باطن ایشان معلوم کردہ بودند الحمد للہ والشکر علی ذلک۔ اللهم زد  
فرد و کثر اخواننا فی الدین۔ ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

شکر این نعمت بجا آرند کہ لکن شکر تم لا زیدت کون نص قاطع است

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

حق سبحانہ وجود شمار آفتاب ہدایت در اں ولایت فرمایند بمنہ و کرمہ و لطفہ اسولہ چند پر رسیدہ  
بودند جواب ہر یک نوشتہ مے شود۔ بدانید بعضی طالبان کہ قبل از بیعت از عرش تافرش  
وجود شیخ مے بیند و چیز دیگر نہ بیند بجز صورت شیخ۔ مخدوماد حقیقت متصرف حق تعالی است  
و بظاہر پیر آلت ہدایت بعضی از مخلوقات گردانیدہ اند۔ اول تجلی کہ از حق تعالی باو مے رسد

کہ تاثرے ۱۲

تجلی ارادی است کہ طالب را بطلب ذات حق تعالی دلالت مے نماید بسوئے شیخ معروف یا غیر معروف حق تعالی صورت آن شیخ در عالم معانی و عالم غیب و عالم مثال در حالت خواب و یاد حالت بیداری بر قلب طالب تجلی کند بصورت احاطہ نہ عین احاطہ در خیال ذہن او صورت شیخ منقش مے سازد بواسطہ عشق و محبت پس بہر جا کہ نظر مے کند صورت معنوی مثال مرشد کہ محیط مد کہ قلب مترشد است آن را مے بیند و بقدرت کاملہ حق تعالی اشیا دیگر از نظرش دور و مخفی مے کند ان الله علی کل شیء محیط۔ محیط حق تعالی است نہ بندہ ذرہ بے مقدار لاشئ محیط عالم کے شود۔ و این حالت را صوفیہ صافیہ فنا فی شیخ مے نامند۔ و بغیر فنا فی شیخ سلوک محال است۔ و کسانیکہ کلمہ انا الحق و سبحانی و انا انا دمنم مے گویند این حالت را بزرگان فنا فی اللہ گفته اند۔ معرفت توحید وجودی کہ اہل توحید مے گویند ہمین است۔ اگر چہ این حالت قوی و نعمت است در راہ طریقت پیش مے آید مقصود نیست، مقصود توحید شہودی است۔ سالک این معرفت ثانی، خود را ذرہ بمقدار بلکہ لاشئ مے بیند بیچ گاہ کلمہ ما و من بزبان نمی آرد۔ حالت توحید وجودی دریں طریقہ شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بر طالبان واقع نمی شود و اگر بالفرض واقع شود کم اندک زمانے باشد پس قطع مے شود و آن کم در لطائف ولایت صغری و محل قوی قائلان توحید در دائرہ ولایت صغری است و تنیکہ طالب بدائرہ ولایت کبری برسد معرفت توحید شہودی دست مے دہد توحید وجودی اصلا نمی ماند و در نجوم ظاہرہ و اقمار باہرہ و شمس طالعه اقوال مشائخ بسیار است۔ و پیر دست گیر من خواجہ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ اعنی حضرت شاہ احمد سعید صاحب قلبی و روحی فدائے برائے این مسکین چنین بزرگاشتہ بودند۔ نجوم ظاہر عبارت از فیوض و برکات دائرہ ظلال اسما و صفات است کہ مانند کثرت جلوہ گر مے شود و اقمار باہرہ عبارت از فیض نفس صفاة و شیوناة است و شمس طالعه کنایت از تجلیات ذاتی است و کلام حضرت برائے ما و شما کافی و شافی است حاجت بہ تفصیل دیگر نیست۔ و نوشته بودند کہ طالبان را بہ لطیفہ قلب روح فنا فی اللہ و بقا باللہ مے شود یا نہ۔ چہ فنا نہ شود کہ ہر لطیفہ را فنا فی اللہ و بقا باللہ است۔ فنا را ذکر مے کنم اجمالاً بقارا۔ فنا بر دو قسم است۔ یکے فنا۔ لطائف سالک است در حجت جذبہ این نحو از فنا است نہ عین فنا کہ سالک ازین فنا بعود بسوئے بشریت مے کند کہ ہنوز در راہ است و یکے فنا عین انانیت سالک

کہ خود را و جمیع ممکنات را معدوم محض دید و جمیع اخلاق ذمیبہ باخلاق حمیدہ مبدل گردید ایں فنا مطلق و فنا آتم گویند و ایں فنا را عود بسوئے بشریت ممکن نیست و طالبان کہ در لطیفہ خفی بیان دائرہ قوس مے کنند دریں جا ظہور عین دائرہ قوس نیست بلکہ پر تو است ازاں مقام نہ عین اں مقام بایں دلیل کہ بزرگان اصل قلب در ولایت صغری و اصل روح در دائرہ اولی ولایت کبری و اصل سر در دائرہ ثانی و اصل خفی در دائرہ ثالث و اصل اخفی در دائرہ قوس مقرر کرده اند پس ہر گاہ کہ ایں اصل برائے لطائف ثابت شد لاچارہ پر تو و عکس اصول در لطائف نمایاں مے شود۔ خصوص در طریقہ شریفہ نقشبندیہ کہ اندراج نہایت در بدایت است چنانچہ حضرت شاہ نقشبند فرمودہ ما نہایت را در بدایت درج مے کنیم و ایضا فرمودہ معرفت تعالیٰ بر بہاء الدین حرام است کہ اول قدم من آخر بایزید نباشد۔ طالب صادق متعدد کہ عشق و محبت پیر خود بسیار دارد ساعت بساعت بزرنگ پیر خود منصبح می گردد پس بالضرور عکس احوال توسط و انتہائے پیر در طالب مبتدی پیدا مے شود ازیں تقریرات معلوم شد مرید مبتدی کہ بمقامات عالیہ نرسیدہ و احوالات توسط و انتہی در وظاہر شد احوال پیر اوست کہ مرید مستعد آئینہ پیر مے باشد۔ امر شیخت بسیار سخت است فرست صحیح و وجدان قوی مے خواہد۔ و قصہ موافق شیخت مذکور نوشتہ مے شود کہ شیخ میاں عبد الغفور بیگ صاحب از خلفائے کلاں شاہ صاحب بود کہ جمیع سلوک را تمام کردہ یک روز در خانقاہ شاہ صاحب در میان صلقہ مریداں توجہ مے نمودند ناگاہ یک آدم از در درآمد بدست میاں عبد الغفور بیگ صاحب بیعت نمود و او را توجہ کردند۔ بعد از توجہ بہماں ساعت او را فرمودند شمارا فنا و بقا حاصل شد کار شتاب انجام رسید۔ ایں فقیر در آں جا حاضر بودہ متعجب شدم نزد حضرت پیر دست گیر خود آدم ایں قصہ را عرض کردم کہ میاں عبد الغفور بیگ صاحب بیک ساعت مریداں را بقا و بقا مے رسانند۔ حضرت پیر دست گیر من فرمودند شیخ عکس خود را دیدہ خیال کردہ کہ فنا و بقا طالب است۔ انتہی۔ و یک جز از قرآن شریف ہر روز بلاناغہ و درود دلائل الخیرات و حسن الحسین خواندہ باشند اجازت است۔ حق سبحانہ و تعالیٰ شمارا از زمین توجہ پیران کبار من نسبت قومی و ترقیات بے شمار و فراست خوب دادہ است امامت شرشان را بر فنا و بقا و طے کردن مقامات ایشان اطلاع و اشارت نہ ہند کہ خیالی طریقت است اگرچہ پیران مجتہدان ایں فن ہستند قضیہ مقرر است المجتہد قد

یصیب وقد یخطی، مجتہدان ایں علم اگر مصیب شوند خوب و اگر نہ نقصان و عیب از طالبان ناقص بذات شیخ عائد است فقیر بلا الف را گفته بود کہ در اول بہار بدان صوب روانہ میشود سبب تعطیل چہ بود ۵

خوبان دریں معاملاً تعطیل مے کنند

و بدانند ہر کہ از ریاضات و مجاہدات مطلب راحت نفس کند و دنیا مقصود او باشد اگر چہ از وہ چیز ہائے عجائب و خوارق عادات ظاہر شود آن استدراج و مکر است و نشانہ استدراج ایں بود کہ از عیوب نفس خود کور بود کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبدہ شیئاً اعمی بعیوب نفسہ و اذا ارادہ اللہ بخیر ابصرہ بعیوب نفسہ۔ و ہر کہ ذکر و عبادت کند ہر اے حصول دانش آسمان ہا و زمین ہا و سیر و طیران آن و کشف و کرامت و خوارق عادات و مانند آن، پس آن کس عابد آن شد نہ عابد حق تعالی و عمر خود ضائع کردہ باشد۔ چنانچہ بزرگان گفتہ دانش ناسوت و سیر آن و تصرف در آن اعتبار نہ دارند۔ چنانچہ در خبر است کہ در زمان حضرت رسالت علیہ السلام منافقان بہتہا در بغل گرفتہ نماز مے کردند۔ حضرت رسالت دل بخداداشتند و دل بایشان نہ کردند و اگر مے کردند از حضرت حق تعالی باز مے ماندند و نقصان نماز مے شد کہ الصلوٰۃ معراج المؤمن عبارت از ان است۔ و در معراج خبر غیر گفتن حرام است، و خبر گرفتن باطن مرہاں نقصان کبری است۔ چنانچہ رئے ظاہر گردانیدن از کعبہ فساد نماز است ہم چنین رئے باطن از حق تعالی گردانیدن مقربان را فساد نماز است۔ و دانش ناسوت و سیر آن تصرف در آن خود قصیر و حقیر است بلکہ دانش ہفت آسمان و زمین معدود در عالم صغری است و عالم صغری از عرش تا ثری است و ایں ہمہ از عالم کبری دور است۔ زیرا کہ دانش مخلوق است و آن دور از دانش خالق است۔ و دانش کہ در عالم کبری است علم اللہ توجید حقیقی و مشاہدہ و تجلیات است و سیر ہفت آسمان و زمین و دانش ایشان بہودہ زیرا کہ فانی اند و در فنائے ایشان حضرت اسرافیل علیہ السلام صور در دہان گرفتہ منتظر فرمان است۔ و سیر در ناسوت و تصرف و دانش از سیر و دانش ملکوت جبروت و لاہوت فروتراست و مقربان حق تعالی بدانش ناسوت سرفرونیارند۔ زیرا کہ شیطان ہم بقدر قوت خود سیر و تصرف ناسوت است بلکہ خبر دل ہائے جن دانش از بد جاہلیت

در درونِ فرزندانِ آدم کما قال النبی علیہ السلام الشیطان یجری فی الانسان  
 کجری الدم۔ چه این دو حدیث شریف کہ قال النبی علیہ السلام کلمما شغلت  
 عن اللہ فهو معبودک وایضاً فرمودہ اند کہ کلمما شغلت عن اللہ فهو صنمک  
 بدین مدعی شاہدینِ عدل است۔ وچہ خوش گفت شیخ حسن واعظ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کہ مرا  
 بسیار خوش مے آید۔ نظم

افسانہ خویش مختصر کن  
 ہر وہم فہم خیال و ادراک  
 مطلوب بسے است در دو عالم  
 این است وصال جانِ جاناں  
 بداند کہ کرامت بر دو قسم است۔ قسم اول ظہور علوم و معارف الہی است کہ  
 بذات و صفات و افعال و اجہی تعلق دارند کہ ورائے طور نظر و عقل است و خلاف متعارف  
 و معتاد کہ بندہ ہائے خاص خود را باں ممتاز ساختہ است و مخصوص باہل حق و ارباب معرفت  
 گردانیدہ۔

قسم دوم باکوان تعلق دارند و مشترک میان محقق و مبطل است۔ اہل استدراج را  
 نوع ثانی حاصل است۔ نوع اول نزد حق تعالیٰ شرافت دارد کہ با دلہا خود مخصوص  
 ساختہ است و گرامان و اعدا را در ان شرکت ندادہ۔ و نوع ثانی در عوام معتبر است و  
 صاحب نوع ثانی در انظار ایشاں معزز و محترم۔ این معنی از اہل استدراج ظہور مے نمایند  
 نزدیک است کہ عوام از نادانی وے را پرستش مے کنند۔ مثل مشہور است کہ مے گویند  
 "الناس تابعۃ للاخص الارزل کالنتیجۃ تابعۃ للاخص الارزل"۔ بلکہ این محبوبان نوع اول  
 و از کرامات و خوارق نے مشہورند نہ سے بے خبردان علی کہ باحوال مخلوقات حاضر و غائب  
 تعلق دارد کہ ام شرافت در مے حاصل است بلکہ این علم شایان آن است کہ کجبل مہربل  
 گرد و تانہ بیان از مخلوقات و حالات ایشاں حاصل نہ آید معرفت واجب محال است  
 تعالیٰ و تقدس کہ بشرافت و کرامت سراوار است و با احترام و اعزاز شایان است

پری ہفتہ رُخ و دیو در کہ ششمہ و ناز

بسوخت عقل چیرت کہ این چہ بواجبی است

ازیں جااست کہ از متقدمین مثل سید الطائف حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ معلوم نیست کہ وہ خوارق عادات ازو نقل کرده باشند۔ حضرت حق سبحانہ از حال کلیم خود چنین خبر داده است وَلَقَدْ أَتَيْنَا مَوْسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ كَثْرَتِ خَوَارِقِ دَلِيلِ اِفْضَلِيَّتِ صَاحِبِ آلِ نَبَا شَدَّ وَقَلَّتِ كِرَامَتِ دَلِيلِ نَقْصِ آلِ نَهْ بِسَبَبِ آلِ كِه ظُهورِ خَوَارِقِ وَاخْلِ مَا هَيْتِ وِلَايَتِ نَيْسِتْ بَلْكَ اَز لَوَا زِمِ اَن اَسْتِ وِبَا اَسْتِ كِه كِرَامَاتِ بِرِ وِبِ كَزَرْدِ وَاوَرَا اَز اَل اَطْلَاعِ نَبَا شَدَّ۔ كِرَامَاتِ كِه اَر بَابِ اَر شَادِ وَاَضْرُ وِسْتِ اَن اَسْتِ كِه مَرِيْدَانِ رَشِيْدِ رَا اَز خُلُقِ بِ خُلُقِ بِر نَدِ وَاَز حَالِ بِ حَالِ كَزَار نَدِ وَاَسْتِ رَشِيْدَانِ ہر زمان از مرشد خویش كِرَامَاتِ وَاَوَارِقِ عَادَاتِ مَشَاہِدِ مِے نَمَايَنْدِ وَاَز قَلْبِ خُودِ اَمَّا رِ تَصْرِفِ شَيْخِ پِيْدَا وِہُو يَدِ اَمْعَانِہِ مِے فَرِيَنْدِ اَوْلِيَا۔ اَللّٰهُ لَازِمِ نَيْسِتْ كِه بِرِ عَامِہِ خُلُقِ اَللّٰهُ اَطْهَارِ كِرَامَاتِ نَمَايَنْدِ بَلْكَ مَعَامَلِہِ وِلَايَتِ بَا سِتَّارِ اَلْبِقِ اَسْتِ۔ اَوْلِيَا تُحْتِ تَبَا تُحِي لَا يَعْصِي فِہِمَّ غَيْرِي بِرِيں بِرِ عَاشَا بِرِ عَدَلِ اَسْتِ۔ وَاَكْفَتِ اَمَّ عَقُوبِہِ الْاَنْبِيَا۔ جِسِ الْوَحْيِ وِعَقُوبِہِ الْاَوْلِيَا رَا اَطْهَارِ الْكِرَامَاتِ وِعَقُوبِہِ الْمُؤْمِنِيْنَ التَّقْصِيْرِ فِي الطَّاعَاتِ ۵

از نعمتِ ایں جہاں ثنائے توبس است  
وز نعمتِ اُن جہاں لِقائے توبس است

حضرت مجدد الفِ ثانیؑ فرمودہ اند کہ شمول و عموم ایں نعمت یعنی گویا شدنِ دل بذكرِ حق تعالیٰ و حضورِ جذبات و کشفیات و در بدایتِ تعلیم مرطالبانِ ایں طریقہ را از الحاقاتِ لازمِ البرکات حضرت خواجہ ما است رحمہ اللہ تعالیٰ ہر چند کہ سابقِ ایں اکابر ہونودہ اما باین تعلیم در بدایتِ ہونودہ۔ احوال و مواجید را ہیج اعتبار نہ باید نہاد ببلکہ کمر ہمت را باید بست کہ بمجھولِ احوال تو اں رسید۔ پیرانِ کبار من احوال و مواجید را چنداں اعتبار مے نہ میند فقیر گفتمہ ہونودہ کہ بجائے خود شین بفقہ و فاقہ گزیں۔ د کے گفتمہ کہ بہرات ہر وند۔ و گفتمہ ہونودہ کہ نسبت شما انشاء اللہ تعالیٰ بہرات مے رسد۔ در سالِ آیندہ نزد من بیایند بعد از ازل کہ عزم کنند خوب است۔ ابراہیم خاں را چہ کنند و یا ر محمد خاں را ۵

مردگانند اغنیاء روزگار اے اخی با مردگان صحبت مدار  
سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت اعلم بحکیم اللہم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین ولا اقل من ذلک، اسلام علیکم وعلی من لدکم ۱۲

مکتوب پنجم بحضرت پیر دستگیر خود حضرت شاہ احمد سعید صاحب مجددی،  
دہلوی شہ الممدنی قدس اللہ سرہ

حامد اللہ تعالیٰ اولاً و مصلیاً علی نبیہ ثانیاً والسلام علی آلہ وصحبہ آخراً، حق سبحانہ  
سایہ ارشاد پناہی و نور شمس ولایت جاودانی بندگی حضرت قطب العارفين امام الکرام و  
ایقین معیشت الوری آئین القلوب والنہی نقطہ دائرہ اقطاب سکینتہ القلوب العاشقین  
مفتاح خزائن العرش ودیعتہ اللہ فی خلقہ خلیفۃ اللہ فی بریتہ مجدد الشریعۃ والحق والملئہ و  
الدین شمس الاسلام و المسلمین، المخصوص بالطف رب العالمین اعنی پیر دستگیر من غوث  
الاعظم قلبی و روحی فداه بر سر کافہ انام مستدام دارند بمشہ و کرمہ و لطفہ و علی المخصوص حق  
مخدوم زادہ گان و صاحبزادہ گان کرام را در حفظ و حمایت خود با جمیع اہل بیت مصنون و محفوظ  
دارند و خدام آن حضرت و ملازمان آن جناب یا لیتنی معہم فانور نوراً عظیماً۔

عرض می دارم این حسیض نیاز مندان بران روضہ معارج نازکہ مسند معالی الاعزاز است  
کہ لشدنی اندر بعین عنایت خود قبول و عزیز گردانند و از نظر رحمت عیم خود اگر چه بے ادب  
و بے عمل و نالائق است فرد نگذارند کہ بندہ خاص در گہ توام سے

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد

احسان ترا شمار نتوانم کرد

گر بہ تنم شود زبان ہر موئے

یک شکر تو از ہزاراں نتوانم کرد

و عرض میدارم این تباہ حال آنکہ از احوالات باطن الحال بیخ اثر نمی یابم نہ در حالت  
اذکار و نہ در حالت مراقبہ و نہ در وقت تلاوت قرآن مجید و نہ در عین ادائے صلوٰۃ فرضاً  
کان اولاً مگر صرف یقین و تصدیق از قلب خود بر موجودیہ ذات و صفات بے چون و  
بے چگون حق تعالیٰ و یقین و تصدیق بر عدمیت غیر خود را و جمیع ممکنات را ناچیز می بینم چرا کہ  
محمی و عظیم و قدیر و واجب الوجود و واحد و سميع و بصیر فعال لما یرید و متکلم و اول و آخر و ظاہر و  
باطن و خالق و رازق و متحرک و متصرف ہما شیاہ او است یقین و تصدیق می دانم  
ممکن را از حقیقت عدم بقدرت کاملہ بوجود آورد ہر گاہ کہ حقیقت ممکن عدم شد پس ممکن را  
از خود نہ ذات ماند و نہ صفات حق ماند پس سے

من نبودم جہاں نبود خدا بود من نباشم جہاں نباشد خدا باشد

یقین و تصدیق در امور اخرویہ چنانچہ حشر و نشر و جنت و دوزخ و ثواب و درجات حسانات  
 و عذاب و عقاب بر سینات و امثال آن یقین و تصدیق در مقامات عشرہ کہ مصطلح صوتیہ  
 ست چنانچہ توکل در ہمگی امور بر حق کردن و اورا کفیل رزق دانستن و صبر بر امور شاقہ کردن  
 و جزع و فزع ناکر دن و غیر ذلک من المقامات العالیۃ الالرضا۔ چرا کہ رضا بر رضائے و تعالیٰ  
 شانہ در چین گرفتاری بندہ بلیات و مصائب حق تعالیٰ کار سخت است اگر فضل حق توکل  
 باشد آسان است۔ و بزرگان در تعریف رضا گفته اند کہ الرضا سرور القلب علی مصائب اللہ  
 تعالیٰ مصائب کہ قضائے حق و رسول حق است بہ بندہ در افاق باشد چنانچہ قحط و طاعون و  
 بلاکت اموال و اولاد و یاد نفس باشد چنانچہ دست و پائے و گوش بریدن و مریض نگرسنه  
 و تشنه شدن و غیر ذلک۔ قربان حضرت شوم حال خود می گویم کہ سرور و رغبت و محبوبیت  
 ایس امور در قلب نمی بینم بجز صبر کہ از صبر کردن چاره نیست وقتے کہ سرور و رغبت  
 بلیات و مصائب حق تعالیٰ نشد رضا بر رضائے حق نشد ہر گاہ کہ رضا بر رضائے حق نشد  
 حقیقت بندگی و طاعت نشد و قتیکہ از بندہ طاعت و بندگی نشد عیاذ باللہ محسوس الدنیا  
 و الآخرة شد دریں امر مشکل چاره دیگر نیست مگر پیر دستگیر خود شیخ آدم و بان حضرت  
 پیر دستگیر خود بی روحی فدایہ التجا آرم کہ در حق ایس عاصی روسیاه دغا و توجہ شریف عنایت فرماید  
 تاکہ رضا بر رضائے حق شود و رضا بر رضائے پیر دست گیر شود کہ رضائے اور رضائے حق است  
 رضائے حق رضائے اوست ۵

و کلت الی المحبوب امری کلمۃ

انشاء اخیالی و انشاء تلقانی

یقین و تصدیق در سائر احکام الشریعۃ ما موراکان منابینا۔ از وقتیکہ بقدم بوسی پیر دستگیر  
 خود رسیدم تا باین وقت می دانم کہ روز بروز یقین و تصدیق خود را در سبہ امور دنیویا کان او  
 دنیا بفضل حق تعالیٰ و عنایت نظر پیر دستگیر خود زیادہ زیادہ می بینم الحمد للہ و الشکر للہ  
 علی ذلک اگر چه قبل ازین باین امور یقین و تصدیق داشتم بودم، اما ایس یقین و تصدیق نہ  
 تصدیق اول است آن یکے و ایس دیگرے شتان مابینہما۔ قبل ازین جوش و خروش و  
 ذوق و شوق و آہ و نعرہ و بے خوی در مستر شدن از حد زیادہ بودم حتی کہ در اوائل حال ذکر  
 از قلوب طالبان خاص و عام می شنیدند کہ کلمہ مبارک اللہ می گویند چنانچہ از لسان ظاہر



مے شونید۔ الحال جوش و خروش از طالبانِ نمازہ مگر اچھا نا۔ و چند کس از طالبانِ حق را با حق سبحانہ و با پیغمبر و با موارثِ پیر دستگیر خود اجازت ترویج و انتشارِ طریقہ شریفہ دادہ ام الحمد للہ خوب اثر پیدا کردہ اند جوش و خروش و ذوق و شوق و آہ نعرہ و بے خودی و کشف و کشف و انواع حالات در حلقہ طالبان ایشان بسیار است الحمد للہ علی ذلک و این مسکین غریب شکستہ تنہا بے تو مانده محب و مخلص کہ غریقِ بچارِ فراق و نواہیرِ اشتیاق دوستِ محمد کہ کینہ نعلین بردار آلِ عقبہ شریفہ است چند عرصہا و مدتہا کہ از قدم بوسی و دیدار آن صاحبِ محروم مانده ام کہ زنجیرِ تقدیر و سلسلہ مشیت در صرمان زندانِ بجزاں...  
محبوس می دارند جز صبر و تسلیم چارہ ندارد

کے دم زچون و چسرا نمی تواند  
شود میترم درین جہاں ایتم  
سرشت بدست تست منم دست آموز  
اگرچہ در خور تو نیستم قبولم کن  
التسلیمات والبرکات والمرحمت من اللہ تعالیٰ علیکم وعلیٰ من لدنکم ۱۲

کہ نقشبندِ حوادثِ لیلانے چون چراست  
کہ باز با تو دل شادماں نشینم  
چوں سوئے خودم کشتی بسرباز آیم  
واگر بدم واگر نیک چوں کنم ایتم

مکتوبِ ششم بنام ملا محمد جانان صاحب کین مرغہ !

الحمد للہ جاعل الذکر والمراقبۃ شریعۃ و منهاجا، والصلوٰۃ علیٰ نبیہ محمد یدخل الناس فی دینہ افواجاً علی آله وصحبہ السلام لیکن بسیرہ سبیلادار شادا۔

اخوی اعزی ارشدی ملا محمد جانان صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ عن البلیات الافاقیۃ و الانفسیۃ از فقیر دوست محمد کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء۔ بعد از سلام مسنون اشتیاق مشحون کاشف مافی الضمیر باد، الحمد للہ کہ فقیر تاجین تحریر بمعہ متعلقان و درویشان بخیر و عافیت است، والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم واستقامتکم علی الشریعۃ و الطریقۃ المرصیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

اے برادرِ حقیقتِ بندگی در عبادت از خضوع و خشوع و شکستگی برائے جنابِ حق ان است کہ شہودِ عظمتِ حق تعالیٰ بر دلِ بندہ ظاہر شود و این سعادت و عنایت موقوف بر محبت است و محبت منوط بر متابعت سید الاولین و الاخرین است علیہ الصلوٰۃ اتہا و من

التحیات اکملہا و متابعت موقوف برداستن طریق متابعت است پس بضرورت ملازمت  
 علماء کہ وارثان علوم دینی اند از برائے این غرض سے باید کرد و از ملازمت علماء کہ علم را وسیلۃ  
 معاش دنیوی و سبب حصول جاہ گردانیدہ اند دور باید بود و از محبت درویشان کہ قص  
 و سماع و تفتی سے کنند و ہرچہ باشد بے نکاح گیرند و سے خورند و بامور شرعیہ تقید نورزند  
 پرہیز باید کرد و از شنیدن توحید و معارف کہ سبب نقصان عقیدہ در مذہب اہل سنت  
 و جماعت شوند دور باید بود تحصیل علوم و ظہور معارف حقیقت باز بستہ بتابعت محمد  
 مصطفیٰ علیہ السلام است بزرگان و پیران این فقیر شہادت انوار و تجلیات واقعات  
 و مقامات و کشف و کرامات و خوارق عادات را اعتبار نہ نہادہ اند و میدان راسعی و جہد  
 در استقامت بر شرع شریف و در حصول دوام حضور و آگاہی امر بلیغ سے فرمایند باقی و  
 السلام ۱۲

### مکتوب ہفتم ایضاً بملا جانان صاحب صوف الصد

الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه مباركاً عليه كما يحب ربنا ويرضى، والصلوة والسلام  
 الاتمان والاكملان على جيبه المصطفى وعلى آله واصحابه المجتبي.

اما بعد الحمد والصلوة اخوي اعزى ارشدي ملا محمد جانان صاحب سلمه الله تعالى ربه از  
 فقير دوست محمد عفي عنه بعد از سلام مسنون اشتياق مشجون مطالعه نمايند الحمد لله كه تا  
 عين تحرير فقير از جميع وجوه بخير است والمسئول من الله تعالى سلا متكم وعافيتكم استقامتكم  
 على جادة الشريعة الحمدية على صاحبها الصلوة والسلام - نوشته بودند كه حال باطن در زيادت  
 است. اللهم زد فزد - حق سبحانه وجود شمار آفتاب به است سازد بمنه و كرمه و لطفه -  
 اے برادر ستر همه عبادت ذكر خداوند است جل سلطان و سعادت عظمی كے راستد كه  
 از علائق عالم منقطع شود و آتش محبت حق تعالی بر كے غالب شود - غلبه انس و محبت  
 حق تعالی جُز بدوام ذكر او تعالی میسر نمی شود و اصل همه اذكار كلمه مبارك الله است  
 ولا اله الا الله است. نتیجہ حقیقت ذكر آں بود كه از همه اشیا گسسته شود و بغير  
 محبت الهی هیچ چیز التفات نہ نماید حتی كه از وجود خود ہم گریزاں باشد و از همه ماسوئے  
 رھے گرداند و مستغرق ذكر حق تعالی شود فائدہ کلی از ذكر آں گاہ حاصل شود و ترك ذیبا و

ترکِ شہوات و ترکِ ملاہی و نجات از شرِ نفس و شیطان بواسطہ تکرار ذکر حق است۔  
 جلّ و علا۔ قل اللہ بس و ما سویہ ہوس و عبث و انقطع علیہ النفس۔ اللهم لا تکلنی الی نفسی طرفہ  
 عین و لا اقل من ذلک باقی و السلام۔

## مکتوبِ ششم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

الحمد لله و صلاه و الصلوة و السلام على خير البرية و على آله الطيبين الطاهرين۔  
 اخوی اعزّی ارشدی ملا امان اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر و دست محمد کان اللہ  
 تعالیٰ عوضاً عن کل شیء و ثبتنا اللہ تعالیٰ و ایاکم علی الشریعة النبویة و الطریقة المرصیة علی  
 صاحبها الصلوة و السلام۔ آدم کہ ارسال داشتہ بودند رسید۔ مذمت و ملامت خلق خود  
 جمال این طائفہ است و صیقل زنگار ایشان است، کار خود مشغول باشند و طالبان  
 کہ ذکر و طریقہ نقش بند یہ بچہ مے گویند وستی مے کنند ایشان را بگویند کہ این فعل با اختیار  
 است یا بغیر اختیار۔ اگر با اختیار باشد درین طریقہ جائز نیست و کسانیکہ بے ہوش شوند  
 در وقت صلوٰۃ معذور اند و آل را بعد از افاقہ بہ تجدید وضو۔ و اعادہ صلوٰۃ امر فرمایند و توجہ  
 با طالبان اندک کنید چہر کہ توجہ وافر مبتدی را مضرت مے رساند۔ و السلام علی من اتبع الهدی  
 و التزم متابعتاً لمصطفیٰ۔

## مکتوبِ نهم بحضرت پیر مرشد خویش قدس سرہ

حامداً و مصدقاً و مسلماً بعض مرشدنا و امامنا و مقتدانا و وسیلتنا و شفیعنا فی الدارين۔ و  
 کعبتنا و قبلتنا پیر و ستیگر مرشد برحق اعنی حضرت شاہ احمد سعید صاحب قلبی و روحی فداه  
 مدظلہ اللہ تعالیٰ علی مفارق المشرقین۔ از بندہ درگاہ کمرین خدمت گاران فقیر حقیر لاشیء دست  
 محمد، بعد از تحائف الزکیات و تسلیمات و انیات و دعوات صافیات می رساند کہ احوالات  
 این مسکین تاجین تحریر عرضیہ من جمیع وجوہ مستوجب حمد و شکر است و صحت و تندرستی آل  
 جناب عالی بمعہ صاحب زادہ گان کرام میاں عبد الغنی صاحب و میاں عبد الغنی صاحب  
 و جمیع اہل بیت و خدام و ملازمان آل جناب را از درگاہ رب العزت خواستہ و خواہانیم آمین  
 یارب العالمین۔ بعدہ المرام آنکہ وقتیکہ سالک بجالے رسید کہ ذات خود و ذات جمیع ممکنات ا

لاشے و عدم محض دید یعنی کہ مراد امکان را هرگز وجود نیست۔ وجود مطلق وجود حق تعالیٰ است پس در مراقبہ معیت و اقرابت و سایر مراقبات بچہ کیفیت تعیین مورد و تصور فیض سے کنند۔ قبل از یہ حالت کہ در معیت لحاظ سے کردند ذات کہ با ما است و در اقرابت لحاظ فیض ذاتے کہ از من بمن نزدیک تر است و در سایر مراقبات ہم تعیین مورد فیض سے نمودند الحال کہ ما و من مورد فیض نماند و ماند وجود حق سبحانہ و بس پس چگونہ دریں موطن شخص مورد و لحاظ فیض سے فرمایند در معیت و اقرابت حق سبحانہ لحاظ معیت و اقرابت صفاتی و یا ذاتی است ارشاد فرمایند۔ و معنی مقام الجمع و جمع الجمع و معنی لفظ کون و بروز و بطون و بطن البطون۔ و فرق در میان ہمہ اوست و ہمہ ازوست بنا بر تفصیل عنایت فرمایند۔ طالبان حق جل و علا ایں غلام حلقہ بگوش از برکت پیر دستگیر من نہایت بسیار اند۔ تدریس کتب صوفیہ تدریس رسائل قدسیہ حضرات من می شود و ما سوا مکتوب شریف کہ در دست نیامده و ہر سہ وقت حلقہ چنانچہ قانون حضرات ما است مے کنم۔ فیوضات و برکات بے شمار است بسبب آن کہ رابطہ حضرت ایشان بریں بندہ بحدے غالب است کہ خود را نمی بینم بجز حضرت ایشان من قلبی دروچی فدایہ قربان حضرت شوم در میان مردمان خوار و حقیر و ذلیل بودم پر تو قلب فیاض شما بر قلب سیاہ ایں بے عمل و بے کردار تانت مرا عزیز گردانید و اگر نہ من ہمسای دوست محمد حقیرم بواسطہ نظر تو عزیزم، شکر ایں نعمت شما ادا نتوانم کرد سہ

گر بر تنم زباں شود ہر موائے

یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

از دنیا و اہل دنیا فارغ البال در زاویہ توکل حق تعالیٰ نشستم ام خطرہ و دغدغہ دنیائے دون بیکت توجہ حضرت خود در دل نماندہ شب در روز بیا حق جل و علا مسرور و مشغولم و فتوحات کہ بواسطہ و سبب جناب شما از حق سبحانہ و تعالیٰ مے رسد بہ تحقیق می رسا نم۔ و من با اہل بیت ہم آسودہ مے خورم حق سبحانہ و تعالیٰ خیرات شما قبول کند و درجات شما حق تعالیٰ بلند سازد۔ یک ختم برائے خود حضرت تم کہ بدم خواندہ یا شتم عنایت فرمایند و عددش معلوم سا زند کہ ثواب آن برائے حضرت خودم بخشش کنم۔ و ملا پانچم را گفتہ بودند کہ در نزد حاجی صاحب بروند و توجہ بگیرند از عنایت و ہر بانی حضرت است، اگر نہ بندہ لیاقت ایں امر کجا دارد کہ مریدان حضرت خود را توجہ کند و فائدہ رساند۔ اما دل بسیار خوش شدہ،

سبب عنایت و مہربانی حضرت خود کہ در بہرہ این مسکین است از عین عنایت خود اگر چہ نالائق  
و بے ادبم فرد نگذارند از عنایت حق تعالیٰ و از برکت عین عنایت نظر و توجہ حضرت خودم کہ در تے  
و ملائت دیگر واقع نیست سوائے دوری و مجوری ازاں جناب عالی سے

چہ نوسیم کہ دل از داغ جدائی خون است بقلم راست نیاید کہ ز صد بیرون است  
اگر از خدمت تو رم بدل شہر مندی دارم  
چو قمری طوق برگردن نشان بندگی دارم

والسلام ۱۲

مکتوب دوم بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صاحب قوم کارگزار ساکن شروہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر حقیر لاشے  
دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون و اشتیاق  
مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ کہ از حین تحریر کہ بیستم ماہ صفر ختم اللہ بالخیر و النظر است، فقیر  
بمعہ درویشان بخیریت است و المسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم علی الشریعۃ  
المحمدیۃ علی صاحبہما الصلوٰۃ والسلام۔

باید دانست بر پیران لازم است کہ اعتقادات اہل سنت و جماعت مرمریدان را نشان  
دہند و بہ روش بزرگان خود آگاہ سازند۔ لہذا قدرے ازاں مسطور گر دید۔ بدانکہ تو آفریدہ و ترا  
آفریدگار است کہ آفریدہ گار ہمہ عالم است و ہر چہ در ہمہ عالم است از دست و آفریدہ گار  
عالم یکے است وے را شریک نیست و ہمیشہ بودہ است کہ ہستی اورا ابتدائیت و  
ہمیشہ باشد کہ وجود وے را آخر نیست و ہستی وے را در ازل وابد واجب است کہ نیستی را  
بوسے راہ نیست و ہستی وے بذات خود است کہ وے را بہیچ سبب نیاز نیست و بہیچ چیز  
از وے بے نیاز نیست و تو اہم وے بذات خود است و تو اہم چیز باہ وے است و در ذات  
جوہر نیست و عرض نیست و وے را در ہیچ جا فرو آمدن نیست و وے را در ہیچ قالب فرو آمدن  
نیست و وے را بہیچ چیز مانند نیست و ہیچ چیز مانند وے نیست و وے را صورت نیست و  
چندے و چونی و چگونگی را بوسے راہ نیست و ہر چہ در خیال و خاطر آید از کیفیت و ملکیت و وے

از اہل پاک است کہ ہمہ صفات آفریدگان است و خوردی و بزرگی و مقدار را بوسے را نیست  
و در جائے نیست و بر جائے نیست بلکہ اصلاً جائے گیر نیست و جا پذیر نیست و ہر چہ در عالم است  
ہمہ در زیر عرش است و عرش در زیر قدرت وے مستخر است و از صفات ہمہ آفریدگان منزہ  
است۔ دریں جہاں دانستی است و در آں جہاں دیدنی است۔ چنانکہ دریں جہاں بے چون و  
بے چگون دانند وے را نیز در آں جہاں بے چون و بے چگون بینند۔ و باید دانست چون ساک  
بعد از تصحیح نیت بذكر الہی جل سلطانہ اشتغال نماید در ریاضات و مجاہدات و فقر و فاقہ پیش  
گیرد و تزکیہ و تصفیہ حاصل کند و حب دنیا از دل او بیرون رود و صبر و توکل و تسلیم رضا حاصل  
آید و ایں معانی بقدر حوصلہ خود بتدریج و ترتیب در عالم مثال مشاہدہ نماید و خود را از کدورات  
بشری و زائل صفات پاک و مصفاگر داند۔ ہر آئینہ سیر آفاقی را تمام کردہ باشد و  
پیران ایں فقیر ہر لطیفہ را از لطائف خمسہ عالم امر در عالم مثال نور از انوار مقررہ داشته اند۔  
نور قلب زرد و نور روح سرخ و نور سرفیدہ و نور خفی سیاہ و نور خفی سبز و انوار لطائف  
عالم خلق تندریج فیہا۔ و نور نفس توامر الحق گفتہ اند۔ حضرت علامہ الدولہ سمنانی قدس سرہ  
سرہ العزیز ہر نور را از انوار لطائف سبعہ مرتب نہادہ اند۔ لون خاکی کدورت را نور قابلیہ  
داشته اند و لون ارزق صاف را نور لطیفہ نفسیہ داشته و لون احمر حقیقی صاف را نور  
لطیفہ قلبیہ داشته و لون اصفر صافی نور لطیفہ روح داشته و نور ابیض نور لطیفہ سر داشته  
و لون اسود و براق کہ از فوق بر سر نزل مے کند نور لطیفہ خفی داشته و لون اخضر صاف  
نور لطیفہ خفی داشته۔ ہر ساک کہ در قوۃ متخیلہ خود ایں امور غیبیہ در صورت شہادت صید  
قید مے کند و محظوظ مے شود از پر تو تجلیات قدیم کہ منزہ از صورت و اشکال جہات است  
محبوب ماند۔ پس باید کہ بغیر ذکر حق جل و علا و مراقبہ و تلاوت قرآن مجید و صلوة و استغفا  
و درود شریف و انواع عبادات و شکر و بندگی ملتفت نباشد کہ مقصود از بندہ بندگی  
است نہ حصول انوار و تجلیات و کشفیات و کرامات۔ ازیں جہت حضرت شیخ شبلی  
علیہ الرحمۃ حصول و ظہور ایں چیز ہا را حجاب حق سبحانہ نامیدہ اند و مقام خیال پرستان  
گفتہ اند۔ حضرت زین الدین قدس سرہ فرمودہ اند ہر شیخ کہ واقعات بر مریداں ظاہر مے کند  
ساعی در جہات حجاب الحجاب ایشان است مگر چیزے کہ قعلق بتادیب و تربیت آزند  
و مرتبہ کسانیکہ در باطن خود انوار و تجلیات نہ بینند از کسانے کہ بینند کمتر نیست بلکہ بیشتر

است چه اکثر حالات و واقعات و کشف کونی ضعیف حالات را از سبب این می باشد  
 که یقین ایشان قوتی گیرند و از باب یقین را با آن چنداں التفات نیست انتہی۔ سر مکتبنا  
 لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۗ إِنَّكَ أَنْتَ  
 الْوَهَّابُ۔ والسلام

مکتوب یازدهم بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صاحب موصوف الصدق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انجمن اعزبی ارشدی مولوی محمد عادل صاحب سلمہ ربیہ۔ از فقیر حقیر لاشی دوست محمد  
 کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات  
 مشحون مطالعہ فرماید الحمد للہ کہ تا حین تحریر فقیر بمجہ درویشان و متعلقان بخر است المستول من  
 اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم و ترقی ارشادکم یوماً فیوماً ساعة فساعة ویرجمم عبداً قال آمین۔ ہذا  
 ذکر عقائد الصوفیة اجمالاً۔

اجمعوا الصوفیة علی ان اللہ تعالیٰ واحدٌ احدٌ لا شریک لہ ولا ضدّ لہ و  
 لا یندّ لہ موصوفٌ بما وصف بہ، نفسہ و مسمّی بما سمّی بہ، نفسہ لم یزل  
 قدیمًا باسمائہ و نعوتہ، وصفاتہ خالقاً لجميع المخلوقین غیر مشبہ بالمخلوقین  
 بوجہ من الوجوہ و لا لہ حلول فی الاماکن و لا یجری علیہ الزمان و لا یحیط بہ  
 شیء لیس بجسم فان للجسم ما کان مؤلفاً و المولف محتاج الی المولف لاجوہر  
 فان للجوہر ما کان متحیزاً و الرب لیس بمتحیز لانہ خالق کل متحیز و حیز و لا  
 ہو بعرض فان العرض ما لا یبقی زمانین و انہ تعالیٰ واجب البقاء دائماً لا  
 اجتماع لہ و لا افتراق لہ و لا اعضاء لہ و لا ابعاض لہ و لا یزعمہ ذکر الذاکر و لا  
 بلحقہ العبارات و لا تعینہ الاشارات و لا یحیط بہ الافکار و لا تدرکہ الابصار  
 و کلما تصویرہ الوہم و الخیال فاللہ سبحانہ بخلافہ فان قلت متى فقد سبق  
 من الوقت وجودہ و ان قلت کیف ذاتہ فلیس لذاتہ تعالیٰ تکلیف و ان قلت  
 این فقد تقدم هو علی المکان احتجب بعظمتہ و کبریائتہ عن العقل و الابصار  
 فان سئلت عن ذاتہ فلیس کمثلہ شیء و ان سئلت عن صفاتہ فهو احدٌ

صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفو احد وان سئلت عن اسمہ فهو اللہ الذی لا  
 الہ الا هو عالم الغیب والشہادۃ هو الرحمن الرحیم وان سئلت عن فعلہ فکل یوم  
 هو فی شأن و اجمعوا لصوفیۃ علی ان اللہ تعالیٰ لا یرى فی الدنیا بالابصار ولا  
 بالعقل الا من جهة الايقان و اجمعوا علی ان اللہ تعالیٰ یرى بالابصار فی الآخرة و  
 السلام علیکم وعلی من لدیکم۔

## مکتوب دوم خلیفہ ملا ہیبت آخوندزادہ ہرنپال کسینگری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد از حمد و صلوة اخوی اعز می ارشد می ملا ہیبت آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ  
 از فقیر حقیر لاشے دست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ عوضاً عن کل شیء بعد از ابلغ سلام  
 مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعہ نمایند کہ احوالات این فقیر حقیر و درویشان تاجین تحریر  
 موجب حمد و ستایش حق سبحانہ است امید از کرم کریم چنان است کہ از اں طرف نیز چنین باشد  
 نصیحتہ کہ بیار اں نمودہ می آید این است کہ حاصل سیر و سلوک کہ در صوفیہ معمول است  
 انصباع بصبغۃ اللہ و فنا بر ذائل و انصاف و بقا بحکامد و تنویر بانوار و کیفیات کہ در مقامات  
 پیش می آید و ہر کراچی از فنا و بقا و حالات قویہ بمقام رسیدہ است بقوت دست ادا  
 و حمت حق غالب آمدہ و تسلیم و رضا و توکل و صبر بوجہ حسن ہم رسانیدہ اور افضل و شرف  
 ثابت شدہ است بر غیر خود کہ دریں امور ثباتی ندارد و برائے رفع قبض باطن و تیر شدن  
 کیفیات تلاوت با ستماع قرآن مجید بالتزیل و تحسین صوت و حزن و طول قنوت در نماز  
 با کمال خضوع و خشوع مقرر است۔ و اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمیں اعمال قرب  
 خوردند بودند۔ ذکر ہر متوسط باواز حزیں برائے ذوق و شوق و گرمی باطن اچیاناً لابس بہ ہر گاہ  
 در دل انجذاب پیدا شود بے اختیار آواز ذکر بدر رود و بلند می آید این چنین جہر اکس مانعی نیست  
 ذکر خفی افضل است بر جہر۔ بچندیں مراتب ذکر خفی ہر وقت می شود و ذکر جہر مانند حبس در نفی  
 و اثبات برائے حصول گدازی و گرمی مقرر است مثل دو است از الہ ستر و کسل و اجتناب  
 است از بدعت نامرضیہ و از تحقیر مسلمانان و عیب بینی و سخن چینی و خود را قدر نہادن۔ یا بد کہ خود  
 را محض عدم یافتن و کمالات را باصل آں دادن و حسنات خود را قابل قبول ندیدن سنیاتہ خود



مثل کو ہے برسرِ گرفتار۔ و بدی ہائے غیر را بتاویل نیک نگاہ داشتن دو قانع روزمرہ را از ارادۃ حق سبحانہ و استن۔ این طریقہ اہل معرفت است رحمۃ اللہ علیہم۔ و حصول نسبت و توجہ بے اعمال ظاہری محال است۔ نورِ اعمال را در اطمینان باطن اثر تمام است۔ اندرون از التفات و عظمت پیراستہ و بیرون با اعمال و اخلاق نیک و شگفتگی و انکسار آراستہ بالاندر ازین کمال نیست اللہم وفقنا لما تحب وترضی۔ و در وسطِ راہ دریں طریقہ از ذوق و اشواق عجیبہ و جذباتِ غریبہ در پیش مے آیند۔ و احوال این طریقہ استمراری است و کمال این طریقہ را در مقام تجلی ذاتی دائمی بے پردہ اسماء و صفات و درجات آن قدمگامی است راسخ بے رنگی و غایت لطافت و صفات نسبت باطن ایساں آمدہ کہ دستِ ادراک از ازاں کوتاہ گشت نارسیدہ گاہ گویند کہ در صحبت ایساں جمعیت ہا و صفائی حاصل است بس نے بلکہ رسیدہ گاہ بدوام تجلی ذاتی در افاضتہ فیوض و برکات شائے عظیم دارند۔ و مستفیدان در اندک مدت حرارت و شوق و حضور پیدا کنند ہوا الذی جعل لکم من الشجر الاخضر ناسراً۔ طالبِ خدا را ہمت باید بمراتب کمال رسیدہ شود۔ ہر آنچه بشرط بلاغ است با تومی گفتم۔ والسلام۔ و این فقیر را بدعاے خیر خاتمہ یاد آرند کہ اللہ تعالیٰ بعنایت خود این لاشی را ایمان روزی گرداند آمین یا رب العالمین دعا و السلام خیریت انجام بجناب ملا ہیبت آخوند زادہ صاحب از فقیر حقیر جاناں و جمیع درویشان خانقاہ شریف رسانیدہ بکرم قبول فرمایند۔ دریں طریقہ شریفہ مجددیہ ذکر خفی معمول است۔ و ذکر جہر کے را تلقین نہ فرمایند مگر بے اختیار کہ از جوش و خروش و ذوق و شوق بر زبان آرند باک نیست کہ حکم سکروارند معذور است

## مکتوب نیر ذم بمولوی محمد عادل صنا کا کڑ ساکن ژوب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد از حمد و صلوة اخوی اعزی ارشدی محمد عادل آخوند زادہ سلمہ اللہ تعالیٰ من جمیع الآفات۔ از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون کہ سنت سید الانام است مشہود گردیدہ کہ طریقت دو جزو است۔ یکے جذب و دیگر شکوک۔ چون جذبہ بحد پیران کبار اجمالاً برست الگ وارد مے شود بخیر عمل کہ اختیار و عمل

سالک را در حصول جذبہ دخلی نیست الا ماشاء اللہ کہ موقوف بحض عنایت است پس در تحصیل جزء ثانی کہ عبارت از سلوک است البته عمل و کوشش را در آن دخل است۔ سالک را جد و ہمت در کار است کہ آنچه مقدر است در آن سعی نمایند۔ برائے تکمیل این ہر دو جزء سلوک کہ بزرگان مقرر فرمودہ آل صاحب را جزء اول بعنایت حق تعالی حاصل است در جزء ثانی سعی بلیغ داشتہ و عمل بعزیمت فرمایند نہ بفتویٰ کہ بنائے طریقہ حضرات نقشبندیہ بر عزیمت است و بانکسار تمام و عبودیت و عبدیت اوقات شریفہ معبود دارند و بندہ را در دعا یاد فرمایند کہ حق سبحانہ و تعالیٰ این بے عمل را ایمان سلامت دارند۔ و ازین طرف خاطر شریف خود را جمع دارند کہ تا حین تحریر خیر است۔ زیادہ والسلام مالا کلام ۱۳۶۶۔ و حالات این سمت از چون و چرا علماء مولوی صاحب بہ تفصیل بیان خواہند فرمود۔

## مکتوب چہار دہم بکلا ہیبت آخوند زادہ ہر پیال کسینگری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اخوی اعزی ارشاد می مجبی و مخلصی مکرمی ملا ہیبت آخوند صاحب دام اللہ برکاتہ و فیوضاتہ و سلامتہ۔ از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بحاجی است عفی عنہ احوالات فقر این حدود تا حین تحریر دستاںش حمد و شکر است۔ والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم علی الشریعۃ المحمدیۃ و طریقۃ الاحمدیہ علی صاحبہا صلی اللہ علیہ وسلم مخفی نماید کہ مکتوب مرغوب در حسن الوقت ملائکہ ہیر آورده محاکات مکتوبہ واضح گردید۔ مزید فرحت خاطر م گردید۔ طریقہ بزرگان ماورع و تقوی و صبر و قناعت و توکل در رضا است شمارا نیز باید کہ باین ہا قائم و مستقیم شوید و یک نفس از یاد حق غافل و کاہل نبایید۔ یک ساعت با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی است۔ دیگر احوال محمد عادل آخوند زادہ بدین منوال است کہ پیش ازین در چند روز بصوب شہر قندھار روانہ کردہ ام بمبعوث طالبان تاجین تحریر احوالش نہ سیدہ۔ دیگر از آومان معتبر مسموع گردیدہ کہ در شہر کابل نادر حال معلوم شدہ سہ عدد قبورہ کوڑکال ظاہر گردیدہ ہر حاجت مند کہ ہزار آنها بیابند حاجت آل حق سبحانہ و تعالیٰ بکفایت سر انجام مے رسانند۔ نہایت تشہیر یافتہ۔ باقی والسلام۔ تحریر فی التاریخ دہم ماہ رب

المترتب - در اذکار و مراقبات که بشما تعلیم کرده شده بر آن مداومت نمایند در آن فطور نرود  
و با طالبان و خلق ترش رویی نباید کرد - برفیق و علم دهر بانی زندگی بایشان باید کرد و از جمیع  
طالبان خانقاه سلام مطالعه باد بکرم قبول فرمایند ۱۲

## مکتوب پانزدهم بملازم محمد آخوندزاده صاحب قندھاری

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي المجد والاکرام وعلى نبیه محمد الف الف صلوة وسلام وعلى آله الاطهار و  
اصحابه الاخيار مادامت الیالی والانهار -

اخوی اعزای ارشدی ملازم محمد صاحب اوصله الله الی اقصى المراتب وعصمه من الخوارج  
والنوائب - از جانب فقیر حقیر لاشی دوست محمد که مشهور بحاجی است کان الله عوضاً  
عن کل شیء - بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعه فرمایند - بشما الحمد والمنة که  
ایا فقیر بمبعه جمیع درویشان تا تاریخ ترقیم بذاکه هفدهم ماه جمادی الثانی ۱۲۶۹ رطب اللسان  
بسیاس حضرت منعم علی الاطلاق است جلّت نعماته و تکاثرت آلائه والمسئول من الله سبحانه  
بما شکو و غایتکم واستقامتکم علی الشریعة والطریقه والحقیقه فانها فوق الکرامه ویرحم الله عبداً  
قال آیدنا رقیه کریمه که بصحابت مجمع فضائل و کمالات منبع محامد و نوالات مقبول احمد مولوی  
صاحب مولوی فتح محمد فرستاده بودند رسانید بورد مسعود مسرتها بخشید و احوال مندرجه بوضوح  
انجامید - المرام آنکه اخوی آرزوی فقیر همین است که انفس مستعارة حیات در مرضی حق سبحانه  
مصرف سازند و اوقات عزیزه خود را که بربندار و ضائع سازند و همگی اوقات خود را بظاہر  
مقید بشرع و در باطن مشغول بندگی حق سبحانه دارند و دوام توجّه الی الله جل و علی بانکسار تمام  
از اسباب قبول بجناب الهی است و فلاح هر دو جهان منحصر درین کار است و امور دین  
و دنیا و ظاہر و باطن بواسطه پیران کرام بجناب الهی تفویض گردانند و مجاری کار را از تقدیر کار  
سازدین و بوقایع اسب چون و پیرانشودن و بامردم مضائقه و معارضه نکردن و از ذلالت  
ایشان انعام نمودن و مساوی بر رویه کس نیارزدن چه اهل الله هر چه می بینند و هر چه  
می شنوند از حق شنیدند و اندر نظر از اشخاص که تعینات اندم تفع می سازند و بدگوینده را

مکافات باحسان می نمایند و عفو تقصیرات ایشان می فرمایند۔ ع

ہر کہ مارا بدرست اندر احتش بسیار باد

مقولہ ایشان است و بہ توبہ و صبر و قناعت زہد و توکل و شکر و خوف و تسلیم و رضا، موصوفت بودن و کشف و کرامات و خوارق عادات مثل عوام الناس در نظر نیاوردن و از خود و ماسوی نا امید بودن و فقر و فاقہ را نعمتِ عظمیٰ دیدن و طمع در مال مریداں و غیرہ نیاوردن و نظر بر قبولِ خلق و ردِّ ایشان نکردن و از غنا و اہل غنا محترمز بودن و آنچه میسر شود بفقرا رسانیدن و خدمتِ علماء و فقرا بہ مال و جان و تن کردن و از شر نفس و شیطان تا وقتِ مُردن ناایمن بودن و خود را از جمیع مخلوقات حقیر دانستن و لاشے دیدن این ہمہ اطوار پسندیدہ اند۔ خوش گفت

ہر کجا این نیستی افزود تراست

کار حق را کار گاہ آنسراست

ع

اے برادر بنگلی متوجہ بحق سبحانہ باشند و غم روزی نخورند و مشوش و پریشان در طلبِ رزق نباشند کہ رزق از حق تعالیٰ جل و علا مقدور و مقرر است۔ دپیران کبار با فرمودہ اند، قدسنا اللہ تعالیٰ با سرار ہم الاقدس کہ امروز دروشی بہ لقمہ فروشی است خدائے تعالیٰ ازین روشی کہ دین فروشی است توبہ دید۔ اول مسلمانان درست کنند بعدہ دروشی پس طالب حق را باید کہ ہمیشہ در طلب علم لدنی و تلاش نسبت صوفیہ کہ غنیمت کبریٰ است باشد و در تحسینِ اہل دل و تفحصِ شیخِ کامل و مکمل بود اگر عزیزے را در یاد کہ صحبت او مفتاح نسبت جذبی باشد و تاثر صحبت او در مردمان در میگردد باوے صحبت دارد تا حالتِ مطلوبہ یعنی یادداشت و دوام حضور و آگاہی ملکہ گردد۔ و در یافتن شیخِ کامل و مکمل منحصر در ان نیست کہ در شے خوارق عادات و اشرف بر خواطر باشد و یا وجد و حال و شوق یافته شود زیرا کہ در بعضے ازین چیز با جوگیہ و فلاسفہ و براہمہ ہم شرکت دارند پس ایں امور دلیل سعادت نیست بلکہ دلیل صحیح و علاقت شناختن شیخِ کامل و مکمل آن است کہ اول باید شیخ بر ظاہر شرع مستقیم باشد و بر کتاب سنت عمل می نماید تا اطلاق متقی بر وے ممکن باشد کہ حق تعالیٰ عز شائہ و لایت را در تقوایے حصر فرمودہ و گفته ان اولیاءہ الا المتقون۔ اگر کسی گوید کہ بعضے اولیاء روش ملامتی اختیار کرده بودند و ظاہر ازاں آثار تقویٰ بنظر نمی آمد و بعضے کساں را فیوض باطن ازاں ہارسیہہ گفته شود کہ نادر است و اعتبار غالب راست و نیز عقل و شرع حاکم است کہ دفع ضرر

از جلب منفعت اہم است و مقصود تر۔ پس جائے کہ ضرر متوہم باشد۔ از انجا باید گریخت  
 و شخصے کہ در ظاہر متقی یافتہ شود باوے صحبت داشتن و دست در دست او دادن قباحتے نہ دارد  
 و احتمال ضرر مفقود است فائدہ از بے رستیانہ۔ پس اگر صحبتش تاثیر کند کہ نزد علماء ظاہر  
 و باطن معتبر باشد صحبت این چنین مرد را کبریت احمد دانند و غنیمت کبری شمارند۔ و اگر صحبتش  
 تاثیر نہ دارد و یا آن تاثیر نزد اکابر معتبر نباشد حسن ظن با شخص داشتہ صحبت او ترک دہد و  
 در جائے کہ رشد خود بیند آن جار جوع نماید کہ مقصود حق جل شانہ است نہ آن مرد سے

باہر کہ نشستی نشد جمع دلت  
 و ز تو نہ سید ز حمت آب گلت  
 ز ہار نہ صحبتش گریزاں می باش  
 ورنہ نکند روح عزیزاں بجلت

و اگر کسی گوید تاثیرے کہ اکابر آن را معتبر داشتہ اند واضح تر باید گفت۔ گفته شود آن تاثیر  
 آن است کہ در صحبتش حالتے پیدا شود کہ دل از دنیا سرد شود و محبت خدا و رسول و دوستان  
 خدا و اعمال صالحہ و توفیق حسنات و اجتناب و بیزاری از سیئات دید و از صحبتش بمقتضائے  
 اذرا و ذکر اللہ خدا یاد آید و دوام حضور حاصل گردد و از یاد الہی اطمینان و جمعیت میسر شود  
 و ہر قدر کہ اعمال صالحہ کند نسبتے و حالتے کہ از آن کس بوی رسیدہ در آن قوت یابد و ہر قدر کہ  
 از معصیت پیدا آید تنگی و بے آرامی در گیرد و نسبتے و حالتے کہ از آن بزرگ اورا رسیدہ باشد  
 نقصان پذیرد۔ و قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا سرتک حسنتک و اساءتک سیئاتک  
 فانتم مؤمن کنا یہ از ہمیں اطمینان و تنگی است این چنین مرد را کہ صحبتش این تاثیر دارد کامل  
 و مکمل باید دانست۔ و این صفت کہ در صحبتش حاصل شود اورا کمال باید شمرد کہ ملازم است  
 شریعت قطعہ را و مفید است دوام آگاہی را و مقرب است بطاعات و مبعداست از  
 معاصی، و مزین است زرائل اخلاق را از کبر و عجب و ریاء و حسد و حُب جاہ و مال و مانند آن۔  
 و مفید است اخلاق جمیلہ و اوصاف حمیدہ را از حُب فی اللہ و بغض فی اللہ و صبر و شکر  
 و رضا و زہد و مانند آن۔ پس این چنین مرد کامل مکمل اگر یافتہ شود صحبتش غنیمت باید دانست  
 و خود را کالمیت بین یدی الغسال در دست تصرف او باید داد و احوال و واردات آن چه  
 دارد شود آن را بمیزان شرع باید سنجید اگر قبول کند قبول و اگر رد کند رد باید نمود و وجد و شوق و  
 ذوق و مواجہہ و مانند آن آنچه بے اختیار پیش آید در آن معذور است و بقصد و اختیار هیچ  
 حرکتے ازین حرکات کہ آن را عقل و شرع انور نمی پسندند نکند کہ ہرگز اکابر آن را بقصد و اختیار

نکرده و اہل باطل را اعتبار نیست و کدام نیت نیک و صلحت صواب درخواہد کہ حرکت یوانگاہ  
 را بر خود روا دارد و آنچه بعضی اکابر گفته کہ رسوم صوفیہ بہیچ نمی آرزو ہا میں معنی دارد۔ حضرت مجدد  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ در مکتوبے سے فرمایند، مرید رشید و طالب مستعد ہر ساعت در سلوک  
 طریق خوارق و کرامات پر احساس کند و در معاملہ نجیبی ہر زمان از شے مدد سے خواہد و سے یابد  
 و ظہور خوارق بہ نسبت دیگران در کار نیست، اما بہ نسبت مریداں کرامات در کرامات و  
 خوارق در خوارق اند چگونہ مرید احساس خوارق نکند کہ پیر دل مردہ مرید زندہ گردانیدہ است  
 و بکاشفہ و مشاہدہ رسانیدہ نیز دعوام اہیائے جسدی عظیم الشان است و خواص با حیا  
 قلبی و روحی پر داخنتہ اند و متوجہ اہیائے دل مردہ طالب گشتہ۔ و الحق اہیائے جسدی ...  
 بہ نسبت اہیائے قلبی کاملطرح فی الطریق است و نظر باں داخل لعب و عبث چہ ایں  
 احیاء سبب حیاہ چند روزہ، و آن احیاء وسیلہ حیات دائمی است۔ بلکہ گویم کہ فی الحقیقت  
 وجود اہل اللہ کرامتے است از کرامات و دعوات ایشان مر خلق را بحق جل سلطانہ رحمتے است  
 از رحمت ہائے الہی جل شانہ۔ اہیائے قلوب اموات آیتے است از آیت ہائے عظیم  
 الشان۔ امان اہل ارض اند و غنیمت روزگار۔ ہم میگردن و ہم میرز قون در شان ایشان  
 است۔ کلام ایشان دوا است و نظر ایشان شفا۔ ہم جلسہ اللہ و ہم قوم لائشقی جلیسہم  
 و لایحیب ایسہم۔ علامتے کہ بحق ایں طائفہ از مبطل آن ہا باں جدا است۔ آن است اگر  
 شخصے باشد کہ استقامت بر شریعت داشتہ باشد و در مجلس او دل را بحضرت حق سبحانہ  
 و تعالیٰ میلے و توجہے پیدا مے گردد و برودت از ما سوا مفہوم مے شود آن شخص بحق است و  
 در عدد اولیا است علی تفاوت الدرجات ایں ہم نظر بار باب مناسبت است۔ بے مناسبت  
 محروم محض و مطلق است ۵

ہر کرا روئے بہ بہبود داشت

دیدن روئے نبی سود داشت

اے برادر مدار کار بر طاعت است ہر قدر کہ ایں کار را مہم است مبارک است  
 و آنچه مغل ایں کارخانہ است ممنوع۔ در جمیع افعال و حرکات کہ قصد کند نیت نیک مرعی  
 دارد و ہر بیج عمل تانیت دست ندہر مہما کن اقدام نہ نماید و بہ عزیمت و خاموشی راغب بود  
 و احتلاط با مردم بقدر ضرورت کند۔ و سایر اوقات بمراقبہ و اذکار بسہر ہر دو وقت، کار است

ہنگام صحبت در پیش است مگر صحبتی کہ از برائے فائدہ و استفادہ است محمود است بلکہ  
لا بد است ہم چنین صحبت داشتن باہل طریق بشرط فانی بودن در یک دیگر سخن لایعنی در میان  
نیارودن نیز مستحسن بلکہ در بعضی اوقات از عزت رنج بود۔ و بہر نیک و بد کشادہ پیشانی باید بود  
کہ در پیش آید باطن منبسط یا منقبض باشد و بہر کہ بغیر پیش آید غم را در قبول نماید و خلق نیکو داشته  
باشد و اعتراض برکے کم تر کنند سخن نرم و ملائم گویند و کسے را بغضب پیش نباید نگرست و  
در سخن گفتن رعایت قلب باید کرد و خواب بسیار و خندہ نباید کرد کہ ایس دل را می میراند و جمیع  
امور خود را با حق تعالی بسیار۔ و اے عزیز دامنہ در یاد حق تعالی خود را محسوس دار تادل تو از تدبیر  
جمیع امور ناخ شود چوں دل بیک جانب شود جمیع امور ترا او کفایت خواهد کرد۔ و نیز بندہ گان بہر تو  
نہر بان سازد کہ با مور تو قیام نمایند۔ بالجملہ در یاد حق جل شانہ باشی و بتدبیر امور نفس خود مشغول  
مشو۔ بر سبب کس بغیر خدا اعتماد منما و در جمیع احوال عمل سنت را باید گزید و از بدعت مہما ممکن  
احتراز باید نمود و در زمان بسط حد و در شریعہ رانیک رعایت باید کرد و از جان باید رفت و  
در ہنگام قبض امیدوار باید بود و دل تنگ و مایوس نباید شد بر وعدہ حق سبحانہ نظر باید داشت کہ فرمودہ  
(آیہ کریمہ) فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۚ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۚ  
باشد۔ اے برادر اخلاق فقیر سکون است نزد فقدان و اضطراب است نزد وجود و انس  
بہموم و وحشت از فرحانے و در درد و حوادث کوسرہ ظاہر و باطن متذبذب نشود و بے رنگی نسبت  
و بے مزگی احوال باطن از کمال نسبت ایس طریقہ شریفہ مجددیہ است۔ چنانچہ حضرت محبوب سبحانی  
مجدد و منور الف ثانی در جلد اول از مکتوبات قدسی آیات در مکتوب دو بیست و بیست و یکم  
سیدین مانک پوری فرمودہ دریں طریقہ در ابتداء صلاوت و وجدان است و در انتہا بے مزگی  
و فقدان کہ از لوازم ایس و صرمان است بخلاف طرق دیگران کہ در ابتداء بے مزگی و فقدان دارند  
و در انتہا صلاوت و وجدان۔ و ہم چنین دریں طریقہ در ابتداء قرب و شہود و در انتہا بعد و صرمان۔  
بخلاف طرق سائر مشائخ۔ اللهم ثبتنا علی شریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام  
اعتقاد او قولاً و فعلاً و حالاً ہر باطناً و ربناً لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدایتنا و ہب لنا  
مِن لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّاب۔ اللهم ثبتنا علی اعتقاد اہل  
السنت و الجماعت و مذہب ائمۃ الخنفیۃ و ائمنا علیہا و احشرنا علیہا و صلی اللہ  
علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا رحمہم الراحمین، آمین یا رب

العلمین۔ الحمد لله اولاً و آخراً ظاهراً و باطناً باقی والسلام علی من اتبع الهدى و التزم متابعتہ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اے برادر باید دانست کہ جائز نیست اخذ طریق الی اللہ تعالیٰ مگر از شیخ کامل مکمل زیرا کہ ناقص صاحب ہوا است و آنچه مشوب ہوا است اثر نمی کند و اگر اثر کند اعانت بر ہوا نماید پس حاصل می کند ظلمت بر ظلمت و ایضاً ناقص تمیز نمی کند میان طرق موصلہ حق سبحانہ و غیر موصلہ باو سبحانہ چه او غیر واصل است و فنا و بقا بر کز دست نہ داده است و تمیز نمی کند میان استعداد مختلفہ طالبان و چون تمیز میان سلوک و جذبہ نکند بسیار باشد کہ استعداد طالب مناسب بطریقہ جذبہ بود و غیر مناسب بطریق سلوک باشد و ناقص جتہ عدم تمیز میان طرق و استعدادات طریق سلوک امر فرماید و گمراہ کند اورا مثل خود۔ شیخ کامل و مکمل چون ارادہ تربیت و تسلیم کند لازم است کہ اول از الہ نماید آنچه باو از ناقص رسیده است و اصلاح آنچه بسبب آن فاسد گردیدہ است بعد ازاں بذریعہ صلاح کہ مناسب استعدا و او باشد از رفتن بہ نباتاً حسناً مثل کَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ فَصَحْبَتُهُ كَبْرِيَّتٌ اَحْمَرُ وَ نَظْرُهُ دَوَاءٌ وَ كَلَامُهُ شِفَاءٌ وَ مَا دَوَّهَا حُرُوطُ الْقِتَادِ۔ شیخ کامل کہ بعد از فنا و بقا و رجوع بر تکمیل ناقصان استعداد مرید می شناسد پس معاملہ مناسب استعداد او در کار می دارد و اگر استعداد او بسبب ملاقات ناقص فاسد شدہ باشد پس معاملہ حسب استعداد او کند مانند طبیب حاذق، اولاً جہد خود در تشخیص مرض صرف کند بعد ازاں دواء دہد و اگر قابلیت ازالہ مرض از طبیب ناقص ضائع شدہ اولاً معالجه ازالہ اثر دواء ناقص کند بعد ازاں توجه بازالہ مرض نماید فصحبۃ الشیخ الناقص الذی مات مراصرۃ بالسلوک و الجذبۃ سَمَّ قَاتِلٍ و الالابۃ الیہ عرض مہلک تضييع لاستعدادہ الرفیع۔ پس تکمیل جز از شیخ کامل مکمل صورت نمی گیرد۔ پس اخذ طریق الی اللہ تعالیٰ از ناقص جائز نیست و نہ از مقلد بابائے کاملین و مکملین کہ بسلاک صوفیہ علیہ سلوک نہ نموده باشند و بمبلغ ایشان واصل نہ باشد چه نسبت ارادہ بجز تعلیم و تعلم و وصول درجہ تکمیل صورت نمی گیرد در چیزے ازاں نیست۔ و طریق افادہ استفادہ مبنی بر مناسبت طریقین است و مبتدی را در ابتداء مناسبت بجناب حق سبحانہ نیست پس لابدی شد است از بزرگ و ال شیخ کامل و مکمل است کہ در مرتبہ عدالت نزول نموده



است و مدارِ طُرُقِ مشائخ بر صحبت است نہ بر قبیل و قال چہ آن مرید بطل است در طلب  
 و اجازہ بعض کمال باہل جذبہ برائے تکمیل نیست بلکہ جہت رفع غفلت شائع است در  
 خلق و کمال چوں غفلت در مردم و عدم توجہ ایشان بخالق الخلق و عبادات دیدند از روئے  
 شفقت بعض اہل جذبہ برائے تلقین ایشان مامور سازند پس تلقین مردم مے کنند و  
 نوع حال در صحبت او بایشان ساری مے گردد فتنبہوا عن نوم الغفلة وان لم  
 يحصل لہم الکمال و ہم چنین اجازت ایشان بہ بعض بستریاں کہ اہل جذبہ نباشند  
 چہ اگر چہ حظ از انوار باطنی ندارد اما مردم بوی منتفع مے گردند مثل حقیق از آتش کہ مودع  
 درواست نفع مند می گردد و مردم باخراج آن از و منتفع می گردند پس اجازت و تاثیر مطلق  
 علامت کمال نیست بلکہ بودن علامت برائے کمال بعد از رجوع جہت تکمیل ناقصان  
 است و تاثیر از تکمیل ناقص مجاز البتہ صاحب جذبہ باشد زیرا کہ در تلقین مے نقصان است  
 صاحب دولتے کہ صحبت او کافی است و نظر او شافی آن است کہ نسبت او علی الدوام  
 بجزیب قوی صورت گرفته باشد و ظاہر او باطن او را شامل نباشد و نہ برعکس چہ اول  
 سالک نیست و ثانی مغلوب الحال است و صاحب کمال و مرتبہ تکمیل مفوض بتالیث  
 است کہ در مقام عدالت نزول یافته ہمیں مرتبہ دعوت خلق است و نازل دریں کامل  
 مکمل است و در حدیث است ان هذا العلم دین فانظروا عن تأخذون دینکم  
 اشارہ است بانچہ گفته ایم۔ و این مرتبہ در اصطلاح ایشان مسمی بمرتبہ قلب است۔  
 استفادہ و افادہ باین مرتبہ مربوط است و تاثیر و تاثیرہ بآن رتبہ منوط باتیان احکام شرعیہ  
 است و انزجار از امور منہیہ در این جا صورت می گردد اگر این چنین صاحب دولت بہم رسد  
 صحبت او کبریت احمر است ۵

صحبت روشن ضمیراں کورہ را بینا کند

اختلال چشم عینک را حروف آموز کرد

و چوں این چنین صاحب دولتے کہ صحبت او را شاید بدست آید مرید را باید کہ رشتہ اختیار  
 بدو سپارد و خود را مابین ید یہ مثل میت بے اختیار شمارد و مثل معاملہ صحابہ رضوان اللہ علیہم  
 اجمعین با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باو در کار دار و چہ او بصحبت معننا نائب مناب برحق  
 و خلیفہ مطلق سر دفتر انبیاء است علیہ و علی آلہ و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات پس باد شیوہ صدیق

پیش گیرد و خرق عادات ازو طلب نہ نماید و در حضور او سخن بلند نگوید و در جانب او پارہ دراز نکند و کمال خود را در رضا او داند و از وی دیگرے را بہتر نداند و پائے بر مصلے او و جائے او نہ نہد و در ہمہ حال رابطہ قلبی کہ راہ اخذ فیوضات است پیوستہ دارد و در غیبت و حضور فداہ او باشد و نام بجز ادب بہ زباں نہ راند و در ہر وقت از وی ہر اسان باشد و ہر واقعہ کہ بر وی کے ظاہر نماید ازو پیوستہ و ہر چہ در واقعات و مبشرات بہ بیند اگر چہ از شیخ دیگر باشد از پیر خود داند چہ برے آزمائش مریدان لطیفہ پیران بقدرت ایزدی بصورت شخص برایشان ظاہر ہرے کرد و برائے امتحان شان چیزے گوید از نفع و ضرر باید کہ با اعتقاد جازم از پیر خود داند و غیر ذلک در امور دیگر۔

## مکتوب نشانزدیم بنام مولوی شیر محمد کلاچوی کہ مجاہد حضرت بوند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي اطلع في فلک الازل شمس النبوة المحمدية و اشرق من افق اسرار الرسالة مظهر تجليات الاحمدية صلى الله عليه وسلم۔

انحوی اعزى ارشدى مولوى شیر محمد صاحب سلمه الله تعالى فى الدين والدنيا وجعله الله تعالى عاشقا ومحبا لذاته۔ از فقیر حقیر لاشے درست محمد کہ مشہور کاجی است کان اللہ عوضاً عن کل شیء۔ بعد از سلام کہ سنت خیر الانام است مشہور بضمیر منیرے گرداند۔ الحمد لله المنته کہ احوال این فقیر جمعہ جمیع درویشاں تا تاریخ ہفتم ماہ رجب الاول مقرون بحمد و شکر است و المستول من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عیالکم و ثباتکم علی الشریعة و الطريقة و الحقیقة و یرحم اللہ عبداً قال آمینا۔ اے ہرادرہنگی خود مصروف بندہ کہ حق سبحانہ و دوام توجہ الی اللہ عز شانہ باید داشت تا یک لحظہ و لمحہ غفایت از حجاب قدس او نہ رود کہ درین راہ ناگزیر طالبان حق جل و علا است و در اشاعت نسبت شریفہ بزرگان سعی بلیغ مرعی دارند کہ زمان قرب قیامت و او ان فتن است و این را عین مرضی حق دانند من احب عباد اللہ الی اللہ من حبب اللہ الی عبادہ۔ و من احب سنتی بعد ما امیتت فله اجر ما شئت شہید شنید و باشیہ و شرط الاجازہ ترویج الطريقة الصوفیة و الاستقامة علی الشریعة المصطفویة علی صاحبہا الصلوٰة و التسلیمات ظاہراً

۱۵ یعنی در حق خود نہ مطلقاً ۱۲ عطا محمد عفی عنہ

وباطناً کہ بقدر ذرّہ حتی المقدور از حد و مشرعہ تجاوز نورزند۔ خصوصاً صلواتِ خمسہ باوّل وقت بجماعت گزارند و ہر ساعت بذكر و مراقبہ مشغول بودن و قلت الکلام و قلت المنام و قلت الطعام و قلت الاختلاط مع الانام کردن و بہ توبہ و صبر و توکل و قناعت و زہد و شکر و خوف و تسلیم و رضا موصوف بودن و کشف و کرامات و خوارق عادات مثل عوام الناس، در نظر نیارودن و از خوردن و مسواک و امید بودن و فقر و فاقہ را نعمتِ عظمیٰ دیدن و طمع در مال مریدان و غیرہ نیارودن و نظر بقبول و ردّ خلق نہ کردن و از غنی و اہل غنی محترّم بودن و از غیبت و مذمتِ خلق مجتنب بودن و با مردم مضائقہ و معارضہ نہ کردن و از ذلالت اغماض نمودن و از شکر نفس و شیطان تا وقت مُردن ناایمن بودن و خود را از جمیع مخلوقات حقیر دانستن و لاشئ دیدن و در طلب روزی و رزق مشوش نشدن کہ رزق از حق تعالی مقدر و مقرر است بر لئ مخلوقات و علم و عمل و افسونات و تمہارات مثل عوام الناس و علماء بے عمل و وسیلہ دنیا سازند و سعادتِ دینی و دنیوی در علم و عمل است اذکان خالصاً شد تعالیٰ و موافقاً لمتابعہ نبینا محمد علیہ الصلوٰۃ و السلام قولاً و فعلاً و اعتقاداً و اگر کسی عالم باشد باقوال و افعال و اعتقاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و عمل باہن نہ کرد عالم نیست چنانچہ در حدیث شریف است عن ابی ذرّاء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یكون العبد عالمًا حتى یكون بعلمہ عاملاً۔

والسلام ۱۲

## مکتوب ہفتم بنام ملا قطب الدین اخوندزادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ اما بعد۔ اخوی اعزّی ارشدی ملا قطب الدین اخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ الولی الواہب و اوصلہ اللہ تعالیٰ الی اقصیٰ المراتب۔ از جانب فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ عوضاً عن کل شیء۔ بعد از سلام سنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعہ نمایند لہ الحمد والمنہ کہ احوالات و گذارشات فقرائی ایں جائے قرین حمد و محامد ایزدی است و المستول من اللہ سبحانہ سلا متکم و عافیتکم و شبانکم علی الشریعۃ و الطریقۃ و الحقیقۃ فانہا فوق الکرامۃ ویرحم اللہ عبداً قال آمینا۔ المرام آنکہ مکتوب مرغوب کہ ابلاغ داشتہ بودند رسید مندرجہ اش بوضوح انجامید۔ جزاکم اللہ تعالیٰ عنّا خیر الجزاء۔

دیگر آنکے عزیز دنیا جائے غرور و آزمائش است نہ شہرستان سرور و آسائش پس خود مند  
 و دانا آن است کہ بعد از نماز پنج گانہ مفروضہ بجماعت مسنونہ با قول وقت مستحبہ بگذارد و انفاں  
 مستعارہ خود را مبذول بذکر حق جل شانہ دارند کہ فلاح دو جہانی و صلاح جاودانی منحصر دریں  
 کار است و ہم تمامی انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام علیہم الرحمۃ سرمداً و ابداً اشتغال بلا امتہال  
 بذکر اللہ و لا الہ الا اللہ کہ اسم ذات و نفی و اثبات است و زبیدہ تا یک لحظہ و لمحہ بے یاد  
 حق جل شانہ بر او شاہ نہ گذشتہ و انقطاع از ماسوی اللہ بکلی نمودہ و بنگی اوقات خود متوجہ  
 جناب قدس بودند چنانچہ قادر لایزال در کلام خود بہ پیغمبر ماصلی اللہ علیہ وسلم خطاب فرمودہ  
 وَاذْکُرْ اِسْمَ رَبِّکَ یَعْنِیْ یَا دَکُنْ پُروردگار خود را بر سبیل دوام در ہر وقت خواہ در روز و خواہ  
 در شب و خواہ در عمل تا بحدیکہ آن حضور درام پذیرد کہ بیچ شغل و عمل از یاد حق بازماند و اگر خوف  
 آن باشد کہ بسبب شغل و عملی از ذکر حق باز خواہم ماند پس آن شغل از خود دور کن وَتَسْتَلِ  
 الْیَسْرَ یَسْتِیْلًا یعنی منقطع شو از ہر عملی کہ ترا از یاد حق باز دارد بسو پُروردگار خود بیاد کردن -  
 چرا کہ روز قیامت ہیچ چیز خلاصی نیست مگر بدے کہ از گرفتاری غیر صحیح و سالم باشد چنانچہ  
 حق سبحانہ فرمودہ در کلام مجید خود یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَ لَا بَنُونَ اِلَّا مَنْ اٰتٰی اللّٰہَ بِقَلْبٍ  
 سَلِیْمٍ۔ پس بر تابعان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واجب و لازم کہ متابعت او صلی اللہ  
 علیہ وسلم در اقوال و افعال و احوال یعنی ظاہر و باطن بجا پذیرند و دوام ذکر اللہ و انقطاع از ماسوی  
 اللہ پیشتر خود سازند و ورع و تقوی و صبر و توکل و تسلیم و تفویض و رضا حق جل شانہ  
 طریقہ خود دارند۔ و ہم اے برادر باید کہ دائم خود را محبوس در یاد حق جل شانہ دار تا دل تو از جمیع  
 عوائق و علائق ماسوی اللہ فارغ شود پس ہمہ امور دنیوی و دینی ترا او کفایت خواہد کرد۔ قل اللہ و  
 بس و ماسواہ عبث و ہوس فانقطع علیہ النفس کار این است غیر این ہیچ باقی و السلام۔  
 محررہ بتاریخ دوازدهم جمادی الاول ۱۲۴۲ھ سحری المقدس۔

مکتوب ہشزدهم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفوا۔ اما بعد اخوی اعزی ارشدی ملا امان اللہ  
 آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ عن جمیع الحوادث و النوائب۔ از جانب فقیر حقیر لاشے دوست محمد

کہ مشہور بجاجی است کان اللہ له عوضاً عن کل شیء بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات اربین  
مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمنۃ کہ احوال فقیر بعون عنایت قادر قدیر عز شانه قرین حمد و  
محامد ایزدی است جل مجرہ والمسئول من اللہ تعالیٰ سبحانہ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ  
المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام المرام آنکہ امسال بتاریخ ہجری ۱۰۸۸ ہجری ۱۰۸۸ ہجری ۱۰۸۸ ہجری  
الف و یائتین و سبعین و ۵۰۰ از استماع نبرہ شہادت و کلفت اثر انتقال سالار قافلہ اہل اللہ پیشوا  
ورہمہر طائفہ عرفان غوث زمان قطب دوراں مولانا و سیدنا و مرشدنا حضرت صاحب قبلہ و کعبہ  
قلبی و روحی فدایہ و قدسی اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس و نور اللہ تعالیٰ امرتہ الشریف آن قدر غم و الم  
و پریشانی و خستہ خاطر ہی رودادہ کہ از تخریر قلم بریدہ نم و از تقریرستان قلت بیان برین است  
غرض اینکہ تمامی جہان بلکہ زمین و آسمان بر چشم این ناتواں تیرہ و تار یک گردیدہ پس از ان جہت  
کہ ہر ذی روح را ہمیں شاہ راہ در پیش است بصبر و اصطبار بردا ختم و رضا بقضا پروردگار جل  
شانہ و وزیدم کہ در چنین حادثہ جان و دینہ غم و الم افزا چارہ بجز صبر و رضا بقضا پروردگار جل  
مجہد ندیدم و پیوستہ روح پر فتوح آن قبلہ و کعبہ را بہد اللہ تعالیٰ مضجعہ بدعوات مغفرت آیات  
یاد می نمایم و کلمات ترمجیع کہ اناللہ وانا الیہ راجعون است می گویم۔ اے برادر این  
ہمہ نعم ظاہری و باطنی کہ باین مسکین خاطر حزن رسیدہ است بطفیل و برکت آن عالی حضرت  
غوث منزلت قدسنا اللہ بسرہ الاقدس و نور اللہ تعالیٰ مضجعہ الشریف رسیدہ اند۔ پس شمارا  
نیز باید کہ ہموارہ تا صحن حیات خود روح پر فتوح حضرت صاحب قبلہ و کعبہ را نور اللہ تعالیٰ مرقدہ  
الشریف و افاض اللہ علینا فیوضاتہ العظیمہ و برکاتہ العظیمہ بدعوات مغفرت آیات یاد و شاد  
می نمودہ باشند کہ سعادت کونین و دولت دارین منوط و مرہوط بدوستی دوستان خداست  
جل جلالہ و عم نوالہ و مزار پر انوار در مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام از طرف پار قبتہ  
حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ در جنت البقیع واقع شدہ اند۔ و تاریخ وصال  
آن جناب فیض ماہ دوم ماہ ربیع الاول ہجرت ۱۰۸۸ ہجرت ۱۰۸۸ ہجرت ۱۰۸۸ ہجرت ۱۰۸۸ ہجرت  
ثانیاً آنکہ لازم کہ آن برادر از حکما وقت بیرون شوند و کار و بار صلح و صلاحیت او شان باہل  
دنیا بگذارند۔ پس اگر امکان آمدن باین طرف شدہ باشد خانہ خود بیک جائے گوشد کہ از  
میان خرخشہ او شان بیرون باشد بگذارند و خود روانہ این صوب شوند تا ملاقات بایک دیگر  
واقع گردد۔ و اگر امکان آمدن باین طرف بسبب شور و شر نباشد پس در خانہ خود کار بار

خوش کہ یاد او تعالیٰ است جل شانہ مشغول ہو رہے باشند و اس فقیر را نیز بہ دعائے حُسن خاتمہ یاد و شاد مے نموده باشند کہ اللہ تبارک و تعالیٰ خاتمہ با ایمان روزی کناد بالنبی و آلہ الامجاد و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ والسلام خیر الختام ۱۲

## مکتوب نوزدہم بہ ملا میر واعظ صاحب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ اما بعد انہوی اعزی ارشدی ملا میر واعظ صاحب آخوندزادہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از جانب فقیر حقیر لائے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء۔ پس از سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ احوال این جائے بفضل و کرم الہی عز شانہ قرین حمد و محامد ایزدی است جل شانہ والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ المرصیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام۔ المرام آنکہ اے برادر بعد از تصحیح عقائد بروفق کتب کلامیہ اہل سنت و جماعت شکر اللہ تعالیٰ سعیم و بعد از اثبات احکام شرعیہ فقہیہ از فرض و واجب و سنت و مستحب و مندوب و حلال و حرام و مکروہ و مشتبہ لازم است کہ اوقات عزیزہ خود را۔ بطاعات و عبادات ظاہری و باطنی معمور دارند و خود را در تہذیب قلب و تزکیہ نفس سرگرم دارند چہر کہ مقصود اصلی از اعمال شرعیہ و احوال طریقتہ و حقیقتہ پاکی نفس و صفائی دل است تا نفس پاک نشود و دل سلامتی پیدا نکند ایمان حقیقی کہ خلاصہ او وابستہ بان است حاصل نشود۔ پس سلامتی دل وقتے صورت بند کہ غیر او تعالیٰ اصلاً در دل خطور نکند اگر فرضاً ہزار سال گذرد و غیر یاد در دل گذرے نباشد از برائے آنکہ این زمان دل را فراموشی ماسوی بتامہ حاصل شدہ اگر بتکلف بیادش دہند یا دنیا پیدا این حالت را تعبیر بفناء نموده و رقم اول است دریں راہ۔ اے برادر طالب حق جل و علا شانہ چنان جہد و سعی نمود کہ خود را در ہر نفس بحق سبحانہ حاضر بیند و بیح بائستے غیر از حق سبحانہ نماند و رسیدن و متحقق شدن باین اوج کہ شہود و حضورش با حق سبحانہ است بوجہ باشد کہ بکلی از خواست و بائست این عالم و اآن عالم تہی گردد و حقیقتہ باطن از شواغل کونیہ و متلذات فانیہ خلاصی یابد و این مرتبہ علیاً و درجہ قصوی بے آن میسر نیست کہ پاسبانی انفاس خود بوجہ نموده کہ

غیر او تعالیٰ را در آں خانہ جولاں گاہے نباشد و جمیعہ باطنی و حضور دائمی ملکہ گرد و دے برائے برادر  
 دریں اوان آخرین و زمان پسین بعضے اشخاص سلوک ناکردہ و نشیب و فراز این راہ ندیدہ و  
 فنا و بقا مصطلحہ این قوم حاصل نہ ساختہ بجز پیرزادگی و صاحب زادگی بمسند ارشادے  
 نشینند و برائے حصول جاہ دنیویہ و حطام فانیہ لاف و شانت پیش عوام الناس از کرامات  
 و خرق عادات و کشفیات مے زنند و مدام ہمت خود را در صرف وجوہ الناس مبذول و مصروف  
 مے دارند و از سخنان بیہودہ و غیبت و افتراء و دروغ گفتن پرہیز نمی نمایند و خود را قطب وقت  
 و متصرف دار مے نمایند۔ الغرض ہمہ وقت ستائش خود و نقص غیر مے نمایند و یہ بزرگی اباہ  
 و اجداد فخر و علو مے کنند و حالانکہ کبرائے دین در زندگان راہ یقین از ہر طریقہ کہ باشد، خواہ  
 نقشبندیہ و خواہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و قلندریہ و کبرویہ و مداریہ و شطاریہ و غیر اینہا  
 و از ہر مذہب کہ باشد حنفی مذہب باشد یا مالکی یا شافعی یا حنبلی ہمہ متفق اند بریں کہ  
 خوارق عادات و تصرفات و کشفیات را از مقاصد این راہ نمی شمردند چرا کہ بر آب رفتن کار  
 ماہیان است و بر ہوا پیریدن و ظیفہ مرغال و از غیب خبر دادن شیوہ کاہناں و در کیساعت  
 از مشرق تا مغرب رفتن کار شیطان است این ہمہ ہیچ کار نیست کرامت و بزرگی نزد  
 بزرگان دین آن است کہ ظاہر بر متابعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آراستہ دارد و  
 باطن بحضور حضرت حق جل و علا مستغرق باشد و دل از محبت غیر خالی یابد و افعال و  
 صفات کلی و جزئی از و عاریت داند و در خود بجز مشر و منقصت چیزے دیگر نہ بیند

کار این است غیر ازیں ہمہ ہیچ

پس سالک را اگر او تعالیٰ جل شانہ بر اسرار خفیہ اطلاع دہند و بر تصرفات قدرت  
 بخشند و بر واقعات ماضیہ و مستقبلہ اعلام فرمایند باید کہ حتی الوسع در اخفاء آن ہا کوشد  
 نہ آنکہ بفروشد۔ خوش گفت بزرگے چنانچہ فریضہ است بر پیغمبر اظہار معجزات ہم چنین  
 فریضہ است بر اولیاء اللہ کتمان کرامات۔ و ہم بزرگے فرمودہ عقوبۃ الانبیاء جس الوحی  
 و عقوبۃ الاولیاء اظہار الکرامات و عقوبۃ المؤمنین التقصیر فی الطاعات۔ و مناسب این  
 حال بزرگے غزل فرمودہ :-

غزل

تا ہر تو دیدیم ز ذرات گذشتیم از جملہ صفات از پے آن ذات گذشتیم

در خلوت تاریک یا ضات کشیدیم  
دیدیم کہ اینہا ہمہ خواب است و خیال  
بما سخن از کشف و کرامات چه گوئی  
اے شیخ اگر جملہ کمالات تو این است  
این با حقیقت ہمہ آفات طریقند  
ما از پئے نور کے کہ بود مشرق انوار  
از مغرب او کو کب مشکات گذشتیم

حضرت خواجہ باقی باشد فرمودہ کہ بمتوجہان الی اللہ کشف گوئی ہیچ در کار نیست۔ طائر  
خدا را اعتقاد درست در رعایت احکام شرعیہ و اخلاص تمام و توجہ دوام بجناب حق سبحانہ و تعالیٰ  
بزرگ ترین دولت است پس روندہ این راہ را باید کہ آنچه در راہ رو نماید در آفاق و انفس مشہود  
و مکتوف گردد و ہمہ داخل دائرہ ماسوی اندکلمہ لانیفی باید نمود و او تعالیٰ شانہ را ماورائی حیطہ و ہم  
و خیال باید جست۔ و اکابران نقشبندیہ برواقعات و کشفیات و خرق عادات اعتباری نہ نہادہ  
اند۔ لہذا دوام حضور را دولت کبر دانستہ اند۔ ازینجا است کہ سیان ماسوی در حق ایشان دائمی  
است۔ شیخ یحییٰ منیری قدس سرہ فرمودہ کہ در عالم بُت پرستی بسیار است و بُت عارفان کرامت  
است۔ اگر با کرامت آرام پذیرند محبوب شوند و اگر از کرامت تبری کنند و اورا مقصود نہ انداصل  
شوند زیرا کہ صحت ولایت متحقق است بشرط اعراض از غیر دوست۔ پس ہر سالکے کہ بکرامت  
اقبال کرد و این معنی مقرر قوم است کہ ولایت با اعراض از دوست و اقبال با غیر ہر گز جمع نہ شود  
من شغلک عن اللہ فہو صنمک۔ چون خلقت آدمی از خاک است باید کہ تابع اصل باشد و  
غور و خود بینی نکند و فخر و علویہ بزرگان گذشتہ نسازد بلکہ طریقہ عجز و نیاز و شکستگی و خاکساری از  
دست نہ ہند و خود را از ہمہ عالم کمتر و بدتر دانند و ہمیشہ خائف و ترسان و لرزاں باشند  
و توفیق سعادت دائم از جناب حضرت احدیہ در خواہند بود تا بوسیلہ خاکساری و ذریعہ انکساری  
قبول در گاہ الہی گردند و درے از درہائے سعادت کشایند چہ در میان بندہ و خدا ہیچ راہے نزدیک تر  
از راہ عجز و نیاز نیست و ہیچ جای محکم تر از خود بینی نیست۔ حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران شاہ  
نقشبند قدس سرہ فرمودہ اگر ولی در بستان در آید و از ہر برگے آواز بر آید یا ولی اللہ باید کہ ظاہر و  
باطن اورا باں صد ہیچ التفاتے نباشد بلکہ ہر لحظہ و لمحہ سعی اور در بندگی و تضرع زیادہ تر گردد۔ و در



مکتوبات قدسی آیات محبوب سبحانی مجدد و منور الف ثانی از جلد اول آورده است در مکتوب  
دو صد و بیست و دویم نوحه محراب شرف کابلی صد و ریافتہ - بزرگی فرموده است کہ مرید صادق  
آن است کہ مدت بیست سال کاتب دست چپ او چیزے نیابد کہ بنویسد و این فقیر  
پر تقصیر بذوق و وجدان در حق خود یا کم کہ کاتب دست راست معلوم نیست کہ در بیست  
سال حسنه بیابد کہ در صحیفه عمل ہائے من نویسد - خدا دانا است جل سلطانہ کہ این سخن،  
بتکلف نمی گویم و ایضاً بذوق مے یا کم کہ کافر فرنگ از من بمراتب بہتر است - و اگر بہت  
آن پسند از جواب عاجز نیم - و ایضاً بطریق ذوق خود را غرق گناہاں مے دانم و حسنائے کہ  
بعمل مے آیند کاتب دست چپ خود را بکتابت نمودن آن سزاوار مے دانم - و کاتب دست  
چپ من ہمیشہ در کار راست و کاتب دست راست من معطل و بے کار و صحیفہ دست  
راست را خالی و سفیدی دانم و صحیفہ دست چپ را پر و سیاہ می بینم - امید جزا و تعالیٰ  
ندارم و دستاویز غیر آمرزش او تعالیٰ نہ - دعائے اللہ مغضرتک اوسع من ذنوبی و  
رحمتک ارحی عندی من عملی موافق حال من است عجائب کار و بار است فیوض و اردا  
را قوت دہندہ این کوتاہ بینی مے نمایم و این عیب بینی را قوت مے دہم بجائے عجب منقصت  
مے افزاید و در جائے بلند نمودن راہ بتواضع و فروتنی مے کشایم و در آن واحد ہم بحالات لایت  
مشرف و ہم بعیب متصف ہر چند بالاتر مے روم پایاں تر خود را می بینم بلکہ ہماں بالاتر رفتن سبب  
پایاں تر دیدہ شدہ است ظرفاں آن را قبول و بار دار ندیانہ و اگر سر آن را معلوم کنند شاید  
باوردارند - سوال، وجود احد المتناہین سبب وجود متناہی دیگر چہر باشد - جواب استحالہ  
جمع متناہین شرط اتحاد محل است و در ما نحن فیہ متعدد است - بالاروندہ لطائف امر است  
از انسان کامل - و فرود آیندہ از عالم خلق او لطائف عالم امر ہر چند بالاتر روند بے مناسبتے  
تر مے گردند بعالم خلق و ہماں بے مناسبتے سبب پایاں تر آمدن عالم خلق باشد - و عالم خلق  
ہر چند فرود تر مے آید سالک را بے حلاوت تر مے سازد و دیدن عیبہا را زیادہ تر مے گرداند از اینجا  
است کہ منتہیاں ہر جوع آرزوے آن لذت و حلاوت دارند کہ در ابتدائے ایشاں میسر شدہ  
بود و در انتہا از دست رفتہ و بے مزگی بجائے آن نشستہ و ہم ازیں جا است کہ کافر فرنگ را

معنی از نفس خود کہ از اختلاط لطائف عالم امر علیہ ماندہ باشد بر خلاف کافر فرنگ کہ نفس او مختلط با  
لطائف باشد فافتم - حرہ عطا محمد عفی عنہ

عارف از خود بہتر می داند برائے آنکہ در ہر کافر نورانیۃ ہست بواسطۃ امتزاج عالم امراد با عالم خلق  
 او در عارف این امتزاج بر طرف شدہ عالم خلق تنہا کہ انا عارف بروئے می افتد جدا ماندہ است  
 کہ سر اسریر از ظلمت و کدورت است و ہر چند لطائف عالم امر فرود می آیند با عالم خلق اختلاط  
 ندارند و آمیزشے پیدائی کنند چنانکہ در ایڈا مکتوبے اشارہ کردیم و مکتوبے کہ بدست اخوی خواجہ محمد طاهر  
 فرستادہ بود رسیدہ حصول و استیگی کہ مبنی بر مناسبت تامہ است در زمان غیبت از نعمت  
 ہائے بزرگ شمرند و تا موانع بر طرف شوند اکتفا بقرب قلوب نمایند و با وجود این قربت  
 خواہش قرب ابدان را از دست ندہند کہ تمامی نعمت مربوط باین قرب است اویس  
 قرنی با وجود قرب قلبی چنداں قرب ابدان نہ داشت باین آں جماعت کہ قرب ابدان داشتند  
 نرسد لہذا نفقہ کردن کوہ طلائے او بمذہب شعیرا ایشاں کہ نفقہ کنند نرسد و برابر بی نکند فلا تعول  
 بالصحیۃ شیئاً کانتا ماکان۔

بدانکہ اے برادر علامت ولی مدعی اجمالاً بیان می نمایم تا فرق ولی مدعی ولایت نیک  
 مبرہن شود۔ علامت ولی آن است کہ اولاً بر اعتقاد اہل سنت و جماعت معتقد راسخ باشد  
 و از اعتقاد جمیع فرق اہل قبلہ چنانچہ شیعہ و وہابیہ و رافضیہ و غیرہ متبری باشد و بروایات  
 شاذہ اوشاں عمل نساورد۔ وثانیاً بروفق کتب فقہیہ و مذہب حنفیہ یعنی حضرت نعمان  
 بن ثابت کہ امام المفسرین و المحدثین و رئیس ائمۃ المجتہدین بودہ عامل باشد بحدیکہ در بیج  
 فرض از فرائض و واجب و سنت و استحباب و مندوب فتوئے و تصویبے نرود چہر کہ آراستگی  
 ظاہر و سیلہ جزیلہ آراستگی باطن است۔ ثالثاً مقامات عشرہ صوفیہ علیہم الرحمۃ چنانچہ توبہ  
 و انابت و زہد و ورع و صبر و شکر و توکل و تسلیم و رضا اجمالاً یا تفصیلاً حاصل نمودہ باشد و  
 ایضاً صحبت اورا اثرے و تاثیرے باشد کہ محبت دنیا و اہل دنیا بر دل ہم نشینان او سرد  
 شود و غفلت از ہم صحبتان و سے بر طرف گردد و بہاں ولی مذکور خود را از جمیع مخلوقات کم تر  
 و بدتر و اندہ نہ آنکہ شنائے خود بزبان خود کند و باخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ از تواضع و علم  
 و تحمل و بردباری و موت و فتوت و سخاوت و تازہ روی و نیک خلقی و راستی و عجز نیاز و  
 کم آزاری و پرہیزگاری از حرام و مشتبہ و مکروہ موصوف باشد۔ الغرض باتیان تمامی اعمال  
 خیر آراستہ باشد و در جمیع امور باخلاق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم متخلق بود پس صحبت این  
 چنین شخص نعمتے است عظمی و دولتے است کبک۔ و اگر کسی خود را در مشیخی و مرشدی

گرفتہ باشد و عمل نہ بر وفق سننت رسول صلی اللہ علیہ وسلم است و بجللیہ شریعت غرا متحلی نیست  
 و از غیبت و دروغ و سوگند خوردن بخلاف از اخلاق ذمیرہ اجتناب نورزد ز نہار الف نہا  
 از صحبت او دور باش بلکہ در آن شہر مباش مبادا بمروایام بدو میلانے پدید آید و خلل در کارخانہ  
 عظیم اندازد کہ اقتدار را شاید او دزدیست پنہاں و دام شیطان نہادہ است۔ پس ہر چند  
 کہ ازوے انواع خوارق عادات بینی و ازوے کشفیات و اسرارات یابی قرآن من صحبتہ اکثر ماتفر  
 من الاستدہ

چوں بسے ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نباید داد دست  
 دست ناقص دست شیطانست دیو زانکہ اندر دام تکلیف است و ریو  
 و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحبہ اجمعین ۱۲

## مکتوب بستم ایضاً بنام بلامیر اعظ صاحب موصوف الصد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى - اما بعد فالسلام المسنون ودعوات  
 ترقیات المشخون من الفقير الحقير دوست محمد المشهور بالحاجي كان اللہ عوضاً عن كل شئ على  
 اخي الشريف ملا مير واعظ صاحب سلمه اللہ تعالیٰ۔

ان احوال هذا المكان من كل الوجوه قرة عين محمد الله سبحانه فالمستول من الله  
 سلامتكم وعافيتكم واستقامتكم على الشريعة المصطفوية على صاحبها الصلوة  
 والسلام۔

فاعلم يا اخي ان لاهل المجاهدة والمعاسبة واولى العزم عشر خصال جربوها  
 لانفسهم فان اقاموها واحكموها باذن الله تعالى وصلوا الى المنازل الشريفة۔  
 فاؤلها ان لا يحلف العبد بالله عز وجل صادقاً ولا كاذباً عامداً ولا ساهياً لانه  
 اذا احكم ذلك من نفسه وعوق لسانه رفعه ذلك الى ان يترك الحلف ساهياً و  
 عامداً فاذا اعتاد ذلك فتح الله له باباً من امور يعرف منفعته ذلك في قلبه زيادة  
 في رتبته ورفعه في درجته وقواه في عزمه وفي بصره والثناء عند الاخوان كرامته  
 عند الجيران حتى ياتوه من يعرفها ويهابه من يراه۔

ثانيها ان يجتنب الكذب هازلاً وجاداً لانه اذا فعل ذلك واحكمه من نفسه واعتاد لسانه شرح الله به صدره وشفاه عمله حتى كأنه لا يعرف الكذب فاذا سمعه من غيره عاب ذلك عليه وعيّر به في نفسه ودعاه بزوال ذلك فكان له ثواب ذلك -

والثالثة، ان يحذر ان يعد احداً شيئاً ويخلفه اياه وهو يقدر عليه الا من عن ربين او لا يقطع العدة البتة فانه اقوى لامره واقصد لطريقته لان الخلف من الكذب فاذا فعل ذلك فتح له باب السخاء ودرجته الحياء واعطى مودة في الصادقين ورفعة عند الله عز وجل -

والرابعة، يجتنب ان يلعن شيئاً من الخلق او يؤذي ذرة فمافوقها لانها من اخلاق الابرار والصادقين وله عاقبة حسنة في حفظ الله في الدنيا مع ما يدخره له عند من الدرجات ويستنقذه من مصارع الهلكة وسلمه من الخلق ويرزقه رحمة للعباد والقرب منه عز وجل -

والخامسة، ان يجتنب ان يدعو على احد من الخلق وان ظلمه فلا يقطعه بلسانه ولا يكافيه بفعاله ويحتمل ذلك لله تبارك وتعالى ولا يكافيه بقول ولا بفعل فان هذه الخصال ترفع صاحبها في الدرجات العلى اذا تادب بها ينال بها منزلة شريفة في الدنيا والاخرة والحب والمودة في قلوب الخلق اجمعين من قريب وبعيد اجابة الدعوة والعلو في الخير وتوقير في قلوب المؤمنون

والسادسة - ان لا يقطع الشهادة على احد من اهل القبلة بشرك ولا كفر ولا نفاق فانه اقرب للرحمة واعلا في الدرجة وهي تمام الايمان وابعد من الدخول في علم الله سبحانه وتعالى وابعد من مقت الله واقرب الى رضا الله ورحمته فانه باب شريف كريم على الله يورث العبد الرحمة للنفاق اجمعين -

والسابعة - ان يجتنب من اتباع النظر والنظر والهمة الى شئ من المعاصي ظاهراً وباطناً ويكف عنها جوارحه فان ذلك من اسرع الاعمال ثواباً في القلب والجوارح في عاجل الدنيا ويدرأه له من خير الاخرة فنسأل الله تعالى ان يمن علينا اجمعين بالعمل بهذه الخصال وان يخرج شهواتنا من قلوبنا -

والثامنة، ان لا يجعل له على احد من الخلق منتهً مونيته صغيرة او كبيرة بل يرفع مونيته عن الخلق اجمعين مما احتاج اليه واستغنى عنه فان ذلك تمام غرة العابدين وشرف للمتقين وبه يقوى على الامر بالمعروف والنهي عن المنكر ويكون الخلق عنده اجمعين بمنزلة واحدة في الحق سواء فاذا كان كذلك نقله الله تعالى الى الغنى واليقين والثقة به عز وجل ولا يرفع احد بهواه ويكون الناس عنده في الحق سواء ويقطع بان هذا الباب عز المؤمنين وشرف المتقين وهو اقرب باب الاخلاص.

والتاسعة، ينبغي له ان يقطع طمعه من الادميين جميعاً لا يطمع نفسه من شئ مما في ايديهم فانه العز الاكبر والغناء الخالص والملك العظيم والفخر الجليل والتواضع كل الشا في الصبح وهو باب من ابواب الثقة بالله عز وجل وهو باب من ابواب الزهد وبه ينال الورع ويكمل نسكه وهو من علامات المنقطعين الى الله تبارك وتعالى

لخصلة العاشرة، التواضع لانه يشد محل العابد وتعود سرجه ويستكمل العز والرفعة عند الله وعند الخلق ويقدر على ما يريد من امر الدنيا والآخرة فهذه لخصلة اصل الطاعات كلها وفرعها وكما لها وبها يدرك العبد منازل الصالحين الراضين من الله عز وجل في السراء والضراء وهي كمال التقوى والتواضع وهو ان لا يلق العبد احداً من الناس الا وادى له الفضل عليه ويقول عسى ان يكون عند الله خيراً مني وارفع درجته فان كان صغيراً قال هذا لم يعص الله وانا قد عصيت فلا شك انه خير مني وان كان كبيراً قال هذا عبد الله قبلي وان كان عالماً قال هذا اعطى ما لم ابلغ ونال ما لم ائبل وعلم ما جهلت وان كان جاهلاً قال هذا اعصى الله بجهل وانا عصيته بعلم ولا ادري بمختم لي وان كان كافراً قال لا ادري عسى ان يسلم هذا فيختم له بخير العمل وعسى ان اكفر انا فيختم لي بشر العمل وهذا باب الشفقة والوصل واول ما يصحب واخر ما يبقى على العباد فاذا كان العبد كذلك سلمه الله تعالى من الفوائل وبلغ به منازل النصيحة لله عز وجل وكان من اصفياء الرحمن واجبابه وكان من اعداء ابليس لعنه الله عدواً لله وهو باب الرحمة ومع

ذلك يكون قد قطع طريق الكبر وحبال العجب ورفض العلو وجانب درجة التعزز  
 لنفسه في الدين والدنيا والآخرة وهو فتح العبادة وغاية شرف العابدین و سيماء  
 الناسکین فلا شئ افضل منه ومع ذلك يقطع لسانه عن ذكر العالمين فلا يتم له عمل  
 الالبه ويخرج الغل والبغى والكبر من قلبه في جميع احواله وكان لسانه في السر العلانية  
 واحداً ومشية في السر والعلانية واحداً وكلامه كذلك وللخلق عند في النصيحة  
 بمنزلة واحدة ولا يكون من الناصحين وهو بين كراحداً من خلق الله عز وجل بسوء  
 ويعيره او يفعل او يحب ان يذكر احد عند بسوء او يتأخ قلبه ان ذكر احد عند  
 بسوء وهذا آفة العابدین وعطب النساك وهلاك الزاهدين الا من اعانه الله  
 عز وجل على حفظ لسانه وقلبه برحمته - فاعلم يا اخي ذكر في الاحياء قد اتفق العلماء  
 والحكماء ان لا طريق الى سعادة الآخرة الا ان ينهى النفس عن الهوى ومخالفة الشهوات  
 فالإيمان بهذا واجب وذكر في موضع اخر من كتابه كل من كان أوفر عقلاً وأعلى  
 منصباً كان أقل إجاباً واعظراًهما ما لنفسه وأشد الناس حماقة اقواهم اعتقاداً  
 في عقل نفسه وأثقب الناس عقلاً أشد هم اهتماماً لنفسه فالطائفة الصوفية  
 احسن الناس ظنونا برهم وهم اسوء الناس ظنونا بانفسهم واشد هم اضراراً بها  
 لا يرونها اهلاً لشيء من خير دينياً ولا دنيوياً - ونقل من الحارث المحاسبى صفة  
 العبودية ان لا ترى لنفسك ملكاً وتعلم أنك لا تمك لنفسك خيراً ولا نفعاً و  
 قال سلطان العارفين بايزيد بسطامى رحمة الله عليه المعرفة ان تعرف ان  
 حركات الخلق وسكناتهم بالله تعالى فيجب الاحتراز عن عين التهمة فبها رأيت  
 احداً يسوء الظن بالناس طالباً لعيوبهم فاعلم انه خبث بالباطن وان لك خبثه  
 يترشح منه وانما يرى في غيره من حيث صفة نفسه وان العارف الكامل خائف  
 على نفسه في كل لحظة ولحظة وعلى ايمانه وعمله ونسبته بصير عيوب نفسه  
 لا يتوجه الى عيوب الناس بل يتوجه الى عبادة الله تعالى في كل وقت وحين حتى  
 لا يفرغ من العبادة ظاهراً وباطناً الى الموت هذا احوال كل المشايخ من اهل السنة  
 والجماعة من اتى من هب كان حنفياً او مالكيّاً او شافعيّاً او حنبليّاً من اتى طريقته كان  
 نقشبندياً او قادريّاً او چشتياً او سهروردياً او كبروتياً او مدارياً او قلندريّاً او شطاريّاً

وغير ذلك الحمد لله اولاً و آخر اظاهراً و باطناً. وصلى الله على خير خلقه محمد و على اله  
اصحابه اجمعين ۱۲

مکتوب بیست و یکم بجانب پیر شکر خود حضرت شایه احمد سعید  
صاحب مجدی بلوی ثم المآثری رحمۃ اللہ علیہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

اما بعد۔ عرضداشت کمترین بندگان و کمترین نیازمندان روئے سیاه بد فعال بے عمل  
و بے کردار فقیر حقیر لاشے دوست محمد که مشهور بحاجی است کان اللہ له عوضاً عن کل شیء بحجاب  
خدم ذی الجود و الاحترام ذات قدسی صفات معدن اسرار الهی مخزن انوار نامتناهی ہادی  
گمراہان بوادی غوایت حامی عاکفان ماوی ہدایت غوث زماں قطب دوران ساقی شراب  
ازواق الہی فائض انوار حضور و آگاہی زبده العارفین عمدة الواصفین وارث الانبیاء والمرسلین  
استغنی عن توصیف الواصفین

لا یدرک الواصف المظری خصائصہ

وان ینک سابقاً فی کل ما و صفا

حضرتیم صاحب و الامناقب و قبلتنا و وسیلتنا الی اللہ تعالیٰ المجید حضرت شاہ  
احمد سعید صاحب قلبی و روحی فدوہ لازالت شمس فیوضہ ساطعہ و قمر برکاتہ طالعہ علینا  
و علی جمیع المسترشدین الی یوم الدین۔ بعد از ترسیل تحف سلام کہ سنت سنیتہ نبی خیر  
الانام است علیہ و علی آله الصلوٰۃ و السلام بصدع عجز و نیاز و انکسار کہ شیوہ علامان خاص  
خاکساران است بلب ادب آنکہ سرفراز نامہ عنبر شامہ حضور پرنور مخدوم زادہ سعادت  
و سادہ جامع کمالات ظاہریہ و حالات باطنیہ حمیدہ خصال نیکوسیر حضرت حافظ مولوی محمد  
مظہر صاحب قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم متضمن بہ دریافت احوال این غلام و سائر خادمان  
آں ذات ملکی صفات کہ بشرف اجازت رسیدہ بہ ترویج طریقہ علیہ مجتہد بہ قدس اللہ تعالیٰ  
اسرار اہالیہا مشتغل اند کہ بکمال کرم نوشتہ ارسال داشتہ اند در روز تہیاً اسباب بطرف خراسان  
رسید فرحت بخشید

بوسیدم بر مردک دیدہ نہادم  
 بندہ را از اظہارِ این اسرار بسبب عدم لیاقتِ خود اگر چه سراسر ننگ و عار است لیکن  
 بتحدیثِ نعمتِ اللہ تعالیٰ سبحانہ بحکم آیت شریفہ **وَأَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَنِّثْ** کہ بوسیله  
 آثار فیوضاتِ قلب و سینہ مبارک آن حضرت قلبی و روحی فدایہ کہ بایں کمینہ خادمان ،  
 رسیدہ و اظہارِ شکرِ نعمتِ آن حضرت والا و امثال فرمان واجب الاجابت صاحبزادہ  
 عالی شان سرمایہ سعادتِ ابدی خود دانستہ بیان چیزے از احوالِ خویش و سایرِ علامان  
 آن فیاضِ جہاں فقیرِ سفیر و ارض می نماید آنچه از احوالِ بد فعال پر سیدہ بودند این است  
 کہ از اول و ہلہ کہ از آن حضرت مرخص گردیدہ آدم مرا از انسانیت کشیدہ بحیوانیت آوردند  
 میانِ خود و حیواناتِ دیگر فرق نمی کردم۔ چند مدت ہم ہمیں قرار خود را مثل سایر حیوانات  
 می دیدم بعد از ان از حیوانیت بہ نباتیت آوردند پس خود را مثل گیاهات و نباتات دیدم۔  
 چند مدت ہم ہمیں حال و منوال بودم۔ بعد از ان از نباتیت بجمادیت آوردند خود را مثل جماد  
 و سنگ و اربے حس و حرکت مے دیدم الحال جماد ہم نیستم لاشئ محض و معدوم صرف خود  
 را مے بینم محیی و ممیت و مرید و علیم و سمیع و بصیر و محرک و متکلم ہمہ اوسبحانہ است از وجودِ خود  
 و یا سوئی نامے و نشانے نمی یابم در دل نہ حرکت ذکر مانده و نہ حرارتے و نہ ہمتے و نہ توجہ خود  
 بخود است ۵

عشق آمد و بچوں خون شد اندر گد پست  
 تا ساخت مرا تھی پُرساخت دوست  
 اجزاء وجود من ہمہ دوست گرفت  
 نامے است بر من باقی ہمہ دوست  
 الحمد للہ الحال این قدر مے دانم کہ بہ برکت توجہ آن حضرت باسلام حقیقی مشرف شدہ ام  
 و در معیت و اقرابت و محبت و غیر ذلک من المقامات العالیۃ المجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار  
 اہالیہا لحاظ نتوانم کرد مگر بہ تکلف و در مراقبہ لاتعین لحاظ کردن نہایت خوش می آید۔ اما در  
 حلقہ از برکت توجہ حضرت من قلبی و روحی فدایہ تاثیرات و فیوضات نہایت بے حساب  
 و بے شمار است ۵

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد  
 احسان ترا شمار نتوانم کرد  
 گر بر تن من شود زباں ہر موی  
 یک شکر ترا از ہزار نتوانم کرد  
 و ذکر احوال بعضے یاران این است :-



(۱) سیادت و نجابت دستگاہ حقائق و معارف آگاہ سید حیدر شاہ صاحب از پونڈگان است۔ عالم جلیل القدر در بہر فن از فنون مہارت تمام دارد۔ چند سال کسبِ طریقہ از فقیر نموده شرفِ اجازت یافتہ بہ تعلیم ذکر بہ طالبان و تدریس علم ظاہری اشتغال دارند ۱۲

(۲) ملا سمور آخوندزادہ۔ فاضل کامل از بہر علم بہرہ تمام دارد نزد فقیر آمدہ کسبِ طریقہ نموده اجازت یافتہ چند کساں را القاء ذکر نموده دریں روز با خبر وفات او در دامن رسیدہ اناللہ وانا الیہ راجعون در عالم طرفہ مرد بود کہ یک گوسفند کلاں بگلہ پاچہ و بمقدار آل نان مے خورد و بعد از ان چند سیر انگور و دیگر میوہ جات نکل می نمودہ سیر نمی شد معنی! بوضو، عشاء، نماز فجر مے خواند۔ برائے امتحان نزد فقیر آمد کہ اگر مرا باندک چیز سیر کنانید داخلِ طریقہ شوم و لا لا سہ استخوان بزرغالہ خورد و سہ نان باریک در کتک پیش او و یک کس دیگر کہ ہمراہ او بودہ نہادم، از طعام چیزے باقی بودہ کہ سیر شدند۔ ہمیں سبب داخلِ طریقہ شد ۱۲

(۳) مولوی ملا میر باز آخوندزادہ پسر ملا سمور مذکور عالم کامل است در اول ولہ نزد فقیر آمدہ بیعت در طریقہ علیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہا لہا کرد مرد ناسواری بودہ از ناسوارش منع کردم ممتنع نشد۔ بعد از سہ روز بدل خود از طریقہ دست بردار شدہ خفیۃً بگریخت۔ بمجر دور و در خانہ خود اور اجذبات و واردات و تجلیات در گرفت۔ سال آیندہ نزد فقیر بمعبہ کتب خانہ برائے سکونت و وزیدن و کسبِ طریقہ نمودن آمد و از کردہ خویشپیمان شدہ توبہ نمودہ مدت سہ سال تا ولایت علیا کسب نمودہ اجازت یافتہ خانقاہ در ملک خود کہ مشہور بپگر است بنا کردہ بسیار مردمان و طالبان بہ نزد او برائے کسبِ طریقہ آمدہ فیض ہلے بُرند۔ یک دو کس را اجازتِ طریقت ہم دادہ اند کہ از انہا ہم مردمان بہ نفع مے رسند ۱۲

(۴) خان آخوندزادہ کہ بچوالی غزنی سکونت دارند، از دو جائے کسبِ طریقہ نمودہ اجازت از بہر دو یافتہ چوں کمال در خود نمی یافت رجوع بہ فقیر آوردہ بیعت نمود بعد از چند مدت شرفِ اجازت یافت بہ تکمیل طالبان حق جل شانہ مشغول است ۱۲

مے در کتک سخت باریک تر نمانے کہ در علاقہ دامن در شریداستعمال مے کنند ۱۲ عطا محمد

(۵) مولوی محمد جانان آخوندزادہ صاحب ملہ اللہ تعالیٰ کہ از ساکنان مرفہ است ولد قاضی ملایا محمد آخوندزادہ کہ از خانوادہ کلان است جامع علوم متداولہ در علم تصوف بے نظیر است اخذ طریقت کردہ با جازت مشرف شدہ بحمد اللہ سبحانہ و بئین برکات حضرات عالم بسیار از و منورگر دیدہ صاحب کشف و ادراک و احوال عجیبہ ہست و فقیر را در بارہ او محبت کثیرہ اورا نیز ارادت و مودت بے شمار است۔

(۶) مولوی محمد گل آخوندزادہ صاحب کہ از آباء و اجداد صاحب کمال است۔ برائے تحصیل نسبت در ملک قندھار پس فقرا گزشت بسیار کردہ روزے بر مزار جد بزرگوار خود کہ اکہم شریفش ملا شاہ ہوا خوند است و از مریدان میاں عمر چوکنی والا است رحمہ اللہ تعالیٰ آمدہ۔ خواب دید کہ جدا مجدش اشارہ بہ فقیر کردنزد این فقیر آمدہ التماس طریقت نمودہ چون قلادہ قضا در گردن خود از طرف میر عالم خال کہ حاکم کلان حدود خراسان است انداختہ بود فقیر ابا آورد داخل طریقت ساخت و شرط کردم کہ اگر منصب قضا و ملاکت را داکذاری داخل طریقت کنم۔ بخان مذکورہ رفتہ جواب صاف دادہ پیش فقیر باز آمد داخل طریقت کردم بعد از چند سال اجازت یافتہ مریدان گرفتن گرفت۔

(۷) ملا دوران آخوندزادہ فقیہ کہ از ساکنان غنڈان است اول بخدمت محمد سعید آخوندزادہ صاحب رفتہ کسب طریقت کردہ باز بہ رخصت پیر خود بطرف این فقیر رجوع آوردہ بیعت نمود کسب طریقت کرد اجازت یافتہ بہ افادہ مردمان اشتغال دارد۔

(۸) ملا راز محمد آخوندزادہ صاحب قندھاری برائے کسب طریقت بر عالم بسیار گردیدہ از ہندستان و دکن و خراسان و دیگر اطراف چون منفعت نیافتہ ہر دست فقیر بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ حالات عجیبہ و تاثیرات غریبہ اورا حاصل گردید اجازت یافتہ مرخص بجانب بلخ گردید در آنجا چند روز اقامت نمودہ چون تسکین نیافت روانہ بہ بخارا شدند آن جا ہم تسکین نیافتند متوجہ بلخ شریفہ سمرقند شدند آن جا نیز کسب طریقت نمودند قبولیت تمام در مردم خاص و عام یافتند زاید تارک دنیا معرض عما سو ابودیار ہا باشا بخارا برائے امتحان صلاح و تقوی او آردمان خفیہ فرستادہ چون بصلاح و تقوی او واقف گردید الحاج ملاقات نمود با جابہ نرفت برائے خرچ فقرا ماہیانہ عرض نمود قبولش نہ کردند

گفتند کہ من از برائے دنیا نیامده ام محض برائے ترویج دین متین فرستاده حضرت مرشد خود  
آمده ام۔ بعد از چند سال باز نزد فقیر آمده چند روز توقف کرده بطرف سمرقند مخص  
شدند۔ در اثناء راه نزدیک غزنی بجوار رحمت حق جل و علا پیوست۔ غفر اللہ  
تعالیٰ له ۛ

(۹) حاجی ملا شہباز آخوندزادہ صاحب کہ از ساکنان قریبہ اہل است  
کہ قریب غزنی است عالم جید بود بیعت بردست فقیر کردہ چند سال کسب طریقت  
نمودہ مشرف باجازت گردید چند مردم را القاء انوار ذکر نمودہ بجوار رحمت الہی پیوست۔  
غفر اللہ تعالیٰ له ۛ

(۱۰) ملا مراد خاں آخوندزادہ صاحب کہ از ساکنان رتج کہ از حد خراسان  
است در علم فقہ ہمارے وارد چند سال کسب طریقت از حضرت میان سلیمان صاحب  
قدس سرہ کردہ چون فائدہ باطنی در خود ندید رجوع بہ فقیر آورد بیعت و کسب طریقت نمود  
اثار تمام پیدا کرد و اجازت یافتہ مردمان طالبان از مستفیدانند ۛ

(۱۱) ملا اسلام آخوند صاحب کا کہ طہ فقیہ کہ از ساکنان اطراف خراسان است  
بردست فقیر بیعت نمودہ بعد از کسب طریقت اجازت یافتہ مردمان را تعلیم ذکرے نمایند۔ سلمہ  
اللہ تعالیٰ

(۱۲) مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از ساکنان ریوب است  
از علماء بجز صاحب تصانیف اند بایں فقیر بیعت کردہ ابتداء آمدن او شاں بریں وجہ بود  
کہ نزد فقیر با چند سال آمدہ بعد از مرجا و ملاقات پر سیدم کہ از کجا آمدی گفتند از طرف  
ژیوب۔ گفتم از برائے چه آمدید گفتند از برائے مذکرہ و مباحثہ کردن بشما آمدہ ایم گفتم مباحثہ  
در چه مسئلہ است۔ گفتند مباحثہ درین است کہ شما میدان خود روانہ بطرف ژیوب کردہ  
و آن مردمان علم ندارند و ایں جائز نیست۔ گفتم ایا علم بشرط طریقت است۔ گفتند بلہ۔  
شرط طریقت است۔ گفتم نے علم بشرط اعمال است نہ بشرط فیوضات ربانی و ولایت۔ گفتند  
نہ بجز علم روانیست۔ گفتم حضرت آدم علیہ السلام از کہ علم کسب کردہ و حضرت ابراہیم  
علیہ السلام و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت پیغمبر ماجیب اکرم علیہم الصلوٰۃ  
والتسلیمات از کہ علم آموختہ۔ گفتند از خدائے تعالیٰ آموختہ اند۔ گفتم آن خداوند تعالیٰ کہ الان

کماکان است چنانکہ باین بزرگواران علیہم السلام علم عطا فرمودہ الحال ہم قادر است کہ اتباع  
ایشان را نیز از نزد خود علم عطا فرماید بغیر تدریس و تعلیم کتب از بشر بعد از ان چند بزرگان  
اہل کمال کہ بے تحصیل علوم ظاہریہ بکمال ولایت رسیدہ ذکر کردم مثل حضرت خواجہ اوس  
قرنی و حضرت ابوسعید سندی و حضرت خواجہ اصرار قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم از کہ تعلیم کردہ  
اند شیخ احمد نامقی و شیخ برکہ و دیگر شیوخ راقص اللہ تعالیٰ اسرار ہم ذکر کردم کہ بغیر علم ظاہری  
ایشان بکمال درجہ ولایت رسیدہ اند دریں باب گفتگوے بسیار شد از اشراق تا نماز  
ظہر و طریق لاسلم شستہ بودند آخر الامر گفتم اے کا کہ حکم ہش کمر بستہ کن کہ اگر مر الزام  
کردی خانقاہ خود ویران کردہ تلمیذی شامے کم و اگر شما ملزم شدی دست بستہ پیش  
من استادہ خواہی شد۔ بجزر گفتن این سخن حاش دگر گوں شد و جوش در باطنش افتاد  
ز ہش در سخن کردن و تلفظ نمودن غلطیدن گرفت چنانچہ لفظ قلب را کلب مے گفت۔  
بعدہ گفت من برائے بیعت آمدہ ام و این گفتگوے برائے امتحان کردم کہ شما علم ہستید  
یا نہ۔ الحال کہ علم شما معلوم کردم مرا تلقین ذکر فرمایند فقیر گفت کہ من لائق این بیعت نہ ہستم  
باز ہماں سخن بیعت و امتحان مکرر کرد آخر الامر چارہ ندیم داخل طریقہ شریفہ کردم الحمد  
علیٰ ذلک این تصرف نعمت است کہ از سینہ مبارک حضرت صاحب قلبی روحی  
فداہ بمن رسیدہ است۔ بعدہ چند سال کسب طریقہ نمودہ شرف اجازت  
یافتہ مردمان ہزار ہا را نورانی ساختہ صاحب حالات بلند و مقامات ارجمند است  
ثبتہ اللہ تعالیٰ ۛ

(۱۳) ملا کاکی صاحب پونڈہ از زمان خوردگی از مخلصان بودہ و بیعت برہ  
دست فقیر نمودہ صاحب حالات عجیبہ و کشفیات غریبہ بودہ بلکہ کشف عیانی داشت  
آں چنان احوال قوی داشت کہ در بیان نمے آید۔ مے گفت کہ در ہر مقام مراجب سید  
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نشان مے دہند و ہر گاہ کہ مراقبہے نشست خود را بہ مجلس شریف  
آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر مے یافت تا حقیقت کعبہ رسیدہ شرف اجازت  
یافتہ آخر الامر شہادت نوشید بہ حظیر قدس آرا مید۔ نور اللہ تعالیٰ  
مرقدہ ۛ

(۱۴) ملا میاں خاں آخوند پونڈہ بدست فقیر بیعت نمودہ کسب طریقت

کرده شرف اجازت یافته بخوار رحمت الہی پیوست طاب اللہ تعالیٰ ثراہ صاحب کرامات بود زبان مرغان می نمید بلکه احجار و اشجار و سپوچیز از جمادات باوشاں سخاں می کردند از نود سال عمر گذشت۔ رحمت اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۱۵) ملا اعظم پیوندہ سلمہ اللہ تعالیٰ از قدیم بہ دست فقیر بیعت نموده کسب طریقت کردہ حالات قویہ دارد و استغراق بروچناں غالب کہ بعد از صلوة عشاء تا نماز فجر در یک مراقبہ ششستہ می ماند ادراک صحیح و کشف احوال قلوب می دارد اجازت از فقیر یافته باذکار و مراقبات مشغول است چند کساں را بانوار ذکر منور گردانیدہ (۱۶) حاجی ملا یاز محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بختیار ارغسانی بہ بسیار مشایخ گردیدہ از ہر یک کسب نموده آخر برائے تکمیل سلوک رجوع بہ فقیر آورده بیعت نموده کسب طریقت کردہ عالم عامل کثیر العمر کہ از نود سال گذشتہ باشد اجازت یافته بگفتن ذکر بطالبان حق مشغول است سبب عناد مشایخ ذاکر یان یاس فقیر بحسب ظاہر دست و مولوی محمد جاناں آخوندزادہ و مولوی محمد گل آخوندزادہ کہ در صدر مذکور اند۔

(۱۷) ملا خان محمد آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فقیہ جید اول از خلیفہ کہ از مشایخ ذاکریاں بودہ اخذ طریقہ کردہ چون بر تاثیرات و قوت نیافتہ رجوع بہ فقیر آورد بیعت نموده و کسب طریقت کردہ مجاز شدہ القار فیوض بقلوب مردمان می نماید۔

(۱۸) ملا مہربان آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بہ فقیر آمدہ بیعت نموده و کسب طریقت نموده شرف اجازت یافت با شاعت طریقہ حضرات قدسنا اللہ تعالیٰ با سرار ہم اشتغال دارد۔

(۱۹) ملا غازی آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از ساکنان خراسان است از ابتداء داخل طریقہ فقیر است کمالات بسیار دارد مجاز شدہ بخانقاہ فقیر کہ در شرکیہ است سکونت داشته باذکار و مراقبات اشتغال داده۔

(۲۰) ملا دین محمد آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عالم فاضل از ساکنان خراسان بیعت بہ دست فقیر کردہ چند سال کسب طریقت نموده اجازت یافته باذکار و مراقبات

کہ نام قریہ کہ ما بین غزنی و قندھار است ۱۲

و تعلیم علوم ظاہری اشتغال دارد ۛ

(۲۱) ملا الیاس آخوند سلمہ اللہ تعالیٰ بہار موحده عالم عامل بیعت بردست

فقیر کردہ کسب طریقت نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات مشغول اند ۛ

(۲۲) ملا پیر محمد آخوند فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ سر جانی بیعت باین فقیر کردہ کسب

طریقت نموده اجازت یافتہ چند کساں را ذکر حق جل شانہ آموختہ باذکار و افکار و تدریس

علم فقہ اشتغال دارد ۛ

(۲۳) ملا میر احمد آخوند فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ از ساکنان خراسان است بیعت

بردست فقیر و کسب طریقت نمود اجازت یافتہ باذکار و افکار و تدریس علم خود اشتغال دارد

(۲۴) ملا سید موسی سلمہ اللہ تعالیٰ از سادات کرام شین است بیعت بر

دست فقیر کرد و چند سال کسب نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال دارد نہایت

محب فقیر است صاحب ادواق و مواجید و انجذاب

(۲۵) ملا خیر اللہ آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از غنڈان است ہر در کلاں ملا امان

صاحب کہ در آخوند کوں خواهد شد عالم فاضل بیعت کردہ کسب نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات

اشتغال دارد

(۲۶) ملا سیف اللہ آخوند صاحب فقیہ غنڈان سلمہ اللہ تعالیٰ بیعت کرد

و کسب نمود شرف اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال دارد

(۲۷) ملا محمد سعید آخوند صاحب فقیہ خراسانی سلمہ اللہ تعالیٰ بیعت

بردست فقیر کرد و چند سال کسب طریقت نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال

دارد

(۲۸) ملا حاجی محمد یوسف صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بیعت بردست فقیر

کرد و کسب طریقت نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال دارد

(۲۹) ملا محمد امیر آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فقیہ خراسانی بیعت بردست

فقیر کردہ کسب طریقت نموده اجازت یافتہ باذکار و افکار مشغول است

(۳۰) ملا شیر محمد آخوند ترکی بیعت باین فقیر کردہ کسب طریقت نموده اجازت

یافتہ بالقار انوار ذکر بطالبان حق جل شانہ اشتغال دارد

(۳۱) عثمان غنیؓ خودزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقہاء زمانہ مرویگانہ  
بود نہایت محب فقیر بودہ و متقی و متوہع در ولایت خراسان و حدود دمان علم فقہ از و  
بغایت انتشار یافته و فقہائے بسیار از و برخاستہ بیعت بردست فقیر کردہ بود و  
کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ چند مردمان را تعلیم ذکر کردہ اکثر بتدریس علم فقہ اشتغال  
مے داشتند امسال ۱۲۰۰ بحکم کل نفس ذائقۃ الموت بجوار رحمت الہی آرا مید طاب اللہ  
تعالیٰ شراہ ۛ

(۳۲) ملا سید نور خود صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عالم متقی متوہع چهارده سال  
شب و روز بسفر و حضر حاضر الوقت فقیر است اخلاص تمام بہ فقیر مے دارد بردست بندہ  
بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ شرف اجازت یافتہ شب و روز باذکار و افکار  
سرشارند ۛ

(۳۳) میاں محمد رسول صاحب پیوندہ سلمہ اللہ تعالیٰ از قدیم بیعت برد  
دست فقیر کردہ قدر بیست سال شدہ کہ نزد فقیر مے گذارد و آثار و انوار و برکات و فیوضات  
بسیار دارد و صاحب کشف صحیح و ادراک قوی است اجازت یافتہ باذکار و افکار و خدمات  
فقیر اشتغال دارد ۛ

(۳۴) ملا عبد الجبار خود صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از زمان خوردگی بیعت برد  
دست فقیر کرد و کسب طریقت نمود شرف اجازت یافتہ باذکار و افکار و خدمات فقیر  
چهاردهم سال است کہ مشغول است او صلہ اللہ تعالیٰ الی غایۃ مایتمناہ ۛ

(۳۵) ملا ظہیر الدین فقیہ ژوبی سلمہ اللہ تعالیٰ بردست فقیر بیعت کرد و کسب  
طریقت نمود اجازت یافتہ بجوار رحمت حق جل شانہ پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہ ۛ  
(۳۶) ملا سید محمد ژوبی بیعت بہ فقیر کردہ کسب طریقت نمودہ شرف  
اجازت یافتہ چند کساں را رنگین نمودہ بجوار رحمت حق سبحانہ پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہ ۛ

(۳۷) ملا ہیبت خود زادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کیغری فقیہ متقی ،  
کبیر السن او شان و ملا امیر ملک از قوم شیرانی نزد فقیر آمدہ ہر دو بیعت کردند تا سہ روز ہر  
حرکت قلبی و قوف نیافتند بعد از ان مخص کردم وقتے کہ بخانہ خود رسیدند ملا ہیبت منجذب  
شدہ آہ و نعرہ مے کرد حتی کہ نماز گذاردن نمی توانست آن وقت کہ فقیر عزم بطرف خراسان

بمع اہل خانہ خود و قافلہ اہل خیام کوچ کردہ درواں شدہ بہ کوہ کیغری رسید ہر دو ایساں بہ استقبال آمدند ملاہیبت صاحب منجذب بود کہ نماز گزار دن نئے تو انست فقیر گفت شما عالم ہستید نماز آرام و طمانیت بگذارید و حرکت مکنید گفت بے اختیار این حالت از من وقوع مے یابد ملا میرند کور کہ رفیق ایساں بود چوں حال ایساں را معائنہ کرد گریہ و زاری نمود کہ ما ہر دو یک جا بخدمت آمدہ بودیم او صاحب احوال تو یہ گریہ و مراہیج حال نیست زاری و مبالغہ و الحاح نمود کہ توجہ فرمایند حق تعالیٰ از نزد خود مرا این چنین احوال عطا فرماید بلکہ بسبب جہل خود گفت اگر مرا بہ پرسی بگیر کہ مرا حرکت حاصل شود و منجذب شوم فقیر را قہر آمدہ گفت خداوند تعالیٰ ترا و فرزندان و اہل خانہ شمارا بہ پرسی بگیرد الحمد للہ قربان حضرت شوم بہرکت حضرت اکثر اہل کوہ کیغری و فرزندان و اہل خانہ ملا میر ہمہ منجذب و صاحب احوال شدند۔

قربان حضرت شوم ہر گاہ کہ بر مردمان قہر مے کنم منجذب مے شوند نئے دانم کہ سبب چیست۔ فی الجملہ ملاہیبت چند سال کسب طریقت کردہ اجازت یافتہ ہزار ہا مردم را تعلیم طریقت نمودہ و ہزار ہا زردان بہ برکت حضرات بردست او از زردی توبہ کردہ (۳۸) ملاہانی کیغری فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ، از خلیفہ ملا تیمر خاں آخوند کسب کردہ بعد از انتقال او بردست فقیر بیعت کرد کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ چند کسان ذکر حق تعالیٰ آموختہ ۴

(۳۹) ملا ولی محمد فقیہ آخوند صاحب کیغری سلمہ اللہ تعالیٰ مرد کثیر البرکت کبیر اتس چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان سنگمڑی رحمہ اللہ کسب طریقت کردہ آخر بکاتبہ برخصت او شاں نزد فقیر آمدہ بیعت بردست فقیر نمود و کسب طریقت کردہ جذبات و واردات بسیار دارد و اجازت یافتہ بالقار ذکر بطالبان حق جل و علا مشغول است ۴

(۴۰) ملا قطار فقیہ صاحب کیغری سلمہ اللہ تعالیٰ از ابا و اجداد خانوادہ اند چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب طریقت نمودہ بعد از نزد فقیر آمد کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ با شاعت طریقت شریفہ اشتغال دارد۔

۴ لفظ پشتواست بمعنی صرع الجن ۱۲



بخواب دیدہ بود کہ از سینہ فقیر شعلہ بے دود مانند شمع افروخته است و مردمان از ہر طرف  
فتیلمہا از روشن مے کنند باشارہ جد بزرگوار فتیلہ تافتہ روشن کرد چوں از خواب بیدار شد  
توجہ بہ فقیر آورد ۛ

(۴۱) مولوی معز الدین کہوئی استرانبہ والہ سلمہ اللہ تعالیٰ از علماء جمید جامع  
معقول و المنقول چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کردہ  
آخر بہ فقیر رجوع آوردہ بیعت و کسب طریقہ نمودہ شرف اجازت یافتہ بہ تعلیم علوم و  
اذکار و افکار و القاء انوار بطالبان حق سبحانہ و تعالیٰ اشتغال دارد ۛ

(۴۲) قاضی میاں عبد الغفار صاحب آخوندزادہ کہوئی استرانبہ والہ سلمہ اللہ  
تعالیٰ بیعت بردست فقیر کردہ کسب طریقہ نمودہ اجازت یافتہ باذکار و افکار و تدریس فقہ  
اشتغال دارد ۛ

(۴۳) میاں عبد الغفار آخوندزادہ چودہواں والہ ابار و اجداد صاحب کمال بودند  
چند سال نزد فقیر محمد رضا صاحب پیوندہ کہ بہ ڈیرہ اسمعیل خان نزول آوردند کسب طریقت  
نمودہ بودند و اجازت یافتہ بہ فقیر رجوع آورد بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ اجازت  
یافتہ چند کساں را تعلیم ذکر کردہ بجاوہ رحمت الہی پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہ ۛ

(۴۴) میاں غلام محمد صاحب چودہواں والہ سلمہ اللہ تعالیٰ ہرردہ سال بخدمت  
حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کردہ و دو ازادہ سال بخدمت عبد الوہاب  
صاحب پیر میاں عبد الغفار مرحوم چودہواں والہ کسب کردہ چوں در خود کمال ندید بہ فقیر رجوع  
آوردہ بیعت نمود با نوار و آثار رنگین شدہ صاحب کشف و ادراک است اجازت یافتہ چند  
کس را تلقین ذکر کردہ باذکار و افکار اشتغال دارد ۛ

(۴۵) مولوی عبد الرحیم آخوندزادہ صاحب مرحوم ساکن درابن از علماء متبحر بودہ  
در علم فقہ و اصول ضرب المثل و بے نظیر استاذ اکل حدود دمان و پیوندگان مے گفت اگر  
کتب متداولہ فقہ بشویند انشاء اللہ تعالیٰ از نظر القلب خود باز مے نویسم نہایت مرد  
فیہم و مودب با آداب طریقت بود بیعت بردست فقیر کردہ چند سال کسب طریقہ شریفہ  
نمودہ باحوال غریبہ و عجیبہ رسیدہ کشف و ادراک صحیح داشت ہر مقام را بالتفصیل ادراک می  
کرد بعد از دخول طریقہ شریفہ حالت سابقہ را کاکفری دید بعد از اجازت عن قریب بخیطہ قدس

آرامید طالب اللہ تعالیٰ مرقدہ ❖

(۴۶) میاں عبدالغفار آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ برادر خورد عبدالرحیم آخوندزادہ مرحوم در علم فقہ و اصول مانند برادر خود است و در علم میراث یگانہ زمانہ است۔ بیعت بردست فقیر نموده کسب طریقہ کردہ اجازت یافتہ بہ تعلیم علم فقہ و اذکار و افکار مشغول است۔

(۴۷) میاں ملا عثمان آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیہ ساکن لونی اکثر امور فقیر از تدریس و امامت نماز و کتابت مکاتیب باطراف و بعضی امور دیگر منوط باوست بردست فقیر بیعت نموده کسب طریقہ کردہ تا کمالات رسالت رسیدہ نہایت ارادت مند و محب فقیر است شرف اجازت یافتہ باذکار و افکار و امور مذکورہ اشتغال دارد ❖

(۴۸) مولوی شیر محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کلاچی والہ پنج سال بخدمت مولی صاحب والامناقب حضرت مولوی غلام محی الدین قصوری قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم کسب طریقہ نموده بعد از آن پنج سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کردہ از نسبت بزرگان قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم در خود ندید بہ فقیر رجوع آورد بیعت نمود کسب طریقہ چند سال تا حقیقت کعبہ کردہ شرف اجازت یافتہ با شاعت طریقہ علیہ در قرینہ واسو کہ از قرآن چناب است جائے بنا ساختہ اشتغال دارد و شرف صحبت حضرت با پار سال مشرف شدہ بود ❖

(۴۹) مولوی غلام حسن صاحب حسن اللہ تعالیٰ حالہ و اعمالہ ڈیرہ اسماعیل خان والہ از علماء جیب جامع المعقول و المنقول متقی و متورع چند سال بخدمت والا حضرت مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری قدس سرہ کسب طریقہ نمودہ چون جہل نسبت عدم دریافت آن از زمان خوردگی برو غالب بودہ و اطلاع باحوال خویش نہ داشت حتی کہ حرکت قلب و حرارت آن نمی پنداشتند رجوع بہ فقیر آوردہ طلب دخول طریقہ نمود در جواب بمولوی ممدوح گفتہ شد کہ در حلقہ ما بنشین کہ طریقہ واحد است و پیر شہا ہماں مولوی صاحب اند فقیر در حق شما توجہ می کند بعد از آن الحاح بسیار کردہ داخل طریقہ کردہ شد بعد از چند روز بر حرکت قلبی و حرارت اطلاع یافت بعد از آن در ہر سال بقدر یک دو ماہ نزد فقیر سکونت پذیر

می باشند۔ پارسال کہ از خدمت سامی بنده رخصت شده بود ببلدہ قصور گذر واقع شد  
 بزیرت حضرت مولوی غلام محی الدین صاحب قدس سرہ مشرف شد حضرت صاحب  
 موصوف سفارش مولوی غلام حسن صاحب نموده گفتند کہ برو جہل نسبت نہایت غالب  
 است تو جہات قاہرہ در حق او شان بند ول دارند کہ خداوند تعالیٰ جہل اورا بعلم مبدل گرداند  
 فقیر در جواب گفت کہ مراد تہ این چنین تو جہات نیست مگر بفرمودن شہادت المقدور در حق  
 او شان ان شاء اللہ تعالیٰ تو جہات کردہ خواهد شد۔ وقتے کہ فقیر بجائے خود رسیدہ  
 مکتوب شریف خود فرستادند نوشتہ بودند کہ مولوی غلام حسن را تو جہات قاہرہ فرمایند۔ الحال  
 بیکت تو جہات حضرت مقلبی و روحی فدای جہل اورا بعلم مبدل گردید۔ الحمد للہ علی ذلک۔ نحوی از  
 فنا حاصل کردہ کہ تعبیر از نفس خود بانامی تواند کرد شرف اجازت یافتہ باذکار و مراقبات تدریس  
 اشتغال دارد ۛ

(۵۰) مولوی رحیم بخش صاحب ہر صومی اجمیری سلمہ اللہ تعالیٰ بہ بسیار مشائخ  
 روزگار بہند و سندھ و پنجاب ملاقی شدہ زیارت و صحبت نمودہ و از شیخ احمد عرب صاحب  
 مدنی الافندی الجوزدار ثم الانصار قدس سرہ در طریقہ قادریہ و چشتیہ اجازت یافتہ و چند کساں را  
 داخل طریقہ ہم کردہ از قضاار الہی در نوکری انگریز کار نوشت و خواند بکامیابانہ مبلغ سی روپیہ مدت  
 شش سال مبتلا بود چون کمال در خود نیافت از تلاش فقرار خود را فارغ نمے گذاشت۔ درین  
 اثناء خداوند تعالیٰ بدل او میل این طرف انداخت در طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ بردست  
 فقیر بیعت نمودہ تلقین ذکر اسم الہی عز اسمہ گرفت۔ عون اللہ سبحانہ بکرمۃ حبیبہ صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم و ببرکات حضرت قدسنا اللہ تعالیٰ باسرار ہم الاقدس شامل حالش شد از نوکری  
 بے زار گردید انگریز الحاج نمود حتی کہ مبلغ پنجاہ روپیہ مشاہرہ مے داد قبول نکرد نوکری را و گذشت  
 بکسب طریقت اشتغال دارند انوار و آثار و واردات و تجلیات و ادراک صحیح و فیوضات و  
 برکات بسیار اورا دست دادہ شرف اجازت یافتہ باذکار و افکار مشغول است و تا حال برائے  
 تمیم و تکمیل سلوک نزد فقیر متوقف است ۛ

(۵۱) میاں عبداللہ واسووالہ سلمہ اللہ تعالیٰ کہ از قراہ چیناب است چند مدت  
 کسب طریقت بخدمت پیر سید محمد صاحب حیلنی قدس سرہ نمودہ بعد از انتقال سید صاحب  
 رجوع بہ فقیر آوردہ بردست فقیر بیعت نمود کسب طریقت کردہ شرف اجازت یافتہ باذکار و

مراقبات مشغول است :

(۵۲) فقیر میاں عالم خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ساکن حدود گھاٹ بر

دست فقیر بیعت نموده شرف اجازت یافتہ باذکار و افکار خود سرگرم اند :

(۵۳) مولوی میر واعظ صاحب ساکن دوپڑ سلمہ اللہ تعالیٰ کہ از متعلقات

بنوں است فاضل کامل عالم عامل جامع المعقول والمنقول متقی و متورع بر دست فقیر

بیعت نموده کسب طریقت تا کمالات رسالت کردہ بانوار و اسرار ہر مقام ملون

شدہ و بحالات عجیبہ رسیدہ اجازت یافتہ مردم صد ہارا بانوار ذکر منور گردانیدہ :

(۵۴) شیخ انسان ساکن قریہ کھل از ابار و اجداد اہل کمال اند اول اخذ طریقہ از

حاجی صاحب کہ معروف بکامون بودند کردہ بعد از وفات او شاں رجوع بہ فقیر آوردہ بیعت

نمودہ اجازت یافتہ باذکار و افکار مشغول است :

(۵۵) ملا امان اللہ اخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ اول اخذ طریقہ شریفہ از

حضرت مولوی محمد جان قدس سرہ کردہ و بعد از ان حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ

کسب طریقہ نموده چون کمال نسبت بزرگواران در خود مشاہدہ نہ کردہ بہ فقیر رجوع آوردہ

بیعت نمود اجازت یافت۔

و ابتداء آمدن او این چنین است کہ بمبعہ کاغذ سفارشی فضیلت نشان ملا فیض محمد

نیازی کہ مشہور بملا پان محمد است و از خلفاء آل حضرت است نزد فقیر آوردہ التماس طریقہ

نمود قبول نکردم۔ بار دیگر ملا غازی نام کہ از آشنایان او بود نزد فقیر سکونت پذیر بود شفیع کردہ

آورد۔ ملا مذکور گفت کہ این آشنائی من است و مرد صالح است اورا تلقین ذکر کنند لطیفہ

قلب اورا نشان دادہ مرخص کردم۔ چون فقیر ثانیاً بار بخراسان رسید ملا امان اللہ باند

آمدہ نزد فقیر متوقف گردید۔ در ایام کہ وقت فتنہ و محاربہ باعدار دین بود خیال کردم کہ مبادا

دریں جنگ شہید شوم باید کہ امانتے کہ از حضرات ہمارہ رسیدہ بکے اہل استعداد سپارم۔

پس ملا غازی مذکور کہ در آن زمان نزد فقیر موجود بود باو سپردہ اجازت دادم۔ ملا امان اللہ

چون بریں مقدمہ وقوف یافت آن ہم در پئے طلب اجازت شد قبول نیفتاد گفتم کہ شمارا

کہ سٹلوک ناتمام کردہ اجازت چگونہ مے دہم و بزجر مبلغ منع کردم چند روز بریں گذشتند

و قتیکہ مردم افغانان ارادہ شب خون بر مخالف دین خود مے کردند وقت عصر بود کہ بچام اسپ

فقیر بزدور گزرتے مضبوط گزرتے گفت کہ مرا اجازت بدہید ابا آوردم۔ گفت اگر شما شہید شوید من چہم  
محتاج مشائخ دیگرے شوم نگذارم۔ اگر اسپ راتا زیا نہ می زدم نمی گذاشت و اگر برکاب می  
زدم مضبوط گزرتے دست بردارنے شد و اگر ارخان عنان اسپ مے کر دم ہم نے گذاشت  
آخر مرا تہ آمد گفتم اجازت است بگذار مرا۔ باز نگذاشت گفت در ہر چہار طریقہ مرا اجازت بدہید  
گفتم شما احمق ہستی ہم نگذاشت آخر باز بقہر گفتم در ہر چہار طریقہ اجازت است۔ مطلب آنکہ  
از وجہ خود خلاص کنم۔ چون از مقدمہ جنگ فارغ شدہ بجائے خود رسیدیم اور ابہ طریق  
نصیحت گفتم آن چہ شدنی بود در باب اجازت شد الحال شمار لازم کہ کمہمت بستہ شب  
در روز در سائل طریقہ حضرات ما اشتغال دارید۔ بعد از چند سال مرخص بطرف ہرات شدند  
حق تعالی جل شانہ از نزد فضل خود بامداد توهمات حضرت ما قلبی در وحی فداہ آں چنان تاثیرات  
قویہ با و از زانی فرمود کہ در اول روز کوہستان از نواحی غوری صد کس ربقہ ارادت در گردن  
انداختہ داخل طریقہ شدند و جذبات قویہ و حالات جلیتہ او شان را دست داد تا حال  
بفضل ایزد متعال در عروج و ترقی است حق سبحانہ اورا بانوار واسرار و مواجید فیوضات  
و برکات بھمن پیران کبار منور گردانیدہ مرد با کمال و تجستہ احوال اشاعت طریقہ می نماید  
چنانچہ از ہم مردم را رنگین ساختہ و بسیار کساں را اجازت دادہ کہ سیزدہ کس از ان معلوم  
ایں فقیر است تا حال در ان حدود شرف در و دارند و مردمان را فیوض و برکات می رسانند۔ نام  
ہائے خلفای ایشان این است :-

اول ملائسن صاحب۔ در ذرہ دزد مے باشند کہ از ملک فراہ است صاحب  
کرامات و خوارق عادات است۔ یکے از کرامات او این است کہ یک ملا آمدہ برو  
زبان طعن کشاد کہ شرط ارشاد کثرت علم است و تو چندان علم نداری۔ او گفت عطائے  
الہی و برکت او در کار است از علم رسمی چیز نے کشاید فضل باید۔ آں ملا گفت کہ شما چہ برکت  
دارید۔ در آں جا بچہ نوزادہ چہل روزہ بود۔ ملائسن صاحب گفت کہ اگر ایں بچہ نوزادہ زبان  
خود را بند کر الہی جبر بیان مے کند برکت من معلوم مے کنی۔ گفت بلے۔ ہاں بچہ کہ در گوارہ بود ،  
اشارت کرد کہ بگو لا الہ الا اللہ آں بچہ بزبان فصیح گفت لا الہ الا اللہ ملازم شدہ  
داخل طریقت شد۔

دویم سیادت پناہ حقائق و معارف آگاہ حافظ ملا عبد الخالق اخوند۔ در ولایت

آزہ سکونت دارد۔

۳۱۰، سیادت پناہ قاضی ملا رسول اخوندزادہ در ولایت صدہ استقامت دارد

چهارم، غلام اخوند کہ در شہر ہرات سکونت می دارد۔

پنجم، ملا عطا محمد اخوند در شہر ہرات مے باشد۔

ششم، ملا ہماں اخوند در ولایت گلستان مے باشد۔

ہفتم، ملا شہسوار اخوند عرب ساکن زنداور از حد و دقندھار۔

ہشتم، ملا دین محمد اخوند در بکو اسکونت می دارد۔

نہم، قاضی نور محمد صادق اخوند در قیصار می باشد۔

دہم، ملا فیض محمد اخوند در فرہ مے باشد۔

یازدہم، ملا محمد رسول در ساغری باشد۔

دوازدهم، ملا الف اخوند در ولایت گور زنگ باشد۔

سیزدهم، ملا جلال اخوند در خدمت اوشاں مے باشد۔ و این ہمہ سیزدہ تن ہچشم

خود دیدہ ام کہ ہر یک صاحب کمال و حالات قویہ دارند۔ این سیزدہ مردم در اول سالہا مجاز شدہ اند الحال کہ زمانہ بسیار گذشتہ خلفاء اوشاں بسیار بسمع ما رسیدہ۔

ثانیاً معروض آں کہ در حلقہ این حلقہ بگوش در اول وہلہ جذبات دآہ و نعرہ و بے تابی و

گرہیا و خندہ و تمقہ و بے خودی و غیبت و استغراق مے بودند حتی کہ در بعض اوقات ہمہ

اہل حلقہ کہ گاہ مے پنجاہ و گاہ مے بصد کس رسیدہ بودند بے طاقتیہا مے کہ دند و برہم می افتاوند

الحال آں احوال باں منوال نماندہ مگر دو کس را گاہ مے آں اضطرابات دست مے دہد گاہ مے

نہ۔ و بجائے آں حالات استغراق و محویت و حضور و آگاہی بحق تعالی سبحانہ غالب می

باشد۔ بعضے مردماں را در حالت صلوة کیفیتے رومے دہد کہ بجز گفتن تکبیر تحریمیہ در قیام

بیہوش شدہ استادہ مے باشند تا کہ وقت صلوة خارج شدہ مے رود و آں شخص بہماں

حالت باقی باشد باز بزمین مے افتد مانند مردہ و کسے را این در رکوع دست مے دہد و

کسے در سجود و کسے را در شہد و بعضے را بعد از گذشتن وقت نماز و بعضے بعد از گذاردن نماز بانفاقہ

مے آیند و بعضے در حالت ذکر و بعضے در حالت مراقبہ و بعضے بغیر آں جسد و بدن خود را مانند خانہ

ویا مثل کوہِ کلاں مے بینند و بعضے ہمہ زمین را از حسد خود پُر مے یابند و بعضے خود را چنان طویل می بینند کہ گویا سر خود با آسمان مے ساینند بلکہ ازاں مے گذرانند و بعضے بجز وجود خود بیچ نئے بینند و بعضے ہمہ را حق مے انگارند بلکہ ہمہ او است مے دانند و بعضے آواز کلمہ انا الحق از ہر عضو و بن مومے خود مے شنوند و بزبان گفتن نئے توانند و ایں حالات بعضے را تا مدت طویلہ و بعضے را تا مدت قلیلہ می ماند بعد ازاں منقطع می شود و حالات دیگر رومے زہد و بعضے را کشوف ناسوتیہ و بعضے را کشوف ملکوتیہ حاصل مے شود و بعضے را حالت جو عیہ چنان غلبہ مے نماید کہ بہ تیج چیزے سیر نئے شنوند بلکہ گویند کہ اگر بار اشتہر گندم خام مے خورم سیر نئے شوم۔ قربان حضرت شوم ایں چہ حالات است اطلاع فرمایند و در حلقہ مولوی میر باز صاحب و ملا دوران صاحب و مولوی محمد جاناں صاحب و ملا خان محمد صاحب و ملا امان اللہ صاحب و مولوی محمد عادل صاحب و مولوی میر واعظ و ملا ہیبت اخوند صاحب و مولوی شیر محمد صاحب ایں احوالات جذبات و آہ و نعرہ و ناله و اضطراب و استغراق و بے خودی و غیبت و محویت زیادہ از حد است کہ مشایخ ایں ولایت و علماء ایں دیار ندیدہ و نشنیدہ اند ازیں جہت بہا بے نوابان و غریبان حسد و بغض و کینہ و عداوت می ورنزند ہر ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ وایانا۔ اندک چیزے از احوال خود و خلفاء و سائر مسترشدان آن حضرت نوشتہ شد و ایں ہمہ حالات و فیوضات و برکات کشفیات و کرامات از آن حضرت است قلبی و روحی فدا ہ

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد  
 احسان ترا شمار نتوانم کرد  
 مگر بر تن من زباں شود ہر مومے  
 یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد  
 او بجز نائی و ما بجز نشی نہ ایم  
 او دے بے ما و ما بے وے نہ ایم  
 نے کہ ہر دم نغمہ آرائی کند  
 فے الحقیقت از دم نائی کند  
 نیاوردم از خانہ چیزے نخست  
 تو دادی ہمہ چیز و من چیز تست  
 ایں بے عمل بے کردار و سیاہ چیز نیست کہ خود را در میان آرد۔ ثانیاً آن کہ اگر مسند امام المسلمین حضرت نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوع یا قلمی بدست آید برائے فقیر خریدہ مہربانی فرمودہ ارسال دارند۔ تنگی وقت بسبب تہیاری و انگی خراسان و کثرت احوال حلقہ بگوشان کہ بہ یمن انفاس قدسی اساس نقد وقت ایشان است حوصلہ تفصیل نہ داشت مع آن کہ مخدوم زادہ ام صاحب در طلب جواب کرامت نامہ استعجال

فرمودہ اند۔ اس لاشعے راجوں رزانت تقریر و متانت تحریر نیست ہر جائے کہ خطائے رفتہ  
باشد بحسن الطاف کریمانہ اصلاح فرماید زیادہ حدادب۔ صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ و صحبہ  
اجمعین ۛ

## مکتوب بیست و دوم بنام ملا میر واعظ صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد، فالسلام المسنون و  
الدعاء المشحون۔ من الفقير الحقير لاشئ دوست محمد المعروف بالحاجي كان  
الله له عوضا عن كل شئ۔

على اخي الشريف العزيز ملا مير واعظ صاحب سلمه الله تعالى عن حوادث  
الزمان والنوائب ان احوال هذا المكان من كل الوجوه قرين بحمد الله سبحانه  
المستول من الله تعالى سلامتكم وعافيتكم وثباتكم على الشريعة والطريقة الحقيقية  
فانها فوق الكرامة ويرحم الله عبدا قال امينا۔

فاعلم يا اخي قد ظهرت وبدعت في هذه الزمان فرقة وهابية تسمى انفسها  
بالمحدثين وبسبب خبث الباطن وفساد العقيدة طال لسانها في ذم امامنا حضرة  
النعمان بن ثابت الكوفي امام المفسرين والمحدثين وانكرت من اجتهاد الائمة  
المجتهدين المتقدمين والمتأخرين وحصر المذاهب الاربعة وقد اتفق على حصرهم  
علماء السلف الصالحين فصار حصرهم ثابتا باعقاد الاجماع وايتن بعون الله تعالى  
جل شانہ شمة من مناقب الامام الموصوف ونبذة من دلائل حصر المذاهب  
الاربعة رغما للانف المخاصمين الطاغين في شان الائمة المجتهدين۔ فاقول يا الله  
التوفيق من الكتاب المستطاب المسند للامام الاعظم اعني حضرة النعمان بن  
ثابت الكوفي رحمة الله عليه المعروف في الآفاق بمسند الخوازمي۔ الباب الاول  
في ذكر شئ من فضائل التي تفردها اجماعا فنقول وبالله التوفيق مناقبه وفضائله  
كالخصي لا تعد ولا تحصى ولا يمكن ان يستقصى لكن الفضائل التي تخص وتفردها  
ولم يشاركه اجماعا من بعده احد فيها يمكن احصائها وضبطها في عشرة انواع۔



الأول، في الأخبار والآثار المروية في مدحه دون مدح من بعده -  
 الثاني في أنه ولد في زمان الصحابة والقرن الذي شهد له رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم بالخيرية دون من بعده -

الثالث، في أنه روى عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم دون  
 من بعده -

الرابع، في تبرُّزه في عهد التابعين للفتوى دون من بعده -  
 الخامس، في أنه تلمذ واستفاد من اربعة آلاف من التابعين وغيرهم  
 دون من بعده -

السادس، في روايته عن الكبار من التابعين وعلماء المسلمين دون من بعده -  
 السابع، في أنه اتفق له من الاصحاب العظماء المجتهدين ما لم يتفق لاحد  
 من بعده -

الثامن، في أنه اول من استنبط الاحكام واسس قواعد الاجتهاد وبالغ في  
 الاحكام دون من بعده -

التاسع، في أنه لم يقبل العطايا عن خلفاء البرايا بل افضل من كسبه على جماعة  
 الفقهاء دون من بعده -

العاشر في وفاته وشهادته بسبب تورعه عن الدنيا واجاهها دون من بعده -  
 اما الاول، فقد اخبرني الصديق الكبير شرف الدين احمد بن مؤيد بن موفق بن  
 احمد المكي قال الشيخ الزاهد محمد بن اسحق السراجي الخوارزمي انا ابو حفص عمر بن احمد  
 الكراسي انا الامام ابو الفضل محمد بن حسن الناصبي حدثنا ابو القاسم بن طاهر البصري  
 حدثنا ابو يوسف احمد بن محمد الواعظ في رباط ابراهيم بن ادهم حدثنا ابو عبد الله  
 محمد بن نصر الوراق قال انا ابو عبد الله المأمون بن احمد بن خالد حدثنا ابو علي بن  
 احمد بن علي الحنفي حدثنا فضيل بن موسى السينائي عن محمد بن عمر عن ابي سلمة عن  
 ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في  
 امتي رجل يقال له ابو حنيفة هو سراج امتي يوم القيامة - وعن ابي سلمة عن ابي  
 هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان في امتي رجلا وفي حديث

القصرى يكون فى امتى رجل اسمه نعمان وكُنيتُه ابو حنيفة هو سراج امتى هو سراج  
 امتى هو سراج امتى. عن ابان بن ابى عياش عن انس بن مالك قال قال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم سيأتى من بعدى رجل يقال له نعمان بن ثابت ويكنى ابا حنيفة  
 ليحيى دين الله وسنتى على يده. عن نافع عن ابن عمر رضى الله تعالى عنه قال قال  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يظهر من بعدى رجل يعرف بابى حنيفة يحيى الله  
 سنتى على يديه. عن عبد الله بن مغفل قال سمعت امير المؤمنين على بن ابى طالب  
 رضى الله تعالى عنه يقول الا انبئكم برجل من كوفان من بلد تكوه هذه او من كوفتكم هذه  
 يكنى بابى حنيفة قد ملئ قلبه علماً وحكماً وسيهلك به قوم فى اخر الزمان الغالب  
 عليهم التنافر يقال لهم البنانية كما هلكت الرافضة بابى بكر و عمر رضى الله تعالى  
 عنهما. عن سعيد عن الضحاك عن ابن عباس رضى الله تعالى عنه قال يطلع بعد النبى  
 صلى الله عليه وسلم بدر على جميع خراسان يكنى بابى حنيفة رضى الله تعالى عنه حدثنا  
 الحسن بن اسمعيل بن الحسن عن ابى عبد الرحمن عن الزهارة قال شهدت حماداً و جاءه  
 ابو حنيفة فقال له حماد يا ابا حنيفة انت نعمان بن ثابت الذى ذكر لنا ابراهيم قال سقا  
 الله زمانا يكون فيه رجل يقال له نعمان يكنى بابى حنيفة يحيى احكام الله تعالى رسول  
 وجرى بعده ابد ما بقى الاسلام ولا يهلك من اتخذها وعمل بها فان انت لقيته فاقرأه  
 منى السلام. عن كعب الاحبار قال انى لاجد اسامى العلماء واهل العلم مكتوبة بصفاة  
 وانسابهم اهل زمان <sup>زمان</sup> وانى لاجد اسم رجل يقال له نعمان بن ثابت يكنى ابا حنيفة و  
 اجده شانا عظيماً فى العلم والفقه والعبادة والحكمة والزهادة قد ساد اهل زمانه  
 من اهل العلم فمن تبعه اهتدى وهو بداهم يعيش مغبوطاً ويموت شهيداً. عن  
 عبد الله بن المبارك قال اخبرنى ابن لهيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 فى كل قرن امتى سابقون و ابو حنيفة سابق هذه الامة. قال سمعت الامام الشافعى  
 يقول انى لا تبرك بابى حنيفة رحمه الله واجئ الى قبره فاسأل الله تعالى للحاجة  
 عند قبره فما تبعه عنى حتى تنقضى والنشدنى الصديق الكبير شرف الدين احمد بن  
 المؤيد المكي الخوارزمى قال انشدنى الصديق العلامة صديق الامة ابو المؤيد موفق احمد  
 المكي لنفسه هـ

رسول الله قال سراج ديني

وامتنى الهداة ابو حنيفة

غدا بعد الصحابة في الفتاوى

لاحمد في شريعته خليفة

سدى ديباج فتياها اجتهاد

ولحمته من الرحمن خليفة

اما النوع الثاني، من مناقبه وفضائله التي لم يشارك فيها من بعده من ارباب

المذاهب انه ولد في زمن الصحابة على ما أنبأني الشيخ المصنف شيد الدين الى آخر

قال سمعت من اخوة بن داود بن علي بن ابي سعيد قال ولد ابو حنيفة سنة احدى و

ستين ومات سنة مائة وخمسين وهذا القول تفرد به الحسن الخلال فاما القول المشهور

انه ولد سنة ثمانين من الهجرة الى آخر الاسناد وعن ابي سعيد قال سمعت الواقدي يقول

سمعت حماد بن ابي حنيفة يقول ولد ابي سنة ثمانين وهكذا اخبرني الحافظ ابو القاسم

طلحة بن محمد بن جعفر الصفا في مسنده وقال اي ابو حنيفة توفي في ايامي عبد الله بن جعفر

بن ابي طالب وابو امامة الباهلي، واثلة بن الاسقع وعمر بن حريث وعبد الله بن ابي اوفى

وجماعة من الصحابة يقول اضعف عباد الله محمد العزلي الخوارزمي فثبت بهذا انه ولد في

زمن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو من اهل القرن الذي شهد لهم رسول

الله صلى الله عليه وسلم بالخيرية ووصفه بالعدالة فان اصحاب الحديث اختلفوا

فمنهم من جعل ابا حنيفة من القرن الثاني وقد اجمعوا ان ولادته كانت في القرن الاول

واجتهد في القرن الثاني انشدني صدق الامم ابو المؤيد الموفق بن احمد المكي الخوارزمي

لنفسه

غدا مذهب نعمان خير المذاهب كذا القصر الوضاح خير الكواكب

تفقه في خير القرن مع التقى فذهب لاشك خير المذاهب

واما النوع الثالث، من مناقبه وفضائله التي لم يشاركه فيها من بعده انه روى

عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فان العلماء اتفقوا على ذلك ان اختلفوا

في عددهم منهم من قال اثم ستة رجال وامرأة ومنهم من قال خمسة وامرأة ومنهم من

قال سبعة وامرأة -

واما النوع الرابع، من مناقبه وفضائله التي تفرد بها ولم يشارك فيها من بعده انه

اجتهد وافتي في زمن التابعين رحمة الله تعالى عليهم اجمعين - وقال صاحب اللامع

وشارحه الطحاوي والفقير ذرعه عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه سقاه علقه  
وحصده ابراهيم النخعي وداسه حماد وطحنه ابو حنيفة وعجنه ابو يوسف وخبزها محمد و  
سائر الناس يأكلون من خبزهم وقد نظم بعضهم فقال هـ

الفقير ذرع ابن مسعود وعلقه حاصد يثر ابراهيم داس  
نعمان طاحنه يعقوب عاجنه محمد خابزو الاكل الناس

وقد ظهر عليه بتصانيفه كالجامعين والزيادات والنوادير حتى قيل انه صنّف في  
العلوم الدينية تسعمائة وتسعة وتسعين كتاباً ومن تلاميذه الشافعي رضي الله تعالى  
عنه وتزوج بامر الشافعي وفوض اليه كتبه وماله فصارت الشافعي فقيهاً ولقد انصف الشافعي  
حيث قال من اراد الفقير فليلزم اصحاب ابي حنيفة فان المعاني قد تيسرت لهم والله  
ما صرت فقيها الا بكتب محمد بن الحسن وقال اسمعيل بن ابي رجاء رأيت محمد في المنام  
فقلت ما فعل الله بك قال غفر لي قال لو اردت ان اعذبك ما جعلت هذا العلم  
فيك فقلت له فابن ابو يوسف قال فوقنا بدجتين قلت فابو حنيفة قال هي هات  
ذاك في اعلى عليين وكيف وقد صلى الفجر بوضوء العشاء اربعين سنة وجر خمسا و  
خمسين حجة ورأى ربه في المنام مائة مرة ولها قصة مشهورة وفي الحجة الاخيرة استاذن  
حجة الكعبة بالدخول ليلاً فقام بين العمودين على رجله اليمنى ووضع اليسرى على  
ظهرها حتى ختم نصف القرآن ثم ركع وسجد ثم قام على رجله اليسرى ووضع اليمنى  
على ظهرها حتى ختم القرآن فلما سلم بكى وناجى ربه ما عبدك هذا العبد الضعيف  
حق عبادتك لكن عرفك حق معرفتك فهب نقصان خدمته لك مال معرفتك فهتف  
ها تف من جانب البيت يا ابا حنيفة قد عرفتنا حق المعرفة وقد خدمتنا فاحسنت  
لخدمتنا وقد غفرنا لك ولمن اتبعك فمن كان على من هبك الى يوم القيامة متقيل لابي حنيفة  
بمبلغت ما بلغت قال ما بخلت بالافادة وما استنكفت عن الاستفادة قال مسافر  
بن كدام من جعل ابا حنيفة بينه وبين الله رجوت ان لا يخاف وقال فيه شعره  
حسبي من الخيرات ما اعدت<sup>ه</sup> يوم القيامة في رضي الرحمن  
دين النبي محمد خير الوري ثم اعتقادي مذهب النعمان  
وعنه عليه الصلوة والسلام ان آدم افتخر بي وانا افتخر برجل من امتي اسمه نعمان

وكنيته ابو حنيفة هو سراج امتي - وعنه عليه الصلوة والسلام ان سائر الانبياء يفتخرون  
 بي وانا افتخر بابي حنيفة من احبه فقد احبني ومن ابغضه فقد ابغضني كذا في التقدمة  
 شرح مقدمة ابى الليث وقال في الضياع المعنوي وقول ابن الجوزي ان موضوع  
 تعصب لانه سري بطرق مختلفة - وروى الجرجاني في مناقبه بسند سهل بن عبد الله  
 التستري انه قال لو كان في امة موسى وعيسى مثل ابى حنيفة لما هودوا ولما انتصروا  
 ومناقبه اكثر من ان تحصى وصنف فيها سبط ابن الجوزي مجلدين كبيرين سماه الاتصاف  
 لامام ائمة الامصار وصنف غيره اكثر من ذلك -

والحاصل ان اباحنيفة نعمان من اعظم معجزات المصطفى بعد القران حسبك  
 من مناقبه اشتها رغبه ما قال قولا الا اخذ به امام من الائمة الاعلام وقد جعل  
 الله للحكم لا صحابه واتباعه من زمنه الى هذه الايام الى ان يحكم بمد هبه عيسى عليه  
 الصلوة والسلام وهذا يدل على امر عظيم اختص به من بين سائر العلماء العظام كيف  
 لا وهو كالصديق رضى الله عنه له اجرة واجرم من دون الفقه والفقه فرغ احكامه  
 على الاصول العظام الى يوم الحشر والقيام وقد اتبعه على مذ هبه كثير من الاولياء  
 الكرام ممن اتصف بثبات المجاهدة وركض في ميدان المشاهدة كابراهيم بن ادهم  
 وشقيق البلخي ومعروف الكرخي وابى يزيد بسطامي وفضيل بن عياض داود الطائي و  
 ابى حامد اللفاف وخلف بن ايوب وعبد الله بن المبارك ووكيع بن الجراح وابى  
 القاسم وغيرهم ممن لا يحصى له عدد ان يستقصى فلو وجد وافيه شبهة ما اتبعوه و  
 لا اقتدوا به ولا وافقوه وقال الاستاذ ابوالقاسم القشيري في رسالة مع صلابة في  
 مذ هبه وتقدمه في هذه الطريقة سمعت الاستاذ ابا على الدقاق يقول انا اخذت  
 هذه الطريقة من ابى القاسم النصر ابادي قال ابوالقاسم انا اخذتها من الشبلي و  
 هو اخذها من السري السقطي وهو من معروف الكرخي وهو من داود الطائي وهو اخذ  
 العلم والطريقة من ابى حنيفة وكل منهم اثني عليه واقرب فضله فعبالك يا اخي المر  
 يكن اسوة حسنة في هؤلاء السادات لكبارا كانوا امتهم في هذا الاقرار والافتخار  
 وهم ائمة هذه الطريقة واسر باب الشريعة والحقيقة ومن بعدهم في هذا الامر فالهم  
 تبع وكل من خالف ما اعتدوا به هودوا ومبتدع وبالجملة فليس ابو حنيفة في زهد ورعه

وعبادته وعلمه وفهمه بمشاركته وما قال فيه ابن المبارك هـ

لقد زان البلاد ومن عليها  
 بأحكام واثار وفقه  
 فما في المشرقين له نظير  
 فقام مشمراً شهراً الليالي  
 فمن كابي حنيفة في علاه  
 رأيت العائبين له سيفاً  
 وكيف يحل ان يؤذى فقيه  
 فقد قال ابن ادريس مقالاً  
 بان الناس في فقير عيال  
 امام المسلمين ابو حنيفة  
 كآيات الزبور على الصفيه  
 ولا في المغربين ولا بكوفه  
 وصام نهارة لله خيفه  
 امام للخليفة والخليفه  
 خلاف الحق مع حجج ضعيفه  
 له في الارض آثار شريفه  
 صحيح النقل في حكم لطيفه  
 على فقه الامام ابي حنيفة

فلعنة ربنا اعداد رمل

على من رد قول ابي حنيفة

وقد ثبت ان ثابتاً والدا الامام ادرك الامام علي بن ابي طالب فد عال ولد تربيت  
 بالبركة وصح ان ابا حنيفة سمع الحديث من سبعة من الصحابة كما بسط في او اخر منية  
 المفتي وادرك بالسنة نحو عشرين صحابياً كما بسط في اوائل الضياء وقد ذكر الامام العلامة  
 شمس الدين محمد ابوالنصر ابن عرب شاه الانصاري الحنفي في منظومة الالفية المسماة  
 بجواهر العقائد ودرر القلائد ثمانية من الصحابة ممن روى عنهم الامام الاعظم ابي  
 حنيفة رحمة الله تعالى عليه عليهم اجمعين حيث قال هـ

معتقد اي مذهب عظيم الشان  
 التابعي سابق الائمة  
 جمعاً من اصحاب النبي ادركا  
 طريقة واضحة المنهاج  
 وقد روى عن انس وجابر  
 اعني ابا الطفيل ذا  
 قد روى الامام وبنيت عجره  
 ابي حنيفة المفتي التعمان  
 بالعلم والدين سراج الامة  
 اشرفهم قد اقتضى وسلكا  
 سالمته من الضلال الداجي  
 وابي اوفى كذا عن عامر  
 ابن واشله وعن ابن جزء  
 هي التمام وتوفي ببغداد

بدانکہ اے برادر کلمہ چند بنا بر حصر مذاہب اربعہ از کتاب مستطاب شرح سفر سعادتہ کہ از  
تصنیف شیخ عبدالحق محیث الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ رحمتہ واسعہ است منہ نگاریم تا دفع تشویش  
از دلہاء مترددین دور گردد و صاحب کتاب مذکور منشأ اختلاف ائمہ و اسامی اوشاں با تفصیل  
تاریخ ولادت و انتقال و اسبقیت و لاحقیت ہر یک ازین چہار امامان مشہورہ بیان ساختہ  
اند بعد از ان فرمودہ اند کہ ایں چہار تن از امامان دین و مقتدایان ملت اند کہ ضبط و ربط احایث  
واقوال صحابہ و سلف و تطبیق و توفیق میان آہنا نمودہ و تفسیر و تادیل و بیان ناسخ و منسوخ کردہ  
و غایت بذل مجہود درین باب فرمودہ استنباط احکام بقیاس و اجتہاد از نصوص کتاب و  
سنت نمودند و غیر مجتہدان را جز تابع ایثاں بودن چارہ و سبیلے نیست و مشلخ طریقت  
و بزرگان ایثاں ہم ہرین مذاہب بودند یارب مگر آہنائے کہ ایثاں بجائے اجتہاد رسیدہ  
و موافق یا مخالف ایثاں برائے خود اجتہاد مے نمودہ باشند و اللہ اعلم۔ و آنکہ گویند الصوفی  
لانذہب لہ نہ باین معنی است کہ اورا در دین مذہبے نیست و تابع مذاہب نہ و ہر چہ خاطرش  
خوش دارد و دش بدان حکم کند ہم بدان عمل کند بلکہ توجہش چنانکہ گفتہ اند آنست کہ وے در بعضے  
مواضع از مذاہب آنچه در ان ورع و احتیاط بیشتر یا بد اختیار کند ہر مذہب کہ باشد و یا  
آنکہ ہر مذہب اہل حدیث کہ ہر چہ حدیث صحیح یا بد بدان عمل کند محققاں گویند کہ ایں نیز علی  
الاطلاق صحیح نہ بود تحقیق آن است کہ ہم از روایات مذہب خود کہ آن را اختیار کردہ اند و وجہ اقتدا  
ساختہ است روایتے اختیار کند کہ احوط بود یا موافق ظاہر حدیث صحیح باشد اگر چہ ظاہر  
روایت و مشہور از ان مذہب نہ بود و الا تفرق مذہب و تعدد وجہتہ موجب تفرق اعمال  
ظاہر گردد و از انجا سرایت بہ تفرق و عدم ضبط احوال باطن کند و فرمودہ اند کہ قبلہ توجہ یکے باید  
چہ امام شریعت و چہ شیخ طریقت تا بنا توجید حکم و قدم تحقیق را سخ گردد چہ تشعب و تفرق  
اصل موجب تشعب و تشتت فرع بود پس ضبط نفس باصل مرجوع الیہ فقہا و اصولاً و  
تصوفاً لازم بود کذا ذکرہ بعض المحققین من فقہاء الصوفیۃ و آنچه در حدیث است کہ اسْتَفْتِ  
قَلْبَكَ یعنی فتوے از دل خود طلب کن و ہر چہ فرماید و بد آنچه حکم کند بدان روایں در صورت  
تردد و تذبذب است یعنی آن جا کہ دلائل از قرآن و احادیث و اقوال علماء مختلف آیند و  
تعارض نماید و در دائرہ تبحر و تردد انگند حاکم درین صورت تخری قلب و ترجیح ادست تا از ان  
اقوال آنچه دل نشین او گردد اختیار کند و عمل نماید و آن نیز در مادہ قلب مطہر مزگی منور بنور ایمان

و تقوی است کہ بنور فراست کہ در جوہر ایمان ابداع نموده اند آنچه حق است در یاد آن شوق  
اختیار کنند کہ خیر و صواب در آن بودند نہ آنکہ ہر چہ در دلش افتد ہم بر آن عمل کنند بدون رجوع بدلائل  
شرعیہ کہ این سخن روئے بجانب الحاد و اباحت دارد و پائی لغزش جاہلان است بالجملہ  
مذہب حق و طرق وصول بمنزل مقصود و ابواب در آمد خانہ دین این چہار است و سہ کہ راہ  
ازیں راہ ہا دور کے ازیں در ہا اختیار نمود بہرہ دیگر رفتن عبث و یادہ باشد و کارخانہ عمل را  
از ضبط و ربط بیرون افگندن و از راہ مصلحت بیرون افتادن است و اگر قصد سلوک طریق  
دوع و احتیاط دارد ہم از مذہب واحد مختار روایتی کہ دلہش احسن و قوی و فائدہ اش اعم  
و اتم و احتیاط در آن اکثر و اذ فر بود اختیار کنند و بہرہ رخصت و مسالہ و حیلہ اندوزی برود این طریق  
متاخران است و شک نیست کہ این طریقہ محکم تر و مضبوط تر است۔ و حجتہ این طائفہ این  
است کہ ہمہ متمسک بکتاب و سنت اند و مقتدایان دین اند دیگر تبیین و تخصیص را وجہ  
چہ باشد و نص فَاَسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ و اشارہ حدیث  
اصحابی كَالْبُحُورِ فَبِآيْتِهِمْ اِقْتَدَيْتُمْ اہتدیتم نیز ہم بین است یعنی چیزے کہ شما  
ندانید از اہل علم پرسید و از ایشان بیاموزید۔ و فرمودہ اصحاب من ہم چوستارگان اند و ہمہ  
راہ نمابندگان اند۔ و علماء دیگر را در حکم ایشان دانید و این مذہب بظاہر بانصاف نزدیک تر  
نماید و بفہم زودتر آید و لیکن قرارداد علماء و مصلحت دید ایشان در آخر ماں تعیین تخصیص مذہب  
است و ضبط و ربط کار دین و دنیا ہم و بیں صورت بود از اول مخیر است ہر کدام را اختیار نماید  
صورت دارد و لکن بعد از اختیار یکے بجانب دیگر رفتن بے توہم سوئے ظن و تفرق و تشعب  
در اعمال و احوال نخواہد بود قرارداد متاخرین علماء برین است و ہوا المختار و فیہ الخیر۔ اما در بیں  
روزگار پسین مجتہدین کہ در فقہ و حدیث و زہد و دوع و عبادت مشہور و معروف ہوندا حدیث  
واقوال صحابہ را تتبع نموده و نسخ را از نسخ و صحیح را از سقیم جدا ساختہ و تحقیق و تاویل آن فرمودہ  
تطبیق و توفیق میان آن ہادادہ مذہبے قراردادہ اند۔ عوام مسلمانان را بلکہ علماء را در بیں روزگار این  
قوت و طاقت کجا است کہ این کار از دست ایشان آید۔ ایشان را غیر متابعت مجتہدین  
کردن و در پے ایشان رفتن سبیلے نبود و چارہ نہ والعہدۃ علیہم این کار متقدین مجتہدین ایسر  
بود و تحقیقت بے قیاس و اجتهاد کار از پس سرود باخر دست بآں زدن ضرورت افتد و  
دلائل حجیت قیاس و وجوب عمل بدین در شرح خاتمہ کتاب معلوم گردد انشاء اللہ تعالی۔ و حکم



مجتہد تحقیقت حکم کتاب و سنت است و لکن چون این حکم در آن جا پوشیدہ است و  
صریح نہ پس مجتہدان دین و امامان راہ یقین آن حکم مکنونہ و مستورہ را بر منصفہ ظہور آوردہ و ایما  
و اشارت را بہ تصریح مبدل ساختہ جز اہم اللہ تعالیٰ عننا خیر الجزاء۔

**وصل** در اذہان بعضے مردم چنان در آمدہ کہ مذہب امام شافعی موافق حدیث است

و سلوک طریقہ اقتداء و اتباع در مذہب ایشان بیشتر است و مذہب ابو حنیفہ مبنی بر  
رائے و اجتہاد است و مخالف احادیث۔ این سخن غلط محض است و جہل صریح۔ آخر نہ در

اجتہاد حفظ کتاب اللہ و حفظ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و معرفت اقوال سلف  
شرط است و بے آن درست نیست۔ و چون قیاس و اجتہاد آن امام عظیم را عظیم الشان

اقدام و اسبق و مقدم و مسلم تمام امت است این گمان را مجال نبود مانا کہ سبب وقوع درین  
در طہ آن بود کہ بعضے محدثین کہ در مذہب امام شافعی بودند در کتابہا کہ تصنیف کردند چنانچہ

مصانح و مانند آن دلائل مذہب خود را تتبع و تفحص نمودہ جمع کردند و در احادیث مذہب حنفی  
برہ طعن و جرح رفتند و اینہا بے گوشہ تعصبی نخواہد بود و اکثر ایشان بابی حنیفہ بے گوشہ

تعصبی نباشند عفی اللہ عنہم۔ نظر در کتب حنیفہ کہ در دیار عرب مشہور است باید انداخت  
تا حقیقت حال منکشف گردد و درین مذہب مواہب الرحمۃ کتابے است شارح او

التزام کردہ است کہ دلیل او از آیات قرآن و احادیث صحیحین بیارد کتاب ہدایہ در دیار ما  
مشہور و معتبرترین کتابہا است نیز درین وہم انداختہ چہ مصنف نے در اکثر بنا کار بر دلیل

معقول نہادہ و اگر حدیثے آوردہ نزد محدثین خالی از ضعف نہ غالباً اشتغال وقت آن استاذ  
در علم حدیث کم تر بودہ است و لکن شرح شیخ ابن الہمام جزاہ الشریح الجزاء تلافی آن نمودہ و

تحقیق کار فرمودہ است و گفتہ اند کہ نزد فی اے نزد امام ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدقہا  
بود کہ احادیث مسموعہ خود را در آن ضبط کردہ و گفتہ اند کہ مشایخ او کہ از ایشان استماع حدیث

کردہ رائے جمع از صحابہ کہ از ایشان شنیدہ از تابعین سی صد کس بودند و آنہا کہ از فیے روایت  
سندے کردہ اند یا صد کس اند و مجموع استاذان فیے در علم چہار ہزار کس اند و جمعے آن را

بر ترتیب حروف تہجی جمع کردہ و چون احادیث کہ امام شافعی بدان اخذ کردہ و تمسک نمودہ  
است امام ابو حنیفہ بدان تمسک نہ نمودہ و اخذ نہ کردہ مردم گمان کردند کہ مذہب ابو مخالف

احادیث است و حالانکہ درین جا احادیث دیگر است صحیح و قوی تر است از آن کہ وے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر آن تمسک نموده و بجهت آن احادیث کہ متمسک امام شافعیؒ است  
 ترک داده و اکثر متمسکات او در صحیحین است و این معنی تفصیل بیان کرده اند و اثبات نموده  
 اند۔ و فی الحقیقت مذہب حنفی جامع معقول و منقول است و مانا کہ در اغلب اوقات و  
 احوال عادت کریمہ آن امام آن بوده کہ در تفہیم و تبیین مذہب خود بجهت رعایت طبع عامہ  
 خلق کہ مجہول اند بر تطابق معقول و منقول و تائید نقل بعقل اقتضای بر دلیل معقول کرے و بقصد  
 تسلیہ و تشفیہ طبع ایشان در کشف و تبیین آن کوشیدے والا اصل تمسک استدلال اد  
 بکتاب و سنت و اقوال سلف بود خود چه صورت دارد کہ بے رجوع بکتاب و سنت  
 و اجماع تمسک بقیاس کند و حالانکہ شرط عمل ہر آن عدم آن اصول است چنانکہ در کتب  
 اصول فقہ بر مذہب ایشان مقرر شدہ است و این دلائل عقلیہ ایشان در حقیقت برائے  
 تائید و ترجیح بعضے احادیث بر بعضے بموافقت وے مرقیاس را و لابد از احادیث آنچہ موافق  
 بقیاس بود ارجح است چنانکہ ہم در اصول فقہ قرار یافتہ نہ آنکہ قیاس در مقابل نص کردہ باشد  
 و نیز حکم بصحت و ضعف احادیث در زبان متأخرین برخلاف زبان سابق است چہ می تواند  
 کہ حدیثی در زبان ایشان صحیح باشد سبب اجتماع شرائط صحت و قبول و رد آن کہ یک واسطہ  
 بود میان ایشان و حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پس از ہجرت روایت دیگر کہ بعد از آن آمد  
 ضعیف پیدا شدہ پس از حکم متأخرین محدثین بضعف حدیثی لازم نیاید ضعف وے در زمان امام  
 ابوحنیفہ مثلا و این نکتہ ظاہر است و از کلام بعضے محققین کہ ذکر کردہ اند کہ حکم بتواتر و شہرت و  
 وحدت حدیث معتبر در صدر اول است و آلبا احادیث کہ در آن وقت از احاد بودہ  
 و بعد از آن بوجہ کثرت طرق بہر وجہ این علم و کثرت طالبان و جامعان کہ بعد از آن پیدا شدہ  
 بمرتبہ شہرت رسیدہ باشد استیناسے باین معنی توان یافت و امام اعظمؒ بجهت رعایت  
 امتیاز و وفور فضل و کمال مغبوط و محسود عالم بود متأخرین شافعیہ را چہ گوید کہ بعضے متقدمین را  
 نیز باں جناب حسد گونہ بود و در حقیقت ہر کہ فاضل تر محسود تر شافعیان را این حال است  
 اما امام شافعیؒ را بہ بینند کہ چہ مدح اصحاب وے می کند و می گوید کہ الناس کلہم عیال علی فقہ  
 ابی حنیفہ رحمہ اللہ و در شان امام محمد شیبانیؒ کہ شاگرد ابی حنیفہ است فرمودہ کہ اگر  
 اہل کتاب از یہود و نصاری تصانیف محمد رحمۃ اللہ علیہ بہ بینند بے اختیار ایمان آرند امام  
 حافظ ابو محمد بن حزم گفتہ کہ اصحاب ابوحنیفہ ہمہ متفق اند کہ حدیث ہر چند اسناد او ضعیف ہو

مقدم تہ و اولی تر از قیاس و اجتهاد است وے تا بحد ضرورت نرسد عمل بقیاس نہ کند و عمل بحدیث باقسام از دست نہد و امام شافعی قیاس را بر چندین از اقسام حدیث مقدم دارد درین مقام تفصیلاً است مذکور در علم اصول فقہ آنجا نظر باید کرد و از اقسام قیاس نیز جزو بقیاس مؤثر عمل نکند و قیاس متناسب و قیاس مشبہ و قیاس طرد ہمہ نزدیکے متروک غیر معمول ہا اند و در چندین مواضع قیاس را با حدیث ترک داده و امام شافعی عمل بقیاس کردہ و اگر آں را ذکر کنیم سخن درازی کشد و ابوحنیفہ تقلید صحابی را در آنچه صحابی با جہاد خود گوید واجب داند و شافعی گوید ہم رجال و سخن رجال ما بایشان در اجتهاد برابریم و ما ہم مجتہدانیم مجتہد را تقلید مجتہد دیگر نرسد۔ نقل است کہ امام ابوحنیفہ فرمودہ عجب از مردم است کہ مے گویند او فتویٰ بہ رائے خود مے دہد و حال آنکہ من بہرگز فتویٰ ندیم بد آنچه ماثور و مروی نیست۔ و امام حجتہ عبداللہ بن المبارک ازوے نقل کردہ کہ گفت آں چہ از احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آید فبا الراس والعین قبول کنیم و آنچه از صحابہ رسیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نیز اختیار کنیم و از گفت ایشاں نہ برآیم و لکن چیزیکہ از تابعین بیاید ما و ایشاں برابریم بایشاں مزاحمت کنیم و در تحقیق حق بحث و تفتیش نمایم۔ و از فضیل بن عیاض نقل است کہ اگر حدیث بر ابوحنیفہ آمدے متابعت آں کردے و اگر از صحابہ و قدمائے تابعین آمدے نیز براہ متابعت و اقتداء ایشاں رفتے والا جہاد نمودے۔ در کتب نوشتہ اند کہ اگر مسئلہ نزدوے رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمدے مدت مدید بیاران خود در آن بحث کردے و تحقیق و تفتیش نمودے پس از آن جواب دادے و یاران او عظام دین و قدماء اہل حدیث و فقہ و زہد و ورع بودند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ مہمان و معتقدان مذہب حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم این قدر کافی است والسلام۔ و صلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین ۵

مکتوب بیست سوم بنام ملا حیدر شاہ صاحب پونہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفے۔ ابابعد، اخوی اعزی ارشدی ملا سید حیدر شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن الافات الافاقیة و البلیات الانفسیة بحرمة لنبی الثقلین

وامام القبتین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

از فقیر حقیر لاشئ دست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون و اشتیاق مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمننہ کہ احوالات فقیر تاجین تحریر کہ ہر ہدف ہم ماہ ذی الحجہ قرین سپاس بے قیاس منع حقیقی علی الاطلاق است جلت نعمائہ رفعت آلائہ والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام۔

المرام انکہ ایمانے کہ آن صاحب در باب کیفیت زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کردہ بودند قدر ازاں در بیان کیفیت زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم از وجوب و سنت و استحباب و قصد اصحاب کرام و سلف الصالحین بدریافت این سعادت عظمی و حیات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام در قبور شریف و توسل استمداد از جناب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجمالاً بزرگاشتمی شود۔

بدانکہ زیارت سید المرسلین باجماع اہل سنت و جماعت از سلف و خلف قولاً و فعلاً از افضل سنن و اوکد مستحبات است۔ قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ مے گوید، زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے است مجمع علیہا و فضیلتے است مرغب فیہا و بعضے از علماء مالکیہ بوجوب آن رفتہ اند و دیگر اں تاویل این قول سنت قریب واجب کردہ گو یا مراد سنت موکدہ مثل واجب است از برائے تاکید و اکثر علماء بر آنند کہ سنت زیارت بعد از ادائے حج است۔ قاضی حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ از مشاہیر علماء شافعیہ است مے گوید چون انج فارغ شود باید کہ وقوف بہ ملتزم نماید و دعا کند بعد از اں بمدینہ شریفہ آید و نیز زیارت قبر مبارک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مشرف گردد۔ قاضی ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ بعد از حج و عمرہ مستحب است کہ قصد زیارت آن حضرت کند و حسن بن زیاد از امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ روایت می کند کہ احسن مراجع راست کہ ابتداء بکند و مناسک حج بجا آرد بعد از اں بمدینہ آید و زیارت قبر شریف کند و زیارت آن حضرت نزد حنفیہ از افضل مستحبات و مندوبات است و اوکد مستحبات قریب بدرجہ واجبات و علماء مذاہب اربعہ بتقدیم حج تصریح کردہ اند و بعضے از سلف باوجود انکہ طریق حج کہ نہ از جانب مدینہ بود اول قدم مدینہ منورہ از لوازم وقت شمرند و بالجملہ بعضے از تابعین را در زیارت

مدینہ قبل از مکہ شریفہ معظمہ اختلافی است۔ و تاج الدین بسبب رحمتہ اللہ علیہ فضیلت قربت زیارت آن حضرت را با اصول اربعہ شرح بیان کرده اما کتاب فقولہ تعالیٰ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَكَفَرُوا بِنُفُسِهِمْ كَانُوا تُرَكَّوْنَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَسْلَمُوا بِرَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ آیت دلالت دارد بر حث و ترغیب و حضور در درگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم و سوال مغفرت برائے خود از جناب اجابت مآب و طلب استغفار از فی صلی اللہ علیہ وسلم و این مرتبہ عظیم است کہ ابدًا انقطاع پذیر نیست از جهت استوار حالت موت و حیات نسبت بر کائنات و ثبوت استغفار از آن حضرت بر امت را بعد از موت و جمیع علماء از این آیت شریفہ استوار حالت حیات و ممات فہم نموده اند تا در آداب زیارت حکم کرده و گفته اند کہ این آیت شریفہ را بخواند وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَكَفَرُوا بِنُفُسِهِمْ كَانُوا تُرَكَّوْنَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَسْلَمُوا بِرَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ و طلب استغفار کند۔ و حکایت اعرابی است کہ بعد از رحلت آن حضرت بز زیارت آمد و این آیت شریفہ مذکورہ خواند۔ و این حکایت اعرابی مشہور است و جمیع ارباب مذہب اربعہ کہ تصنیف مناسب حج کرده اند این حکایت آورده و استحسان نموده از ائمہ اعلام با سانیدے کہ دارند روایت آن کرده اند۔ و محمد بن حرب ہلالی رحمتہ اللہ علیہ گوید کہ بہ مدینہ آمد و زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردم در مقابل ششم ناگاہ اعرابی آمد و زیارت کرد و گفت یا خیر الرسل حق تعالی کتابے بر تو فرستاده است صادق، درکے فرمودہ است وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَكَفَرُوا بِنُفُسِهِمْ كَانُوا تُرَكَّوْنَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَسْلَمُوا بِرَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ و من بر تو آمدہ ام مستغفر از ذنوب خود مشفق بجاہ تو و بگریست و این بیت خواندے

یا خیر من دُفِنْتُ بِالْبِقَاعِ اعْظِمْهُ      فطاب من طیبھن القاع والاکرم  
نفسی لفاء لقبرانت ساکنہ      فیہ العفاف و فیہ اللجوج والکرم

بعد از آن اورفت۔ آن حضرت را بخواب دیدم مے فرمایند کہ آن مرد در ریاب بشارت دہ کہ حق تعالی بشفاعت من اورا مغفرت داد و گناہان اورا بخشید۔ و حافظ عبد اللہ رحمتہ اللہ علیہ در مصباح الظلام از روایت امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ مے آرد، بعد از سہ روز از دفن آن سرور کہ گذشتہ بود اعرابی آمد و خود را بر قبر شریف انداخت و خاک پاک آن حضرت بر سر خود ریخت و گفت یا رسول اللہ آن چه تو از خدا شنیدی ما از تو شنیدیم و آنچه از خدا یاد گرفتی ما از تو یاد گرفتیم و از آن جملہ آنچه بر تو آمدہ این آیت است

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَمَن بَرَّخُودَ ظَلَمَ كَرَاهٍ وَنَزِدْنَا  
 آمَدًا مِّن تَابِرَاتٍ مِّن اسْتغفار کنی۔ از قبر شریف ندا آمد و گفته شد قد غفرلک۔ و در  
 ثبوت زیارت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم احادیث شریف بسیار آمده اند بعضی بصریح  
 لفظ در زیارت قبر شریف و بعضی بالفاظ دیگر۔ و آن کہ بصریح آمده است این است  
 حدیث اول، مَن زَارَ قَبْرِي وَجِدْتُ لَهُ شَفَاعَتِي۔

حدیث ثانی، مَن زَارَ قَبْرِي حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي۔

الحدیث الثالث، مَن جَاءَنِي زَائِرًا فَعَمَلُهُ حَاجَةٌ أَلَا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ  
 أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

الحدیث الرابع، مَن حَجَّ فَرَأَى قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي كَانَ كَمَن زَارَنِي فِي حَيَاتِي۔

الحدیث الخامس، مَن حَجَّ وَلَمْ يَزِرْنِي فَقَدْ جَفَانِي۔

الحدیث السادس، مَن زَارَنِي إِلَى الْمَدِينَةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا۔

و در روایتی آمده۔ مَن زَارَ قَبْرِي كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا۔

الحدیث السابع، مَن زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَن مَاتَ فِي أَحَدِ

الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ مِنَ الْأَمْنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

الحدیث الثامن، مَن حَجَّ حِجَّةَ الْإِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِي وَغَزَا غَزْوَةَ وَصَلَّى فِي بَيْتِ

الْمَقْدَسِ لَمْ يَسْئَلْهُ اللَّهُ عِزَّ وَجَلَّ فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ۔

الحدیث التاسع، مَن حَجَّ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِي فِي مَسْجِدِي كَتَبْتُ لَهُ حِجَّتَانِ مَبْرُورَتَانِ۔

الحدیث العاشر، مَن زَارَنِي مَيِّتًا فَكَانَ زَائِرِي حَيًّا وَمَن زَارَ قَبْرِي وَجِبَتْ لَهُ

شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

الحدیث الحادي عشر، مَن عَلَى رِضَى اللَّهِ عَنهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَن زَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَانَ زَائِرِي فِي حَيَاتِي وَمَن لَمْ يَزِرْ قَبْرِي فَقَدْ جَفَانِي۔

الحدیث الثاني عشر، عَنِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَن سَأَلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَالْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَن زَارَ قَبْرَ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي جَوَارِي رَسُولِ اللَّهِ۔

از جمله احادیث کہ مثبت حیات انبیاء است صلوة اللہ علیہم بعد از عموم نصوص قرآنی

درجیات زمرہ شہداء و مقاتلین فی سبیل اللہ اس حدیث است کہ ابو علی بنقل ثقات از روایت انس بن مالک می آرند قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء احياء فی قبورہم یصلون۔ و آنچه بخصوص اثبات حیات سرور کائنات کنیز حدیث است کہ مشہور و معروف است فامن احد یسلم علیّ الا مرّد اللہ علی روحی حتی امر علیہ السلام۔

الحديث الثالث عشر، در روایت از احمد بن حنبل رحمہ اللہ آمده است کہ ما من احد یسلم علیّ عند قبوری الا مرّد اللہ علی روحی حتی امر علیہ السلام  
الحديث الرابع عشر، از عمر رضی اللہ عنہ من صلی علیّ عند قبوری مرّدت علیہ ومن صلی علیّ فی مکان اخر یبلغونہ۔

الحديث الخامس عشر از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ است مرفوعاً ما من عبد یسلم علیّ عند قبوری الا وکل اللہ بہا ملکاً یبلغنی وکفی لہ اجر اخرتہ و دنیاہ و کنت لہ شهیداً و شفیعاً یوم القیمة۔

حديث السادس عشر در کتاب بدور السافرہ از حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا روایت می کند کہ ما من رجل یزور قبر اخیہ فیجلس عنده الا استانس به حتی یقوم و ابن ابی الدینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ از ابوہریرہ روایت می کند کہ اگر بر قبر آشنائے بگذردے شناسد و اگر سلام کند رد می کند۔ سمہوی رحمۃ اللہ علیہ مے گوید کہ احادیث دیریں باب بسیار است۔ مازری در توثیق عرای الایمان از سلمان بن سحیم رحمۃ اللہ علیہ مے آرند کہ گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدم پس پرسیدم یا رسول اللہ! اینہا کہ بزیارت شما می آیند و بر تو سلام مے کنند مے شنوی فرمود نعم و اردد علیہم۔ و ابن نجار از ابراہیم یسار رحمۃ اللہ علیہ روایت مے کند سالے از سالہا حج کردم و بزیارت سید المرسلین بمدینہ آمدم۔ چوں بہ قبر شریف رسیدم و سلام کردم آواز شنیدم کہ مے گوید و علیک السلام۔ و امثال آن از اولیاء اللہ و صلحاء امت بسیار منقول است۔ و اما درجیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در قبور با اتفاق علماء درجیات آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وفات بیچ شک و شبہ نیست و ہم چنین سایر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در قبور زندہ اند و حیات کامل تر از حیات شہداء کہ در قرآن مجید است و آل حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سید الشہداء است۔ ودر حدیث شریف آمدہ است علی بعد وفاتی کعلی  
 فی حیاتی رواہ حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فی الكامل و ابویعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ بہ نقل ثقات از  
 انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ روایت مے آرند قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء  
 احياء فی قبورہم یصلون و نیز بہیقی رحمۃ اللہ علیہ مے گوید کہ شواہد او از احادیث صحیحہ بسیار  
 است و ابو منصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مے گوید محققین و متکلمین بر آنند کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم حی است بعد از وفات و مسرور می شود بطاعات امت۔ و اجساد انبیاء علیہم السلام  
 بوسیدہ نمی شوند در قبور و زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقرب الی اللہ است عز و  
 جل، و کدام تقرب و توسل ازین تقرب اولی و اکمل خواهد بود کہ وصول و حصول زیارت او  
 صلی اللہ علیہ وسلم تقرب برب العظیم است۔ آیت شریفہ من یطعم الرسول فقد اطاع  
 اللہ۔ ان الذین یتابعونک انما یتابعون اللہ الایۃ۔ و زیارت آل حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم بعد از مہات حکم ملازمت او دارد کہ در حالت حیات او صلی اللہ علیہ وسلم بود۔ و احادیث  
 شریف کہ قبل ازین مذکور شدہ درین معنی صریح اند و از جملہ این ہا این حدیث بود کہ من  
 حج ولعمری فی فقد جفانی و جفا بان حضرت بسیار بے ادبی است و بے پروائی از آل  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و زرت پس ترک آل زیارت مبارک موجب شغل خاطر و نفرت  
 باطن مے گردد بلکہ نزد این حقیر گناہ کبیرہ است۔ و حال آل کساں نزد حق تعالیٰ چہ باشد کہ  
 از زیارت نبی خود انکار دارند اصلاً بزیارت مشرف نشوند عیاذ باللہ تعالیٰ من ہذا الاعتقاد  
 السور۔ وقتے کہ بزیارت مبارک مشرف شوند بصفیت جبار و قار سلام گویند کہ السلام  
 علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی الکریم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیک  
 یا ختم النبیین السلام علیک یا ابا بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنک السلام  
 علیک یا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنک

و اما سفر ہر لے زیارت قبر شریف و شدہ رجال بقصد دریافت زیارت آل حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سعادتے است عظمیٰ۔ و اصحاب کرام رضی اللہ عنہم و سلف الصالحین  
 رحمۃ اللہ علیہم بجهت زیارت سید کائنات بسیار آمدہ از ان جملہ حکایت آمدن بلال مؤذن  
 است رضی اللہ عنہ در زمان خلافت عمر رضی اللہ عنہ از شام بہ مدینہ شریفہ آمد ابن عساکر  
 رحمۃ اللہ علیہ از روایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ مے آرند کہ بلال رضی اللہ عنہ آنحضرت را



بجواب دید کہ مے فرمایند اسے بلال ایں چه جفا است کہ بیچ بزیارت مانی آئی۔ بلال ہم در ایں ساعت راحلہ خود را سوار شد و قصد بکدینہ طیبہ نمود چون بکدینہ منورہ رسیدہ بہ قبر شریف رسید گریہ کرد و روتے نیاز بخاک مالید امام حسن و امام حسین را دید کہ از حجرہ برآمدن ایشان را در کنار گرفت و بر سر روتے مبارک ایشان بوسہ داد و ہم در ایں زمان قریب فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بدار بقار حلت فرمودہ بودند۔ مردم خواستند کہ از بلال رضی اللہ عنہ اذان شنوند گفتند کہ اگر امام حسن و امام حسین بفرمایند اورا ازاں چارہ نخواہد بود و الا مے بعد از رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے بیچ کس اذان نگفت و لہذا چون ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بعد از وفات آن حضرت از مے خواست کہ برائے اذان گفتہ باشد۔ بلال گفت یا ابا بکر تو مرا بزد خریدی و در راہ خدا آزاد کردی یا برائے خود کردی یا برائے خدا۔ فرمود برائے خدا اگر تم گفت اکتوں نیز برائے خدا مرا رہا کن تا بطور خود باشم مرا طاقت و زہرہ آن نیست کہ بعد از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے کس دیگر اذان گویم پس بشام رفت و از آن جا بقصد زیارت کدینہ آمد۔ الغرض چون امام حسن و حسین با مے فرمودند کہ اذان گوید بر سطح مسجد بر محلے کہ در زمان آن سرور مے استاد برآمد چون گفت اللہ اکبر اللہ اکبر غریب از مردم برخواست کہ تمام مدینہ در جنبش آمد و چون گفت اشہدان لا الہ الا اللہ تزلزل زیادہ شد و گرہ یہ و زاری و فریاد مردم زیادہ تر شد و چون فرمود اشہدان محمد رسول اللہ دیگر قیامتے قائم شد و بیچ از مردمان و زنان صغیر و کبیر در مدینہ شریفہ نما ند کہ نہ برآمد و در گریہ نشد گویا کہ روز مصیبت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تازہ شد و گویند کہ از غایت غلبہ و اشتیاق آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذان را تمام نتوانست کہ دو فرود آمد۔ کذا ذکر فی غنیۃ الطالبین۔

آوردہ اند کہ چون امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح شام کرد و بہ اہل بیت المقدس مصالحت نمود و کعب اجبار آمد و بشرف اسلام مشرف شد عمر بن الخطاب را با سلام او غایت فرح و سرور دست داد و در وقت رجوع باو مے گفت اے کعب خواہی کہ با ما بکدینہ آئی و زیارت سید انبیاء کنی گفت نعم یا امیر المومنین نعم بفضل ذلک۔ بعد از قدم بکدینہ مطہرہ اول اول کائے کہ عمر رضی اللہ عنہ کرد ابتداء بسلام پیغمبر بود صلی اللہ علیہ وسلم۔ و عبید اللہ بن جراح با سند صحیح روایت می آرد کہ ابن عمر چون از سفر قدم مے آورد اول بہ قبر شریف می رسد و مے گفت السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابنا

ودر موطاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نیز این روایت مذکور شدہ است و شخصے از نافع مولیٰ ابن  
 عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ پر سید و تو دیدی کہ ابن عمر بر قبر شریف مے استاد و مے گفت السلام علی  
 النبی السلام علی ابی بکر السلام علی ابی کہت نعم۔ ودر مسند امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ از ابن  
 عمر رضی اللہ عنہما روایت آمدہ کہ گفت از سنت است کہ بہ قبر شریف نبوی از قبل قبلہ  
 بیائی و پشت بقبلہ کنی و بگوئی السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔  
 واما توسل و استشفاع بمرمت سید الرسل و استعانت و استمداد بجاہ و جناب او  
 صلی اللہ علیہ وسلم پس فعل انبیاء و مرسلین و سیرت سلف و خلف صالحین است چہ  
 پیش از ازاں وقت کہ روح پاکش لباس جسمانیہ پوشد و چہ بعد از ازاں ہم در حیات دنیویہ و ہم  
 در عالم برزخ و در عرصات قیامت کہ انبیاء مرسل را مجال منطق و تاب دم زدن نباشد فتح  
 باب شفاعت اولین و آخرین را مستغرق بجاہ نعمت و مشمول انوار رحمت کردہ اند و در استمداد  
 از جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در چہار موطن اخبار و آثار بوردہ پیوستہ اما اول توسل  
 بادست پیش از نشاء انسانیت و دائرہ خلقت است از جملہ احادیث و اخبار کہ در اں  
 وارد شدہ این حدیث است از عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ علماء حدیث تصحیح آں  
 کردہ اند کہ چون از آدم صفی علیہ السلام آں خطیبہ سر بر زد از برائے اعتذار و توبہ آں گفت  
 یارب اسئلك بحق محمدان تغفر لی۔ از در گاہ مجید فرمان آمد یا آدم چگونه شناختی محمد را صلی اللہ  
 علیہ وسلم و ہنوز جوہر روشن را در صدف جسمانیت در نہ آوردہ۔ گفت خداوند اتومی دانی،  
 روزی کہ مرا بہ ید قدرت خود پیدا کردی و نفع روح علوی در قالب بشریت من نمودی سر  
 برداشتم و بر تو اتم عرش نوشتہ دیدم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ از اں روز شناختم  
 کہ وے بندہ ایست ترا کہ محبوب ترین خلق است نزد تو و مقرب ترین حضرت عز شانہ  
 فرمان آمد کہ چون تو اورا در در گاہ من وسیلہ مغفرت آوردی گناہ ترا بخشیدم۔ یا آدم اگر محمد نے  
 بود ترا پیدائے کردم۔ ودر بعضے روایات آمدہ کہ کلماتے کہ آدم صفی اللہ از در گاہ رب العزت  
 تلقین نموہ و سبب توبہ و مغفرت او گشتہ چنانچہ منطوق آیت کریمہ فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ  
 كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيَّ، است این بود الہی بمرمت محمد وآلہ اغفر لی۔ سبکی گوید رحمۃ اللہ  
 علیہ چون توسل باعمال صالحہ باوجود انکہ فعل ایشان است و بقصور و نقصان موصوف  
 جائز باشد و در بار گاہ رحمت مقبول و مستجاب گردد تشفع بہ پیغمبر خدا کہ محب و محبوب اوست

بطریق اولیٰ بود۔ صاحب تصیدہ بژدہ می گوید

یا اکرم المرسل عالی من الودیع

سوالک عند حلول الحادث العجم

اما الثانی کہ توسل بجناب اوست در دنیا در مدت حیات سے صلی اللہ علیہ وسلم پیش تر  
از ان است کہ در حضر آید۔ در خبر است کہ مرے ضریر البصر پیش آن حضرت آمد و عرض نمود کہ یا  
رسول اللہ دعا کن تا خدا خیر و عافیت نصیب من کند فرمود اگر بصارت خواہی دعا کن تا چشم تو  
بینا گردد اگر آخرت خواہی صبر کن کہ آن بہتر است برائے تو، گفت دعا کن یا رسول اللہ!  
فرمود تا کہ وضو کند و این دعا را بخواند اللهم انی اسئلك واتوجه الیک بنبیك محمد بنی  
الرحمة یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی هذا لتقضى لی اللهم شفعا  
فی۔ ترمذی گفته است ہذا حدیث صحیح غریب و بہیقی نیز صحیح آن کردہ با زیادت این عبارت  
در آخر حدیث کہ فقام وقد برء البصر۔ فی روایت فعل الرجل غبرء و اخبار در باب  
توسل و استمداد از باب حاجات بجناب سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مثل سعة رزق و  
حصول اولاد و نزول مطر و رخائے عیش و امثال آن بسیار است۔

واما الثالث کہ توجہ و توسل با دست صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم بعد از وفات نیز در  
وے آثار درود یافتہ۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ در معجم کبیر از عثمان بن حنیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت  
سے آرد کہ مرے بود کہ اورا نزد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاجتے بود کہ وانے شد عثمان رضی  
اللہ عنہ اصلا بحال او نظر و التفات نمی گماشت۔ آن مرد حال خود را بعثمان بن حنیف بر صوت  
علاج جست۔ گفت بمتوضاء رو و وضو کن و بسجد در آئی و دو رکعت نماز بگذار و بگو اللهم انی  
اسئلك واتوجه الیک بنبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنبی الرحمة یا محمد انی  
اتوجه بک الی ربی فیقضى لی حاجتی بعد از ان حاجت خود را عرض کن۔ آن مرد برت بد آنچہ  
وے فرمودہ بود عمل کرد بعد از ان بر در عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ در بان پیش آمد و دست اورا بگرفت  
و نزد عثمان رضی اللہ عنہ آورد وے اورا بر فریش خاصہ بنشانند و حاجت پر سید ہرچہ حاجت او بود  
روا کرد و گفت بعد ازین ہرچہ حاجتے کہ ترا باشد بگو تا روا کنم۔ آن مرد خوش حال پیش عثمان رضی  
اللہ عنہ برآمد نزد ابن حنیف رفت و گفت جزاک اللہ خیرا مگر تو چیزے بعثمان در باب تضار حاجت  
من گفتی و این چنین ساخت و پیش ازین اصلا بحال من التفات نمی کرد و گفت و اللہ باری

من بیچ نہ گفتم بجز آنکہ رسول خدا را دیدہ بودم کہ ضریرہ کے پیش رے آمد و دعا خواست تا چشم رے  
 بنا کر دو تمام این حدیث سابق سوت نمود پس بر آن قیاس نمود کہ توسل بوے صلی اللہ  
 علیہ وسلم موجب قضاء حاجت و سبب نجاح مرام است۔ وقاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ  
 علیہ در کتاب شفاء سے آرہ کہ در میان ابو جعفر خلیفہ و امام مالک رحمۃ اللہ علیہ در مسجد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناظرہ افتاد شاید ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ در اثنائے سخن آواز خود بلند کرد  
 مالک رحمۃ اللہ علیہ گفت یا امیر المؤمنین در مسجد پیغمبر خدا آواز چہ بلندی کنی و حق تعالی در کتاب  
 خود باب ادب می نماید می گوید لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الایۃ۔ و قوم دیگر  
 لامح مے کند و مے فرماید ان الذین یغضون اصواتهم عند رسول اللہ اولئک  
 الذین امتحن اللہ قلوبهم للتقوی و حرمت پیغمبر خدا بعد از موت مثل حرمت اوست  
 صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم در حیات۔ خلیفہ را بگفتہ او اثر سے رقتے پیدا آمد و در خضوع و استکانت  
 فرود گفت یا ابا عبد اللہ در وقت دعا توجہ بقبلہ کنم یا روتے برسول اللہ آرام گفت چہ روئے  
 از پیغمبر گردانی روئے وسیلہ تست و وسیلہ پذیر تو آدم صغی اللہ نزد خدا عزوجل استقبال  
 بہ پیغمبر کن و طلب شفاعت از رے کن تا شفیع تو گرد و در باب ادب زیارت استجاب  
 استقبال بر اں حضرت و توسل بد و دعا در حضرت سے و رعایت غایت ادب و نہایت  
 خضوع مذکور گردان شاء اللہ تعالی۔ و در ذکر قبر فاطمہ بنت اسد ام علی بن ابی طالب  
 کم اللہ تعالی و جہہ مذکور شد کہ اں حضرت در قبر آمد و گفت بحق نبیک و الانبیاء الذین  
 من قبلی و دریں حدیث دلیل است بر توسل در ہر دو حالت نسبت بآن حضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم در حالت حیات و نسبت انبیاء علیہم السلام بعد از وفات و چون توسل بانبیاء  
 بعد از وفات جائز باشد بئید انبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات بطریق اولی جائز باشد  
 بلکہ اگر باین حدیث توسل با ولیا خدا نیز بعد از وفات ایشان قیاس کنند و در نسبت مگر آنکہ  
 دلیل بر تخصیص حضرات رسل صلوٰۃ الرحمن علیہم قائم شود نیز بر این مدعا دلیل است آنکہ ابن ابی  
 شیبہ رحمہ اللہ بسند صحیح آورده است کہ در زمان عمر رضی اللہ عنہ فحطی افتاد و شخصے بقبر شریف  
 نبوی آمد و گفت یا رسول اللہ استسق لا تمک فانہم قد هلکوا ان حضرت در خواب آمد  
 و فرمود بر و بعمر بشارت ده کہ باران خواب آمد و این نوع توسل طلب دعا است ازاں حضرت از  
 پروردگار خود تا این حاجت مقضی گرد و چنانچہ در حالت حیات بودیم چنانچہ مضمون عبارت یا

محمد انی توجہت بک الے ربی فی حاجتی لیقضی لی مشعر است بدان فافهم۔ و ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ روایت کر دکہ در وقتے اہل مدینہ راتھنے شدید رسید شکایت بعائت صدیقہ رضی اللہ عنہما بردند۔ فرمود بقبر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیامید و در پیچہ از مے بجانب آسمان بکشانید تا میان مے و آسمان حائل نباشد ہم چنان کردند کہ مے اشارت فرمود باران بسیار شد و امر مے رضی اللہ عنہما بکشاندن در پیچہ رهنے واضح است بآنکہ موجب فتح باب مطلوب دعا و سوال آن حضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از در گاہ رب العالمین جل جلالہ و ازین قبیل است سوال سائل از حضرت مے کہ گفت اسئلك مرافقتک فی الجنة یعنی سوال می کنم از حضرت تا کہ از پروردگار خود درخواست کنی و شفاعت فرمائی تا امر بسعادت مرافقت تو در جنت مشرف گرداند۔

و اما رابع کہ توسل بسرور انبیاء است در عرصات قیامت بوسیله شفاعت۔ پس با حدیث متواترہ ثابت است و اجتماع علماء بر آن منعقد۔ و در باب توسل بصالحین باعتبار علاقه کہ ایشان راست بجانب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز اخبار و آثار آمدہ چنانچہ قصہ استسقاء عمر عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اثبات آن مے کند۔ در خبر صحیح از انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ آمدہ کہ چون قحط سال مے شد و امساک باران رونے می نمود عمر در استسقاء توسل عباس مے کرد و عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مے گفت خداوند پیش ازین چون قحط مے شد توسل بہ پیغمبر تو مے کردیم و تو آب مے فرستادی اکنون توسل بعجم پیغمبر تو مے کنیم پس بفرست برائے ما آب۔ و در روایتی از ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آمدہ کہ عمر گفت رضی اللہ عنہ خداوند ما استسقاء مے کنیم بعجم پیغمبر تو و استسقاء مے کنیم بہ پیغمبر تو و عباس رضی اللہ عنہ در دعا خود گفت خداوند ایس قوم توجہ بمن آوردند از جنت نسبتے کہ مرا بہ پیغمبر تست خداوند مرا نزد ایشان شرمندہ مکن۔ و درین گفته است عباس بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ ابن ابی اسب

بعسی سقی اللہ الحجاز و اهلہ

عشیتا یستسقی بشیبۃ عسی

و در نیل مطالب و فوز بآب کہ نزد استغاثہ و طلب از مرقد منور سردر انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ محتاجان و مسکینان را رونے نموده است اخبار و آثار بسیار آمدہ۔ و محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ گوید مردے پیش پر من ہشتاد دینار و دلیعت نہاد بجماد رفت و اذن داد کہ اگر ترا حاجت افتد

ازیں باخرج کن۔ پدرم نزد احتیاج آں راضح کرد۔ چون آں مرد باز آمد مبلغی کہ نہادہ بود طلب کرد۔ پدرم در ادائے آں در ماند و بائے گفت کہ فرمایا تا جواب تو گویم۔ ایں بگفت و شب در مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹوت کرد و زمانے در حضور شریف دگلے پیش منبر استغاثہ مے نمود و فریاد مے کرد۔ ناگاہ در تاریکی شب مردے پیدا شد و صرہ ہشتاد دینار بدست مے داد با مدد مبلغ آں برادر طرز حمت مطالبہ دین خلاصی یافت۔

وامام ابو بکر بن المقری رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ من و طبرانی و ابوالشیح ہر سہ در عرم شریف مصطفویؐ بودیم۔ جوع بر ما غلبہ کردہ بود و دو روز ہمیں حال گذشتہ چون عشا در رسید بحضور قبر شریف رفتیم و گفتیم یا رسول اللہ! جوع ہمیں کلمہ گفتیم و بہر گشتیم و من و ابوالشیح بخواب رفتیم و طبرانی شستہ انتظار چیزے مے برد۔ ناگاہ یک مرد علوی آمد در بزد بائے دو غلام بدست ہر کدام زنبیلے و در و چیز کثیر از طعام و کمر و خبز بہشت و با ما بخورد و آنچه از ما ماند ہم پیش ما بگذاشت و گفت اے قوم مگر شما شکایت پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردید بہ ہمیں ساعت آں حضرت را بخواب دیدم کہ مرا فرمود تا چیز بر شما حاضر آوردم۔

وابن الجبار رحمۃ اللہ علیہ مے گوید کہ بحدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در آمدم و یک دو فاقہ بہر من گذشتہ بود بہ قبر شریف استادم و گفتم انا ضیفک یا رسول اللہ! بخواب پیغمبر خدا را دیدم رغیفے بدست من داد نصفے را ہم در خواب خوردم و چون بیدار شدم نصف دیگر در دست من باقی بود۔

وابو بکر رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ بحدینہ در آمدم و در پنج روز بہر من گذشت کہ طعام نخشیدم روز ششم بہر قبر شریف رفتیم و گفتم انا ضیفک یا رسول اللہ! بعد از اں در خواب مے بینم کہ سرور انبیاء مے آید و ابو بکر صدیق بر ہمیں و عمر بر شمال و علی بن ابی طالب در پیش۔ علی کرم اللہ وجہہ مآلہ مے گوید کہ بر خیز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمد رفتیم و میان دو چشم مبارک او بوسہ دادم رغیفے بہر من داد خوردم چون بیدار شدم ہنوز زیادہ از مے بدست من بود۔

احمد بن محمد صوفی رحمہ اللہ گوید کہ سہ ماہ در باد یہ گشتہ بودم و پوست بدن من ہمہ تر قیدہ بحدینہ آمدم و بہر آں سرور و صاحبیہ سلام گفتم و بخواب رفتیم۔ آں حضرت را دیدم کہ می فرماید احمد آمدی چه حال داری گفتم انا جائع و انا فی ضیافتک یا رسول اللہ! فرمود دست بکش و در ہم چند در دست من نہاد بیدار شدم و در ہم در دست من بودند بازار رفتیم و نظیر و فالودہ خریدیم

و خوردم و بهادیہ در شدم۔ و امثال این حکایات بسیار است  
 حاشا ان یحرم الراجی مکاسرہ  
 او یرجع الجارمنہ غیر محترم

و بدانند کہ در حدیث شریف آمدہ کہ اول ما خلق اللہ نوری و در حدیث دیگر آمدہ  
 انما من نور اللہ و للخلق من نوری ہر گاہ کہ حق سبحانہ تبارک و تعالیٰ جمیع مخلوقات کائنات  
 را بقدرت کاملہ خود از نور مبارک ایشان بیا فرید پس ایشان اصل موجودات آمد پس ہمیں  
 سبب کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصل جمیع خلایق شد محققین علماء بنا بر این حکم کردہ اند کہ  
 آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث است بکافہ مخلوقات و سائر موجودات نہ مخصوص  
 بجن و انس و ملائکہ بلکہ سے رسول کل عالم است حتی نباتات و جمادات۔ و صلی اللہ علیہ وسلم  
 محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین بر جنتک یا رحم الراحمین ۛ

## مکتوب بیست و چہارم بنام ملا عطا محمد آخوندزادہ صاحب

بسم الرحمن الرحیم

الحمد لله و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد فضیلت پناہ شرافت دستگاہ برادر طریقہ  
 شریفہ ملا عطا محمد آخوندزادہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ عوضاً عن کل شیء۔ پس از سلام  
 سنون و دعوات ترقیات مشخون مطالعہ نمایند الحمد للہ و المننہ کہ احوال این فقیر بفضل و کرم  
 قادر قدر بر عزت شانہ قہرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی است جل جلالہ و المسؤل من اللہ سبحانہ  
 سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ المرصیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

المرام آنکہ مسئلہ افضلیت و اولویت ادائے سنن و نوافل بعد ادائے صلوٰۃ مفروضہ  
 و مکتوبہ بجماعت در خانہ از کتب فقہ چنانچہ ہدایہ و در مختار و از نفس کتب صحاح ستہ و  
 احادیث شریفہ کہ نزد فقیر مہم موجود اند چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و جامع ترمذی و سنن ابی  
 داؤد و صحیح نسائی و ابن ماجہ و مشکوٰۃ مصابیح برائے اطمینان خاطر نوشتہ فرستادم امید کہ خواہد  
 رسید۔

والأفضل في عامة السنن والنوافل إذا ما في المنزل هو المرؤى عن النبي صلى  
الله عليه وسلم هداية في باب ادراك الفريضة ١٢ والأفضل في النوافل غير التراويح  
المنزل إلا الخوف تسعيل عنها در المختار في باب الوتر والنوافل باب التطوع بعد المكتوبة ١٣  
حدثنا مسدد قال حدثني يحيى بن سعيد عبيد الله قال أخبرني نافع عن ابن عمر  
قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم سجدة قبل الظهر وسجدة قبل المغرب  
المغرب وسجدة قبل العشاء وسجدة قبل الجمعة فاما المغرب والعشاء ففي  
بيته ١٢ باب الركعتين قبل الظهر حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زيد  
عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال حفظت عن النبي صلى الله عليه وسلم عشر  
ركعات ركعتين قبل الظهر وركعتين بعده وركعتين بعد المغرب في بيته ركعتين  
بعد العشاء في بيته الحديث صحيح البخاري في الجلد الاول من كتاب الصلوة باب النفل  
بالليل والنهار ١٢ وحدثنا يحيى بن يحيى قال انا هشيم عن خالد عن عبد الله بن  
شقيق قال سألت عائشة رضي الله عنها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم  
عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيته قبل الظهر اربعاً ثم يخرج فيصلى بالناس ثم  
يدخل فيصلى ركعتين الحديث في صحيح المسلم في الجلد الاول ١٢ باب جاء في الركعتين بعد المغرب والقراءة فيها وباب ما  
جاء انه يصليها في البيت حدثنا احمد بن منيع نا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب عن  
نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين بعد المغرب في  
بيته باب ما جاء في فضل صلوة التطوع في البيت حدثنا محمد بن بشر نا محمد بن  
جعفر نا عبد الله بن مسعود بن ابي هند عن سالم ابي النضر عن بسر بن سعيد عن  
زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال افضل صلواتكم في بيوتكم الا المكتوبة  
للجامع الترمذي في الجلد الاول ١٢ باب صلوة الرجل التطوع في بيته حدثنا احمد بن  
صالح نا عبد الله بن وهب اخبرني سليمان بن بلال عن ابراهيم بن ابي النضر عن ابيه  
عن بسر بن سعيد عن زيد بن ثابت ان النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة المرء  
في بيته افضل من صلواته في مسجدى هذا الا المكتوبة سنن ابي داود ١٢ باب  
ركعتي المغرب اين تصليان حدثنا ابوبكر بن ابي الاسود حدثني ابو مطرف محمد بن  
ابي الوزير نا محمد بن موسى الفطر عن سعد بن اسحق بن كعب بن عجرة عن ابيه عن



حدثنا ان النبي صلى الله عليه وسلم اتى مسجد بني عبد الاشهل فصلى فيه المغرب فلما  
 قضاها صلى ثم سجد ثم اهرس سبحون بعد ها فقال هذه ضلوة البيوت سنن ابى داود ۱۲  
 اخبرنا محمد بن بشار قال حدثنا ابراهيم بن ابى الوزير قال حدثنا محمد بن موسى الفطري  
 عن سعد بن اسحق بن كعب بن عجرة عن ابيه عن جداه قال صلى رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم ضلوة في مسجد بني عبد الاشهل فلما صلى قام ناس يتنفلون فقال  
 النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بهذه الضلوة في البيوت صحیح النسائی ۱۲ باب ما  
 جاء في الركعتين بعد المغرب حدثنا يعقوب بن ابراهيم الدورقي ثنا هشيم بن خالد  
 اللخاني عن عبد الله بن شقيق عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله  
 عليه وسلم يصلي المغرب ثم يرجع الى بيته فيصلى ركعتين. حدثنا عبد الوهاب  
 بن الضحاك ثنا اسماعيل بن عياش عن محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر عن قتادة  
 عن محمود بن لبيد عن رافع بن خديج قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في  
 بني عبد الاشهل فصلى بنا المغرب في مسجدنا ثم قال اركعوا هاتين الركعتين في بيوتكم  
 ابن ماجه باب السنن وفضائلها ۱۲ وعن ابن عمر قال صليت مع رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم ركعتين قبل الظهر وركعتين بعد ها وركعتين بعد المغرب في بيته  
 وركعتين بعد العشاء في بيته. وعن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن  
 ضلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيته قبل  
 الظهر اربعاً ثم يخرج فيصلى بالناس ثم يدخل فيصلى ركعتين وكان يصلي بالناس  
 المغرب ثم يدخل فيصلى ركعتين ثم يصلي بالناس العشاء ويدخل بيته فيصلى ركعتين.  
 الحديث مرآة مسلم ۱۲ مشكوة المصابيح -

مکتوب بیست وپنجم ایضاً بنام ملا عطا محمد صفا موصوف الصد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى. اما بعد، اخوی اعزى ارشدى ملا عطا محمد آخوند

زاده صاحب سلمه الله تعالى و ملا داد محمد صاحب سلمه الله تعالى -

از جانب فقیر حقیر لاشے دوست محکمہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ عوضا عن کل شیئ  
پس از تسلیمات مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ و المنتہ کہ  
احوال این جائے بفضل و کرم الہی عز شانہ است و المسئول من اللہ سبحانہ سلا متکم و  
عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔ المرام آنکہ مکتوب مرغوب  
کہ ابلاغ داشتہ بودند رسید کوائف مندرجہش بوضوح انجامید۔ جزاکم اللہ تعالیٰ عنہ  
خیر الجزاء۔

و آنچه استفسار مسئلہ شیخین نموده بودند، صاحبان درین مسئلہ اکثر از علماء اہل سنت  
و جماعت بکفر ساب و عدم قبول توبہ رفتہ اند و بعضی بعدم تکفیر..... و قبول توبہ اورفتہ اند  
پس مفتی را لازم و واجب کہ در جنین مسئلہ کہ استخفاف و استحقار فضل صحابہ نموده اند فتوای  
بر قول مفتی بہ بدینند و حکم بکفر بکنند۔

من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہما و بہ اخذ الدنوی سی  
وہو المختار للفتوی انتہی و جزو بہ فی الاشباہ و اقارہ المصنف در المختار فی باب  
الارتداد قال فی کتاب المسبی بالاشباہ والنظائر ان کل کافر اذا تاب تقبل توبتہ  
فی الدنیا والاخرۃ الا من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او قذف عائشۃ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا فانہ یکفر ویقتل ولا تقبل توبتہ بدلیل قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ  
کَفَرُوْا وَاَبَعَدُوْا اٰیْمَانَهُمْ ثُمَّ اَزَدُوْا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الضَّالُّوْنَ الْاٰیۃ  
و نقل بعضہم عن اکثر العلماء ان من سب ابا بکر و عمر کان کافرا ۱۲ زواجر من عنیہ فسبہم  
و الطعن فیہم وان کان مما یخالف الادلۃ القطعیۃ فکفر کذف عائشۃ رضی اللہ عنہا  
والا فبدعت و فسق شرح عقائد من عینہ۔

اقول مثبتا للمقدمۃ المنوعۃ عنہ کہ سب شیخین کفر است و احادیث صحیح بر آن دلالت  
کما اخرج المجاہد والطبرانی ولحا کہ عن عویمر بن ساعدۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال  
ان اللہ اختارنی و اختار لی اصحابی فجعل منہم و نساء و انصارا و اصهارا من سبہم  
فعلیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا و کما اخرج  
الدارقطنی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیأتی من بعدک  
قوم لہم ربز یقال لہم الرافضۃ فان ادركتمہم فاقتلہم فانہم مشرکون قال قلت

یا رسول اللہ ما العلامة فیہم قال یفرّطونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف و  
 اخرجہ عنہ من طروق اخرى ونحو ذلک وایۃ ذلک انہم یسبون ابابکر و  
 عمر من سب اصحابی فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین امثال این احادیث  
 بسیار آمدہ کہ این رسالہ گنجائش آن ندارد۔

والیضا سب شیخین موجب بغض ایشان است و بغض ایشان کفر است۔ بانجبر من  
 بغضہم فقد بغضنی ومن آذاهم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ۔ وایضاً  
 اخرج ابن عساکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حب ابی بکر و عمر ایمان و  
 وبغضہما کفر ۳ از رسالہ رد شیعہ محبوب سبحانی مجدد و منور الف ثانی شیخ احمد فاروقی  
 سرسندی قدسنا اللہ تعالی بسره الاقدس من عینہ والسلام اولاد و آخراد باطناد صلی اللہ علی خیر  
 خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۴

## مکتوب بیست و ششم بنام خان ملا خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ اما بعد، شواہد فضل و انضال و دلائل عنایات  
 کمال و اکمال رافع ملت بیضانا صب ریات شریعت عمر اعماد اکابر عظام۔ ملاذ اعظم علما۔  
 محقق قوانین ملک و ملت و مقرر افانین دین و دولت زبده فضل و قدوة علما۔ عالی جناب  
 شریعت مآب خان ملا خان صاحب سلمہ اللہ تعالی تابان و درخشاں باد۔

از جانب فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شی  
 پس ابلاغ تحف دعوات و اقیات و تسلیمات مسنونات معروض ضمیر منیر باد الحمد للہ المنہ  
 کہ احوال این جائے بفضل و کرم الہی عز شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی دست جل  
 شانہ پیوستہ بہ بہبودی دارین و عافیعت و رفاهیت کونین آن جناب معلی از بارگاہ الہ عز  
 شانہ مطلوب القلوب بل اخص مدعا است۔

عرض این کہ فقیر ذہ عد در سائل کہ اسامی در ذیل مفصل نوشتہ می شود در باب رد  
 اقوال و اعتقاد فاسدہ فرقه محدثہ و ہابیرہ دست یاب نمودہ بخدمت شریف فرستادہ شد

انشاء اللہ تعالیٰ خواہند رسید پس از رشتے غور پروری دین متین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم آہارا  
 رواج دہند باوجود حصول اجر جزیل از رب جلیل فقیر را داکم دعا گوئے ذات خویش دانند او  
 قتلے شانہ و عزتہ ہائے آل مردج شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و  
 مقوی فرقہ ناجیہ کہ عبارت از اہل سنت و جماعت است در دارین سلامت باکرامت  
 و عزت دارد بالنبی وآلہ الامجاد علیہم الصلوٰۃ والسلام و اسامی رسالہا این است اول  
 حق البین تصنیف حضرت مرشدی و شیخی قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ السامی۔ دویم دلیل القوی  
 علی ترک القراءۃ للمقتدی۔ سویم زبده المواہب چہارم اشباع الکلام فی اثبات المولد و  
 القیام پنجم تذکرۃ الموتی و القبور۔ ششم رد استفتاء و ہایان۔ ہفتم ہبۃ الطاعات۔ ہشتم  
 در المنقود فی حکم امرأۃ المفقود۔ نہم رسالہ شاہ عبد العزیز۔ دہم رسالہ محتوی بر بیان مسائلہا۔  
 فرقہ ناجیہ فقط پس این رسائل را بخد مت سامی ہمدست سیادت پناہ و نجابت فضیلت  
 دستگاہ حقائق و معارف آگاہ ملا جیدر شاہ صاحب و فضیلت پناہ ملا صاحبزادہ نام قوم  
 سلیمان خیل فرستادہ امید کہ خواہد رسانید از آنجا کہ آل جناب فیض مآب قدودہ علماء الاعلام  
 و مرجع امورات دینی و دنیوی خاص و عام است نوشتہ مے شود کہ بشر فی اللہ در باب قلع  
 فرقہ محدثہ و ہابیہ سعی بلیغ بکار بر بند و مسائل فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت راجع دہند۔  
 انشاء اللہ تعالیٰ موجب برکات دارین و سعادت کونین آبخناب خواہد گردید فقط والسلام  
 المرقوم بتاریخ غرہ ربیع الثانی ۱۲۸۱ھ

مکتوب بیست و ہفتم بنام خلیفہ جلیل القدر ملا امان اللہ صاحب ہراتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد اخوی اعززی ارشدی ملا امان اللہ آخوندزادہ

صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شیئی پس از  
 سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ و المنۃ کہ احوالات و  
 گذارشات این جائے بفضل و کرم الہی عز شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی انزل جلالہ

وعملت نواله والمستول من المدسجانه سلامتكم وعافيتكم وثباتكم على الشريعة المرضية على صاحبها  
الصلوة والسلام.

المرام انك مکتوب مشتمل بر رسیدن بوطن خویش بخیریت وعافیت که ہمدست ملا راز محمد لودین  
ابلاغ داشتہ بودند درین بہین رسید کوائف مندرجہ اش واضح گردید لیکن عجب است کہ  
احوال رسانیدن کتاب مستطاب مناقب احمدیہ سعیدیہ بید ملا عبدالحق صاحب نوشتہ  
اند و نیز قلمی نہ نموده اند کہ کتاب مستطاب مناقب احمدیہ بعلماء آل دیار آشکارہ ساختم و ایضاً  
عجب است کہ پیک کہ برائے برادر شمالا سیف اسد دادہ ہوں رسیدش نہ نوشتند و نہ  
ملا سیف اسد گمان مے کنم کہ شے حقیر بہ نظر نمایاں در آمدہ اند فقط

دیگر آنکہ لے برادر بر مرید صادق و محب لازم و واجب کہ در جمیع افعال و اقوال و اخلاق  
و اطوار پیروی مانند پیران کبار علیہم الرحمۃ مے سازند و حتی الوسع خود مخالفت از روش او  
شاں مے درزند کہ مخالفت او شاں سبب بے برکتی و ستہ فیض باطنی اند آں برادر رانیک  
معلوم کہ پیران کبار این فقیر قدس سرہم بر عزیمت نشستہ اند و از کسے حاکم و غنی وظیفہ قبول نفرمودہ  
اند چنانچہ نقل مشہور کہ بغوث زمان قطب دوران حضرت مرزا جان جانان صاحب قدس اسد  
تعالے سرہ الاقدس محمد شاہ بادشاہ قمر الدین دزدیر خود را در خدمت او شاں فرستادہ کہ اسد تعالی  
مارا ملکہ عطا فرمودہ ہرچہ بخاطر برسد بطریق ہدیہ قبول فرمایند۔ فرمودند اسد تعالی مے فرمایند  
قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ مَتَاعُ هَفْتِ اَقْلِيمِ رَاقِيلِ فرمودہ نزد شاہ سقتم حصہ آل قلیل یک  
اقلیم ہندستان است پیش شما چیت کہ سرہمت فقراء بقبول آل فرود آید یکے از امراء  
حویلی کلاں و خانقاہ و مسجد شریف مرتب ساختہ و وجہ معاش فقراء معین نمودہ جناب حضرت  
مرزا صاحب قبول نفرمودہ و فرمودند کہ برائے گذشتن مکان خویش و بے گانہ برابر است در روزی  
ہر کس در علم الہی مقدرہ و مقرر است بوقت خود ناچار مے رسد گنجینہ فقراء صبر و قناعت بس  
است۔ وہم نواب نظام الملک شی ہزار روپیہ نقد بطریق نیاز آورد قبول نہ نمودند و نواب  
در خدمت او شاں عرض ساخت کہ در راہ خدا بارباب حاجت تقسیم فرمایند فرمودند من  
خاتامہ شمایستم۔ و جناب قطب دوران قیوم زمان حضرت شاہ صاحب و جناب  
فیض مآب حضرت مرشدیم قدسنا اسد تعالی سرہ الاقدس از کسے حاکم و امیر و غنی وظیفہ قبول  
نفرمودہ وہم احوال این فقیر در باب عدم قبول وظائف امراء و زمینات اغنیاء باں برادر

نیک معلوم حاجت مفصل نوشتن نیست و عجب صد عجب باں برادرے آید کہ روش و پیری  
 پیران کبار خود گذاشته وظیفہ بیست خوار حاکماں قبول ساختند این روش شامنا فی توکل  
 است۔ اگر بالفرض حقیر را حاکم لکھ روپیہ نقد بلکہ صد لکھ بدہند قبول نخواہم کرد کہ پیران کبار یا  
 قدسنا اسد تعالیٰ وظائف حکما قبول نفرمودہ اند و ہم پیران کبار یا بعزیمت نشسته اند تجاؤ  
 و زراعت و مسالت نے نمایند و مریدان را از قبول وظائف حکماء و تجارت زراعت منع  
 مے سازند فقط والسلام ۴

## مکتوب بیست و ہم بنام سیات پناہ قاضی حیدر شاہ صنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی۔ اما بعد، اخوی اعزی ارشدی قاضی حیدر شاہ  
 صاحب سلمہ اسد تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اسد لہ عوضاً عن کل شیء پس از  
 سلام سنت الاسلام آں کہ رقمیہ کریمیہ شامل بر استفسار چند مسائل کہ فرستادہ بودند رسید  
 از مطالعہ آں خود سندی گردید۔ برادر فقیر را سبب تہیہ اسباب سفر فرصت نوشتن جواب  
 آہنا نبود اما چون مکاتیب ادشای بہ تکرار رسیدند از اجابت مسؤل چارہ ندیدم اما قبل از  
 جواب مسئلہ اول مناسب آں دستم کہ بعضی آیات و احادیث کہ در مناقب صحابہ ورود  
 یافتہ اولاً ذکر نمایم پس از آن حکم روافض سببہ از کتب فقہ وغیرہ اجمالاً ایراد کنم و اسد تعالیٰ  
 العاصم۔

باید دانست کہ در مناقب صحابہ کبار عموماً و مناقب خلفاء اربعہ خصوصاً آیات و  
 احادیث نبویہ و آثار صحابہ و تابعین زیادہ ازان است کہ احصا توای کرد۔ چند آیات و  
 احادیث تبرکاً کہ در مناقب این بزرگواران ورود یافتہ ایراد مے شود۔ الاية الاولى قوله تعالى  
 كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ  
 تُوْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اَمَّنْ اَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَ  
 اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُونَ ۵ ازیں آیت مبارک خیریت این امت مرحومہ کہ سابق

ایشان اصحاب کبار اند و اولین مخاطب انذار ثابت می شود پس انکار خیریت ایشان نمی کند  
مگر منکر قرآن العیاذ باسد من ذلک الکفر و الخسران۔ الآیة الثانیة قوله تعالی وَكَذَلِكَ  
جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا  
ازین جا خیریت و عدالت این امت که صحابه خیار ایشانند ثابت است و ازین جهت  
روز قیامت شهود بر امام سابقه نخواهند بود۔ الآیة الثالثة قوله تعالی لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْإِخْلَاصِ  
و صدق الضمائر فی ما بایعوا علیه فانزل السکینة علیهم و آثابهم فتحاً قریباً  
وهو فتح خیبر و مغایرت کثیرة یأخذ و تهداد کان الله عزیزاً حکیماً۔ این آیت  
نازل شد در صلح حدیبیه و مومنین درین صلح مقدار چهارده یا پانزده صد از مهاجرین و انصار  
حاضر بودند و خلفاء اربعه هم درین صلح حاضر بودند پس کسیکه که حق تعالی از ایشان راضی است  
که رضا آخر مقام از مقامات اولیا است اگر روافض ملاعین از ایشان راضی نباشند بجز  
سخط الهی تعالی بیج حاصل کرده باشند العیاذ باسد تعالی منه۔ الآیة الرابعة قوله تعالی  
مُحَمَّدٌ رَسُولٌ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَيْ اصحابه أشدّاء علی الکفار رحماء بینهم  
ترحمهم کعاشراً ایبتغون فضلاً من الله و رضوا اناسیما هم فی وجودهم من  
آثر السجود ذلک مثلهم فی التوراة و مثلهم فی الإنجیل کتریح آخرج شطاة  
فازرة فاستغلظ فاستوی علی سوقه یعجب الزرّاع لیغیظ بهم الکفار وعدّ  
الله الذین امنوا و عملوا الصالحات منهم مغفرة و اجر عظیمان عن عکرمه  
آخرج شطاة بانی بکر فازرة بعر فاستغلظ بعثمان فاستوی علی سوقه بعلی  
رضوان اسد علیهم کذافی المدارک التنزیل۔ ازین آیت واضح البیان شان اصحاب کرام  
علیهم الرضوان معلوم باید کرد که چگونه مدح و ثناء او شان حضرت رحمان ذکر فرموده۔

قال فی المواهب اللدنیة اما اصحاب رضوان الله علیهم فقال الله سبحان  
وتعالی محمد رسول الله والذین امنوا معاً أشدّاء علی الکفار رحماء بینهم الی  
آخر السورة لما اخبیر تعالی ان سیدنا محمداً صلی الله علیه و علی اله و سلم رسول  
حقاً من غیر شک و لا ریب فقال محمد رسول الله و هذا مبتداء و خبر و قال  
بیضاوی و غیره جملة تنبیہیة للمشهور به یعنی قوله هو الذی ارسل رسولاً

بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله وكفى بالله شهيدا قال ويجوز ان يكون  
 رسول الله صفة لمحمد ومحمد خبر مبتدأ محذوف انتهى - وهذه الآية مشتقة  
 على كل وصف جميل ثرثني بالثناء على اصحابه والذين معه اشراء على الكفار  
 رجاء بينهم كما قال الله تعالى وسوف ياتي الله بقوم يحبهم ويحبونه اذلة على  
 المؤمنين اعزة على الكافرين فوصفهم بالشدة والغلظة على الكفار والرحمة والبر  
 للاخيار ثرثني عليهم بكثره الاعمال مع الاخلاص التام فمن نظر اليهم اعجاب  
 سمهم وهذا يهمل لخلوص نياتهم وحسن اعمالهم قال مالك بلغني ان النصارى  
 كانوا اذا ساءوا الصحابة الذين فتحوا الشام يقولون والله لو لا خير من الخواريين  
 فيما بلغنا وصدقوا فان هذه الامة المحمدية خصوصا الصحابة لم ينزل ذكرهم معظما  
 في الكتاب كما قال سبحانه وتعالى هذا ذلك مثلهم في التوراة ومثلهم في  
 الانجيل كزرع اخرج شطاه اى فراخه فاذرة اى شدة وقوا اى استغلظ شت  
 فطال فاستوى على سوقه يعجب الزراع قوته وغلظه وحسن منظره فكذلك  
 اصحاب محمد صلى الله عليه وعلى آله وسلم ازسرة وايدوك ونصروك فهم معه  
 كالشطأ مع الزرع ليغيب بهم الكفار ومن هذه الايات انتزع الامام مالك رحمه  
 الله تعالى في رواية عنه تكفير الرافض الذين يبغضون الصحابة قال لانهم  
 يغيطون ومن غاظ الصحابة فهو كافر فقد وافقه على ذلك جماعة من العلماء انتهى  
 ازروايت امام مالك معلوم مے شود صریحا کہ سب اصحاب از راه غیظ کنده کافر است  
 چه جائی شیخین کہ ایشان بزمین مناقب آل صحابه اند رضوان اللہ علیہم اجمعین . الآية الخامسة  
 لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالُهُمْ يُبْتَغُونَ فُضْلًا مِنْ  
 اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصُّدُوقُونَ وَالَّذِينَ  
 تَبَوَّءُوا الدِّينَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي  
 صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْتُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ  
 وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ . وصف کرد حق تعالی فقر مهاجرین  
 را آنکہ طلب مے کنند از حق تعالی فضل را کہ جنت است و خوشنودی حق را و با آنکہ یاری  
 مے کنند دین خدا را و رسول اورا صلی اللہ علیہ وسلم و با آنکہ راست اند در ایمان و جهاد کردن



بعد آن و حضرات شیخین نیز از فقراء مهاجرین اند چنانچه بر ناظرین کتب سیر و حدیث پوشیده نیست.

باید دانست که حب خلفاء اربعه از جمله فرائض است چنانچه در مواهب اللدنیه آورده است قد شری الطبری فی الریاض و غمراه الی المسلاء فی سیرته عن انس مرفوعاً ان الله افترض علیکم حب ابی بکر و عمر و عثمان و علی رضی الله عنهم كما افترض الصلوة و الصوم و الزکوة و الحج فمن انکر فضلهم فلا تقبل منهم الصلوة و لا الزکوة و لا الصوم و لا الحج و اخرج للحافظ السلفی فی مشیخته من حدیث انس مرفوعاً حب ابی بکر واجب علی امتی ثم قال حب المواهب فحیة من احبه الرسول صلی الله علیه و سلم کال بیته و اصحابه رضی الله عنهم علامة علی محبته رسول الله صلی الله علیه و سلم کما ان محبته صلی الله علیه و سلم علامة محبة الله تعالی و كذلك عداوة من عاداهم و بغض من ابغضهم و سبهم من احب احداً حب من یحب البغض من یبغض قال الله تعالی لا تجد قوم ما یؤمنون بالله و الیوم الاخری اذ من من حاد الله و رسوله فحب ال بیته صلی الله علیه و سلم و اصحابه اولاده و ازواجهم من الواجبات المتعینات و بغضهم من المتی بقاة المهلكات و من محبتهم حوب توفیرهم و برهم و القیام بحقوقهم الاقتداء بهم بان یمشی علی سندهم و ادابهم و اخلاقهم و العمل باقوالهم مما لیس للعقل فی مجال حسن الثناء علیهم یرید کراماً و صانفهم للجمیلة علی قصد التعظیم فقد ثنی علیهم الله تعالی فی کتابه المجید من اثنی الله علیه فهو احب الثناء و الاستغفار لهم انتهى قال الله تعالی و الذین جاءوا من بعدهم یقولون بنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤوف الرحیم قال فی المواهب قالت عائشة رضی الله تعالی عنها امر ان یتغفروا لاصحاب رسول الله صلی الله علیه و سلم نسبهم و رآه مسلم و فائدة المستغفرهم عائدة علیة ایضاً فی سبهم الطعن فیهم اذ کان مما یخالف الادلة القطعیة کفر کذب عائشة رضی الله تعالی عنها و الابد عت و فسق قال صلی الله علیه و سلم یا ایها الناس احفظونی فی احبابی و اصهاری اصحابی لا یطالبکم الله بمظلمة احد منهم فانها لیسست مما توهب رآه الخالی و قال صلی الله علیه و سلم الله الله فی اصحابی لا تتخذهم غرضاً من بعدک و من احبهم فقد احبنی من ابغضهم فقد ابغضنی من اذ اسم فقد اذانی و من اذانی فقد اذی الله و من اذی الله فیوشک ان یاخذ رآه الخالی الذی هو هذا الحدیث كما قال بعضهم خرجه فی الوصیة

باصحابہ علی طریق التأكيد والترغيب في جهنم الترهيب عن بغضهم وفي اشارة الى ان جهنم  
 من الايمان بغضهم كفر لانه اذا كان بغضهم بغضاً له كان كفراً بلا نزاع للحديث السابق لقول  
 يث من احدكم حتى اكون احب اليه من نفسه وهذا يدل على كمال شدة بغضه بتزويدهم منه لانه  
 نفسه حتى كان اذا هم اذعاعليه واصلاً اليه صلى الله عليه وسلم والغرض الهدى الذي يري فيه  
 فهو هي عن ميهم موكداً بذلك تخديهم الله منه واذالك الاشارة للحرفه وسرى مرفوعاً منسوب  
 احدا من اصحابي فاجلدوا حوجاً تامراً في فوائده وقال ثالث بن انس غيره مما ذكره القاضي عياض  
 من ابغض الصحابة فليس له في المسلمين حتى قال وزرع اى استدلال باية الحشر الذين جاءوا  
 من بعدهم الآية والله سبحانه اعلم انتهى والاحاديث الواردة في مذاقهم اكثر من ان تحصى يمكن  
 نذكر بعضها من ذلك فيحلو الرسالة عنها فالاول واخرجه احمد بن اورد والترغيب في غيرهم باسانيد  
 الصحيحه عن ابى هريره قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستفترق امتي على ثلاث سبعين  
 ذقة كلهم في النار الا واحدا قالوا من هم يا رسول الله قال هم الذين هم على ما اذعاعليه اصحابي كذاني  
 السيف المسلول ناه نجات را محضو كرا بانه اورا نسبي ابى اورد في اسر عليه وسلم الحديث الثاني  
 اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتتم شراهه البيهقي عن عمر بن الخطاب مرفوعاً هكذا في السيف  
 المسلول يغيره اصل اسر عليه وسلم يري ان اصحاب خود را به شبيهه اده است. الثالث حديث  
 الطبراني والرابع حديث الحافظ السلفي الخامس حديث الخلفي والسادس حديث المخلص  
 الذهبي قد ذكرناها فلا نعيدها خوفاً التطويل. الحديث السابع اخرج عبد بن حميد في  
 مسنده وابونعيم غيرهما من طرق ابى لدا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما طلعت  
 الشمس الا غربت على احد افضل من ابى بكر الا ان يكون نبياً وفي لفظه ما طلعت الشمس  
 على احد بعد النبيين المرسلين افضل من ابى بكر رضي الله عنه وورد ايضاً من حديث  
 جابر لفظه ما طلعت الشمس على احد منكم افضل منه واخرجه الطبراني وغيره وله شواهد  
 من جوهه تقضى له بالصحة او الحسن قد اشار ابن كثير الى الحكم بالصحة للحديث الثامن اخرج  
 الطبراني وابن عدى عن سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابوبكر خير  
 الناس الا ان يكون نبياً الحديث التاسع اخرج ابن عساکر عن انس مرفوعاً حب ابى بكر وعمر  
 ايمان بغضهما كفر چون اين آيات بينات واحاديث سيد الكائنات عليه الصلوة الزاكيات التسليمات  
 الناميات خواندى و تعظيم وتوقير شيخين رضى الله عنهما در ضمن عموم آيات احاديث و خصوصاً انها معلوم

کردی پس بمقتضائے مفهوم این نصوص و ماتلیت علیک عن قریب من الآیات الاحادیث الروایات  
 قد حکم کثیر من العلماء الکرام بکفر سب الشیخین رضی اللہ عنہما و عدم قبول توبتہ فی تلك الايام  
 الراضی اذا کان یسب الشیخین یلعنہما العیاذ باللہ فہو کافر وان کان یفضل علیہما کرم اللہ تعالیٰ وجہہ  
 علی ابی بکر رضی اللہ عنہ لا یكون کافراً الا انہ مبتدع ۱۲ عالمگیری . او الکافر بسب الشیخین او  
 بسب احدہما فی البحرین الجوہرۃ مغزیاً للشہید من سب الشیخین او طعن فیہما کفر لا تقبل توبتہ  
 وبہ اخذ الدبوسی و ابواللیث و ہوا المختار للفتویٰ جزم بہ فی الاشباہ و اقراء المصنوعاً قائلًا و ہذا  
 یقوی القول بعدم قبول توبۃ الساب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ہوالذی ینبغی التعویل علیہ فی  
 الافتاء و القضاء رعایتاً بجانب حضرتہ المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم الذی المختار ۱۳ فی البنزازیة عن  
 الخلاصة ان الراضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنہما فہو کافر ۱۲ المختار و نقل بعضهم عن  
 اکثر العلماء من سب ابابکر او عمر کان کافراً ۱۲ زواجراً قول مثبتاً للمقدمة الممنوعة کہ سب شیخین  
 کفر است و احادیث صحیحہ بران دال است کما اخرج الجاہد الطبرانی و الحاكم عن عویمر بن الساعدی  
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اختارنی و اختارنی اصحابا و جعل فیہم وزراء و انصا  
 واصهارا فمن سبہم فعلیب لعنة اللہ و الملائکة و الناس اجمعین لا تقبل منهم صرفا ولا  
 عدلاً و کما اخرج الدارقطنی عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیأتی من بعد  
 قوم لهم نیر یقال لهم الرافضة فان ادركتمہم فاقتلہم فانہم مشرکون قال قلت یا رسول اللہ  
 ما العلامة فیہم قال یفرطونک بما لیس فیک و یطعنون علی السلف و اخرجہ عنہ عن طرق  
 اخرى نحوه و زاد عنہ ایتہ ذلک انہم یسبون ابابکر و عمر من سب اصحابی فعلیب لعنة اللہ و  
 الملائکة و الناس اجمعین و امثال این احادیث بسیار آمدہ کہ این رسالہ گنجائش آن ندارد و ایضاً سب  
 شیخین و بغض ایشان کفر است بالخبر من ابغضہم فقد ابغضنی و من اذام فقد اذانی و من  
 اذانی فقد اذی اللہ و ایضاً اخرج ابن عساکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حب ابی بکر  
 و عمر ایمان و بغضہما کفر ۱۳ رسالہ امام ربانی نجد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی و اگر ہر کسے سب شیخین  
 العیاذ باللہ ثابت می شود اور اقل باید کردہ عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم یا ابالحسن اما انت و شیععتک فی الجنة و ان قویا یرعون انہم یحبونک یصغرون الاسلام  
 ثم یلفظونہ یرقونہ کما یرقون السهم من کبد القوس لهم نیر یقال لهم الرافضة فان ادركتمہم  
 فاقتلہم فانہم مشرکون سہ الہ الدارقطنی و سری ایضاً عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ

قال سيأتي من بعدى قوم لهم نيزيقال لهم الرافضة فان ادركتهم فاقتلهم فانهم مشركون  
قال قلت يا رسول الله ما العلامة فيهم قال يفرطونك مما ليس فيك ويطعنون على لسلف  
واخرج الدارقطني من طريق اخر نحوه وزاد فيه ينتحلون حياء لاهل البيت وليسوا كذلك  
داية ذلك انهم يسيبون ابا بكر وعمر واخرج ايضا من طريق اخر عن فاطمة الزهراء وام سلمة  
رضي الله تعالى عنهما نحوه عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ادلك على عمل  
اذا فعلته كنت من اهل الجنة يكون من بعدى قوا يقال لهم الرافضة اذا ادركتهم فاقتلهم  
فانهم مشركون قال علي قلت ما علامة ذلك قال انهم يسيبون ابا بكر وعمر وراه الطبراني و  
البعوي. وعن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في امتي  
قوم يسمون رافضة يرفضون الاسلام وراه البيهقي. وعن فاطمة الزهراء رضي الله عنها قالت  
نظر النبي صلى الله عليه وسلم الى علي قال هذا في الجنة وان من شيعة قوم يرفضون الاسلام هم  
نيزي سمون الرافضة يا علي فاذا ادركتم فاقتلهم فانهم مشركون وراه الطبراني والبعوي وروى  
البعوي في المعالم عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سيرتك ان تكون من  
اهل الجنة فان قوما ينتحلون حياء يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيم نيزهم الرافضة فان  
ادركتهم فجاهد هم فانهم مشركون. وروى الهري عن ابراهيم بن الحسن بن الحسن بن علي  
بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه عليه  
وسلم يظهر في امتي في اخر الزمان قوم يسمون الرافضة يرفضون الاسلام وروى الحافظ  
الدبوسي والحافظ رضي الدين احمد بن اسما عيل بن يوسف بن الحاکم عن ابن عمر ان النبي  
صلى الله عليه وسلم قال لعلي يا علي انت في الجنة وسيكون بعدى قوم يقال لهم الرافضة  
فاذا ادركتهم فاقتلهم فانهم مشركون قال علي يا رسول الله ما علامة هؤلاء قال عليه  
السلام لا يرون الجمعة ولا جماعة ويشتمون ابا بكر وعمر واخرج الطبراني والحاکم عن عويمر  
بن الساعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اختارني واختار لي اصحابا و  
جعل فيهم وزراء وانصارا واصهارا فمن سبهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين

السيف المسلول :

جواب مسئلة هرکه بحمیة حق تعالی شانه قابل شود کافر است وان انکر بعض ما علم من الدین  
ضررة کفر کقولان الله تعالی جسم کلا جسم وانکار صحبة الصديق ۱۳ در مختار خدرا

جسم گفتن و دست پاره و رو گفتن کفر است. تتمه بالا بدین من قال بان سبحانہ تعالیٰ جسم له مکان و  
 یم علیہ الزمان نحو ذلک فانه کافر۔ علی قاری البدن عتلا تزیل الایمان المعرفة الانکار علم اللہ  
 تعالیٰ بالجزئیة و التجسیم فانه یکفر بہما بالاجماع من غیر النزاع ۱۲ ملا علی قاری۔

جواب مسئلہ از انداختن ناسوار در دین بحسب ظاہر مفطر صوم است چرا کہ اصلاح بدن بر رفع قبض  
 و تہکین طبع از انداختن ناسوار حاصل می شود و الذی ذکرہ المحققون ان معنی الفطر وصول فانیہ  
 صلاح البدن الی الجوف اعم من کونہ غذا و دواء ۱۲ من المختار قال بعض العلماء ینظر من  
 رطبا لعلہ ینتفخ ان المعتبر فی افساد الصوم وصول المفطر یقینا الی الجوف اوالی الدماغ ثم  
 ان یکن الوصل مفطر صریحاً و معنی مثل ما یتغذی بہ او یتداوی بہ ففیہ الکفارة وان کان  
 المفطر صریحاً لا معنی فلا کفارة فیہ مثل ما لا یتغذی بہ لا یتداوی بہ کالحدید بلحس هذا اذا  
 کان وصولہ یقیناً اما اذا کان فی وصولہ شک فعند ابی حنیفة یفسد الصوم کالدواء الرطب علی  
 الجائفة و الامت و قال لا یفطر لعدم الیقین فی الوصول ففیما نحن فیہ اذا اتیقن بعدم وصول شیء  
 بادخالہ فی الفم لا یفسد بالاجماع کادخال الحدید فی فیه لکن اذا کان بلا ضرر یکره وان  
 کان فی وصولہ شک فعلی قیاس ابی حنیفة یفسد علی قیاس الصحابین لا یفسد فانظر الی  
 ما کتبنا من وایات الکتب اہم مقصود لک قال فی المختصر ذکرہ مضغ شیء هذا اذا المریتت لک الشئ  
 بالمضغ اولیرینب اما اذا اتقتت اوداب بالمضغ فانه یفسد ۱۲ بر جندی ولو تغیرت الخیاط بنحیط  
 مصبوغ و ابتلع ان صار رقیق مثل الصبغ فی اللون یفسد ۱۲ شمنی ویکره للصائم مضغ  
 شیء منکأ و غیرہ والمراد هو العلك المصبوغ و اما الاسود و غیر المصبوغ ففسد ۱۲ ابوالمکارم مضغ العلك  
 لا یفسد الصائم لانہ لا یصل الی الجوف و قیل اذا لم یکن ملتماً یفسد ہدایہ و ذلک بان اتخذ ولم  
 یعلک احد فانه فی الابتداء یفتت فیصل الی جوفہ ۱۲ کفایہ علی هذا فی الکتب الفقہیة ثم اعلم ان فی  
 ادخال الشئ فی الفم اذا اتیقن عدم وصولہ الی الجوف بلا ضرر یکره تحریمتہ بلا خلاف من احد  
 فاذا کان الشئ مما کان فی وصولہ شک بل غلبت الظن الوصول فما ظنک الا عدم الجواز و ارتکاب  
 الذی الموجب للتعذیر ان کان مصراً علیہ قال الزیلعی اما کراهتہ مضغ الصائم العلك لما ذکرنا  
 من التعریض الصوم الافساد و لانه یتہم بالافطار لان من آء من یعید یظنہ اکلاً و قد قال  
 علیہ السلام من کان یوم بائداً و الیوم الاخر فلا یقفن موافقاً لہم قال علی رضی اللہ عنہ  
 ایاک و ما یسبق الی القلوب انکارہ وان کان عندک اعتذارہ انتہی و کرہ مضغ علك ابیض

مضوغ ملتئم والا فيفطر وكذا للمفطر بن الا في الخلوقة بعد در مختار قوله ابيض الى اخره قيد بذلك لان الاسود وغير المضوغ وغير الملتئم يصل منه شئ الى الجوف الخلق فخر المسئلة وجمها الكمال تبعاً للمتأخرين على ذلك قال للقطر بانه معلل بعدم الوصول فان كان مما يصل عادة حكمه بالفساد بانه كالمتيقن قوله النتن الخ اقول قد اضطرب اراء العلماء فيه فبعضهم قال بکراهة بعضهم قال بحرمة وبعضهم باباحة وافردوه بالتاليق في شرح الوهبانية للشرنبلالي وممنع من بيع الدخان وشربة شراب في الصوم لاشك يفطر الخ ما قال قوله قد كرهه شيخنا العمادي في هديته اقول ظاهر كلام العمادي انه مفكروه تحرماً ويفسق متعاطيه فانه قال في فصل للجماعة وبكرة الاقتداء بالمعروف باكل الربا وشئ من المحرمات اوبداً ام الاصرار على شئ من البدع المكروهات كالدرخان المبتدع في هذه الزمان ولا سيما بعد صدر منع السلطان ۱۲ من المختار وكذا ذوق الشئ ومضغ - بلا عذر ۱۳ غر - ولو كان المضوغ علماً فان فيه تعريضاً له لانه متهم بالافطار فان من اء من بعيد يظن - اكل قيل هذا اذا كان مضوغاً اذا لا ينفصل منه شئ وان كان غير مضوغ يفسد لانه يتفتت ويصل منه شئ الى جوفه ۱۴ در شرح غر صائم عمل الابولسيم في فية فخرج خضرة الصبغ او صفرة او حمرة اختلط بالريق فصار الريق اخضراً واصفراً واحمر فابتلع هو الكرموفه فسد صومه ۱۵ قاضي خاں برادر السبب قلت فرغت من فراغت از چند کتب مسائل بر آورده نوشته شد که القليل يدل على الكثير والقطرة تنبئ على الغدير امامي دانند که اکثر مسائل خصوصاً مسائل اجتهاديه از خلاف خالي نيند چنانچه در مسئله اولي هم بعضی از علماء بخلاف آن رفته اند ليکن آنچه نزد اکثر علماء راجح و مفتي است و مختار فقير پيران کبار فقير است قدسنا الله تعالى باسرارهم الاقدس نوشته شد زياده والسلام ۱۶

## مکتوب بیست و نهم بنام قاضی حیدر شاہ صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلاماً على عباده الذين اصطفى - اما بعد اخوي اعزى ارشدي قاضى حیدر شاہ صدقاً سلمه الله تعالى از فقير حقير لاشئ دوست محمد که مشهور بجاجى است کان اسراء عوضاً عن کل شئ واضح مے نمايند که ملا مير اعظاً آخوند زاده صاحب از فقير پرسيدند که بسم الله الرحمن الرحيم در اول مکتوب می نويسند چگونه است گفتم مسنون يا تحب است و کيفيت کتابت بسم الله شريف برائے ايشان کرم پس از ان در دم گذشت که برائے قاضى صاحب اين مسئله بسم الله بنويسيم که ايشان را اين حکم معلوم نباشد - اے برادر جى گفته

کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم درابتداء اسلام مکاتیب بسم قریش می نوشت (باسمک اللهم) پس ہر گاہ کہ نازل شد بسم اللہ بھجوا و ہر سہا پس ازاں درابتداء مکاتیب بسم اللہ می نوشت چون نازل شد آیت کریمہ قُلِ دَعُوا اللّٰهَ اَوْ دَعُوا الرَّحْمٰنَ پس می نوشت بسم اللہ الرحمن و چون نازل شد اِنَّہٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پس می نوشت بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ و تیکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب بدست دحیۃ الکلبیہ داد و بر دبطرف ہر قل بادشاہ روم فقرآہ فاذا فیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، من محمد بن عبد اللہ ورسولہ الی اہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھکذا اما بعد فانی ادعوك بدعاية الاسلام اسلمہ تسلمو یوئناک اللہ اجرک مرتین وان تولیت فان علیت اثر ایں یسین ویا اهل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان فقولوا اشهدوا بائنا مسلمون۔

فائدہ تصدیق کلام و مکتوب بسم اللہ مستحب است اگرچہ مکتوب الیہ و مبعوث الیہ کافر باشد و ابتداء کاتب بنام خود در مکاتیب و رسائل مسنون است کہ بگوید از فلانے نام بسوئے فلانے نام چنانچہ روایت از زینب بن اس کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تعظیم و تکریم رسول کریم بوجہ سے کردند کہ حدیث است ومع ذلک در مکاتیب خود کہ بسوئے رسول مقبول می فرستادند ابتداء بنام خود قبل از نام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم می کردند۔ و بعضے علماء زحمت با ابتداء نام مکتوب الیہ نیز نموده اند چنانچہ منقول شدہ کہ زینب ثابت مکتوب بسوئے حضرت معاویہ فرستاد پس ابتداء بنام حضرت معاویہ فرستاد و در تاریخ النبوة در صلح حدیبیہ آورده کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ اطلبیدہ کہ بنویس بسم اللہ الرحمن الرحیم و سہیل گفت ما الرحمن را نمی شناسیم۔ و در روایتی است گفت ما الرحمن الرحیم پس نمی شناسیم ما آن را بنویس باسمک اللهم چنانچہ پیشتر نوشتے۔ و متعارف و معروف در جاہلیت در عنوان مکاتیب نوشتن این کلمہ نبود۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم از وضع دین اسلام است۔ پس مسلمانان گفتند و اللہ ما نمی نویسیم الا بسم اللہ الرحمن الرحیم الی آخر القصة پس بسم اللہ نوشتن در مکاتیب از جمله مسنونات است زیادہ والسلام

## مکتوب سی ام بنام مولوی عبدالرشید صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى ابا عبد الله محمد بنى اعوذ بك من ان اشرك بك شيئا و  
انا اعلم به واستغفر لك لما لا اعلم به تبت عنه وتبرأت ورجعت من الكفر والشرك والذنوب  
والغيبية والنيمة والبهتان والنفاق والمعاصي كلها اقول واسلمت بقول لا اله الا الله محمد  
رسول الله مولوي صاحب عزيز ازجان حقائق و معارف آگاه مولوي عبدالرشيد صاحب سلمه الله  
تعالى.

از جانب فقیر حقیر لاشیء دوست محمد که مشهور به حاجی است کان اسد له عوضاً عن کل شیء پس  
از سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعه نمایند بشد الحمد والمنه که احوال فقیر بعون قادر  
قدیر عز شانه قرن سپاس بے قیاس منعم حقیقی است جل شانہ پر پوسه خیریت عافیت آن برادر از  
درگاه رب الاکبر عز اسمہ مستغنی است انه سمیع مجیب وبالاجابة قریب.

المرام اینکه رقیه که مشتمل بر احوال پرسی فقیر که فرستاده بودند رسید بسیار خومی و خورسندی حاصل گردید  
او تعالی شانہ با خود دارد و بغیر گذارد فقط قال اسد تعالی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ که ذکر بقدر التفات  
جاری باشد و با حصول حالت مستمده اے برادر مقصود بالذات ازین برود بالاتر است لیکن این  
قدر هست که در ابتدا ذکر اسم او تعالی شانہ در لطائف و حضور تفکر و التفات می شود چون ساک  
بر ذکر مداومت می نماید کار او به حضور دائمی می رسد یعنی توجه الی اسد بے مزاحمت اغیار ملکه دل  
گیرد و پس رفته رفته کار او ازین حضور بالا واقع می شود که تعبیر از این مرتبه بمرتبه احسان فرموده اند  
که الاحسان ان تعبد الله کانک تراه فقط

درین وقت از آینده گان شنیده گردید که مولوی غیاث الدین صاحب مسائل فرقه و بابیه را  
معتقدانند و مبردیان نیز آن مسائل بیان می کنند بنا بر این قلمی می شود که باید و شاید که از مسائل فرقه  
و بابیه تبرک کنند و بدل از اعتقاد طائف اسمعیلیه بے زار باشند برائے عمل و صحبت اعتقاد کتب

عنه می گویند کتب فقیر عطا می کان الله که مراد از فرقه اسمعیلیه طائفه ایست از غیر مقلدین که خود را مسوومند به  
حضرت شاه اسمعیل شنیده اند و فرقه می کنند چنانچه تصریح باین معنی حضرت مولانا رشید احمد لنگوی قدس سره در فتاوی خود کرده  
است و باسم التوفیق و صلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد وآله و صحبه اجمعین ۱۵ ربيع الاول ۱۳۸۳ هـ



سلف صالحین اہل سنت و جماعت شکر اللہ سعیم کافی انداز رہا پیش گیرند و از مسائل  
فرقہ و ہابیہ و اعتقاد اوشان بنیاد باشند اگر مے خواہی کہ اثر قویہ پیران کبار قدسنا اللہ تعالیٰ  
باسرار ہم الاقدس در خود مشاہدہ کنیم پس باید و لازم کہ ظاہر و باطن در ہمہ مسائل عملیہ و اعتقادیہ  
متابعت اوشان سازند انشاء اللہ تعالیٰ مثنیٰ نتائج حقیقت معرفت حق تعالیٰ جل جلالہ  
و عم نوالہ خواہد شد۔ قل اللہ بس و ما سواہ عبث و ہوس و انا نقطع علیہ لنفس فقط والسلام خیر الختام  
المرقوم بتاریخ بیست سویم ماہ شوال ۱۲۴۹ھ ہجری  
تمام شد

## تاریخ وصال شیخ المشائخ حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس اللہ سرک

اے دروغا صوفی شیخ زماں  
مرشدِ کامل مکمل ذوالورع  
بایزید و ہم جنسید وقت بود  
از طفیل بوسعید احمد سعید  
فیض اوجوں فیض شاہ نقشبند  
حاجی حضرت محمد دوست بود  
چوں زد نیاد ارفانی رخت بست  
آفتابے معرفت تاریخ او

پیشوائے سالکان و عارفان  
قطب عالم بود افرادِ جہاں  
مے سزد گر و صفا و سازم چنان  
عالی پر نور شد از فیض آن  
نقشبندی کرد قلب عارفان  
نام او چوں شمس روشن در جہاں  
آمدہ در گریہ حملہ انس و جان  
ہا تھے از غیب گفتہ ناگہاں

احمد تو کے رسی در وصف او  
فیض بے پایاں ز روش پاک خواں

کتبہ ۱۳۸۲ھ احقر محمد رفیع (ملتان)  
۱۹۶۳



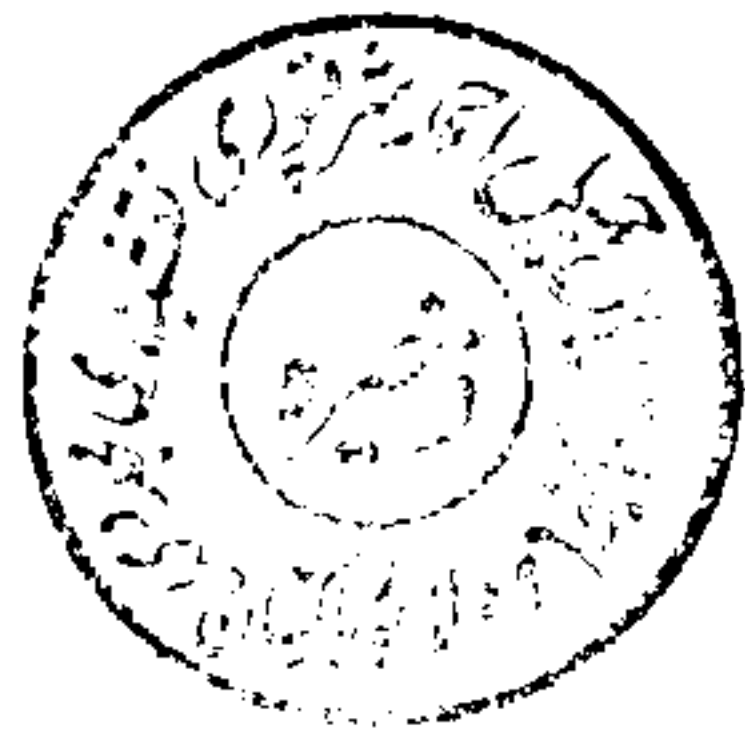
# فوائد عثمانیہ و مکتوبات

معمولات و ملفوظات و مکتوبات حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ کا متبرک مجموعہ جو کہ نہایت دیدہ زیب طباعت و عمدہ کاغذ پر محض برائے افادہ منتسبین حضرات کرام کے طبع کرایا گیا ہے۔ بقیمت ۱۰ روپے علاوہ محصول ڈاک کے پتہ ذیل سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نیز یہ کتاب بھی اسی پتہ سے مل سکتی ہے۔ فقط

حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی معرفت دکان حاجی غلام حید خاں

غلہ منڈی

بہاول نگر



(صدیقہ پریس ملتان شہما)

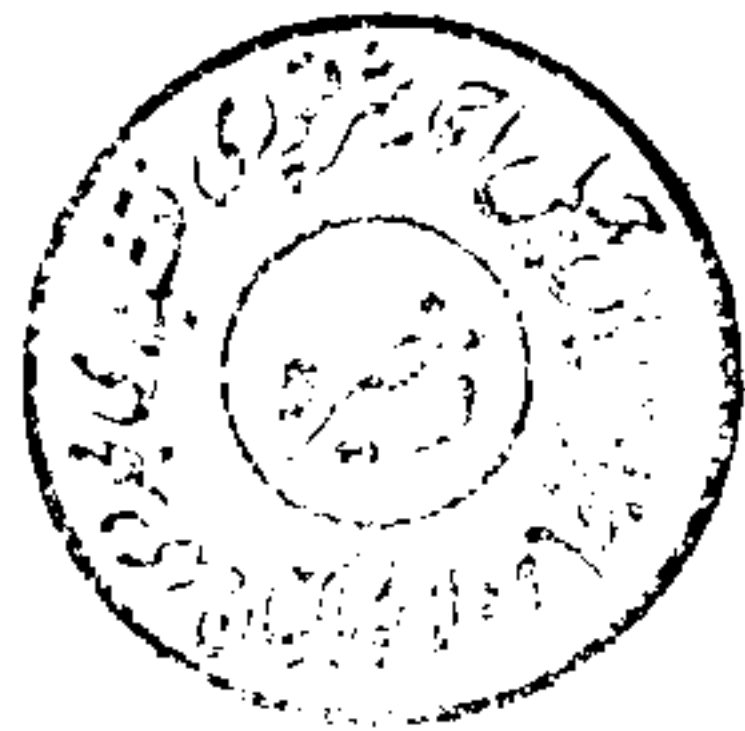
# فوائد عثمانیہ و مکتوبات

معمولات و ملفوظات و مکتوبات حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ کا متبرک مجموعہ جو کہ نہایت دیدہ زیب طباعت و عمدہ کاغذ پر محض برائے افادہ منتسبین حضرات کرام کے طبع کرایا گیا ہے۔ بقیمت ۱۰ روپے علاوہ محصول ڈاک کے پتہ ذیل سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نیز یہ کتاب بھی اسی پتہ سے مل سکتی ہے۔ فقط

حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی معرفت دکان حاجی غلام حید خاں

غلہ منڈی

بہاول نگر



(صدیقہ پریس ملتان شہما)